فتح خوست نمبر

ماہنامہ

نصرت الجہاد

اپریل، مئی ۱۹۹۱ء

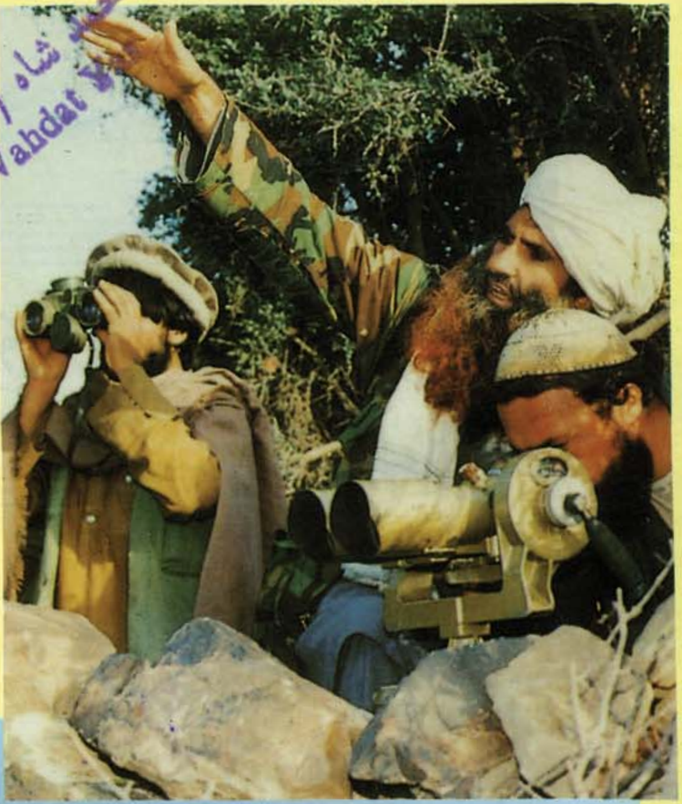

احمد شاہ (وحدت یار)
Ahmad Shah Vahdat Yar

خوست کی فتح مجاہدین اور امت مسلمہ کی ایک بڑی اور شاندار کامیابی ہے

الحاج "حقانی"

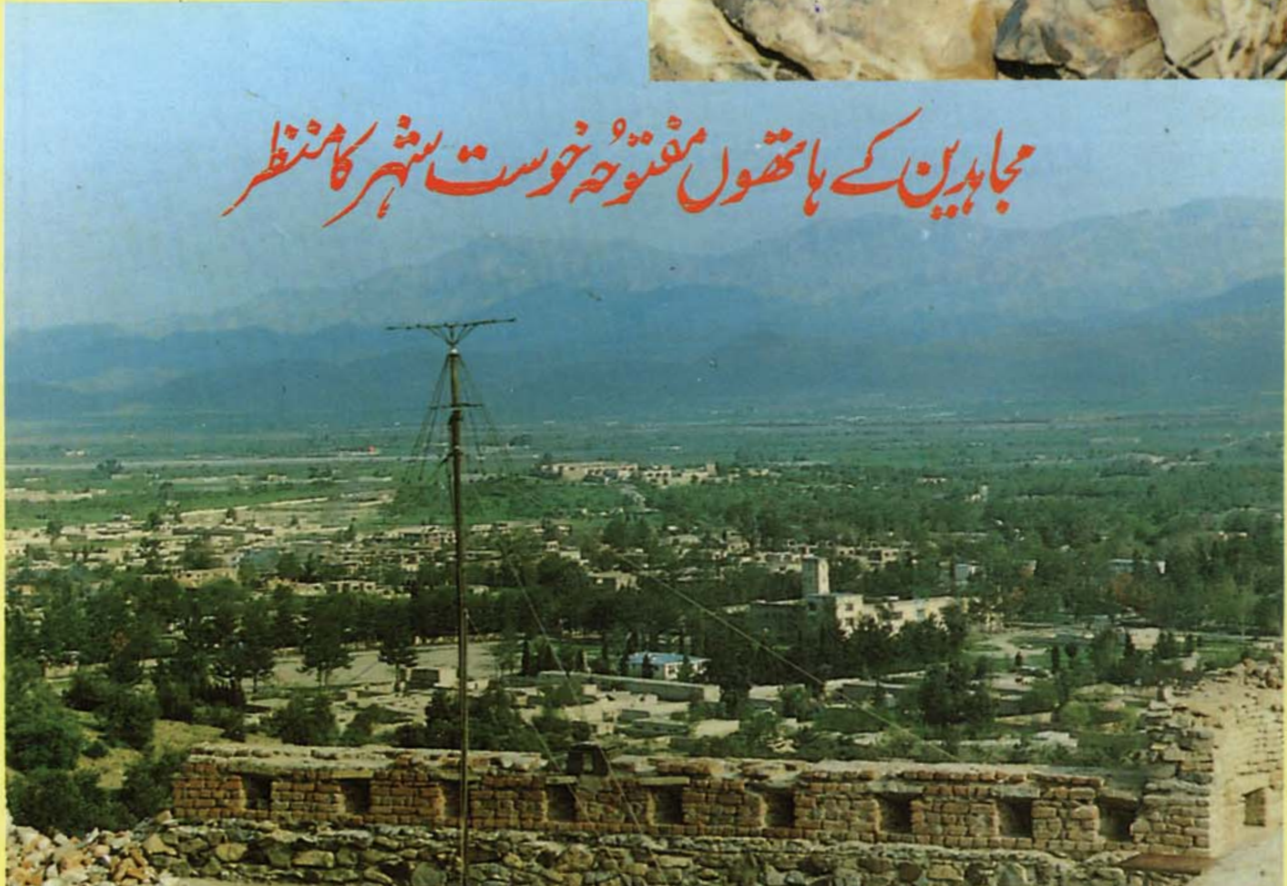

مجاہدین کے ہاتھوں مفتوحہ خوست شہر کا منظر

حمد باری تعالیٰ

قلبِ مضطر کو ملا جس سے سکوں — ہے وُہ تیری آیۂ لا یحزنوں

کوئی کتنا راستہ ہو پُرخطر — ہے تری رحمت پہ ہر اک کی نظر

تجُھ سے ہے شاخِ تمنّا میں نمی — تجُھ سے ہے اُمّید کی کھیتی ہری

تُو کھلاتا ہے گُلِ حمد و ثنا — تُو ہی کرتا ہے مجُھے مضموں عطا

تُو ہی کرتا ہے عطا ذوقِ جمال — تجُھ سے روشن ہے مری بزمِ خیال

خاتمہ بالخیر ہو میرے خُدا — حفیظؔ عاصی کی یہ ہے التجا

نارِ دوزخ سے بچانا اے خُدا — شانِ ستّاری دکھانا اے خُدا

زندگی کا میری خوش انجام ہو — لب پہ وقتِ مرگ تیرا نام ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد شاہ ((اوریا)) وحدت یار
Ahmad Shah Vahdat Yar

ماہنامہ

نصرت الجہاد

اپریل مئی ۱۹۹۱ء

بانی: الحاج مولوی جلال الدین حقانی

چیف ایڈیٹر —— الحاج عبدالباری شہرت ننگیال

مدیر —— الحاج سید عبداللہ

سال تاسیس: ۱۴۱۱ھ ق، ۱۳۶۹ھ ش، ۱۹۹۰ء

جلد نمبر (۱)، شمارہ نمبر (۶-۷)، مسلسل نمبر (۷)، اپریل-مئی ۱۹۹۱ء شوال ۱۴۱۱ھ ق، حمل، ثور ۱۳۷۰ھ ش

اس شمارے میں

۱- اداریہ
۲- فتح خوست سے قبل حقانی صاحب کا انٹرویو
۳- خوست کی فتح
۴- فتح خوست کے بعد فرہنگی اہل کاروں کے ساتھ
۵- بی بی سی سے حقانی صاحب کا انٹرویو
۶- خوست کی فتح اور پاکستانی اخبارات
۷- تاریخی فتح - تاریخی پریس کانفرنس
۸- جہادی شوری کا اعلامیہ
۹- خوست کی کہانی لمحہ بہ لمحہ
۱۰- حقانی صاحب زندہ دلان لاہور کے سامنے
۱۱- مدیر تکبیر سے انٹرویو
۱۲- افغان تاریخ کا ......
۱۳- خوست کی فتح
۱۴- اخبار جہاد
۱۵- شہدا

پتہ:-
ماہنامہ "نصرت الجہاد"
پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۳
یونیورسٹی ٹاؤن - پشاور - پاکستان

بدل اشتراک

سالانہ چندہ : -/۱۰۰ روپے
ششماہی : -/۵۰ روپے
فی پرچہ : -/۸ روپے

بیرونی ممالک:
سالانہ ۳۰ ڈالر
اکاؤنٹ نمبر ۲۰۵۵۹
حبیب بنک کنٹونمنٹ برانچ صدر روڈ
پشاور - پاکستان

اداریہ

فتح خوست — فتح کابل کی نوید

۳۱ مارچ ۱۹۹۱ء فاتح خوست الحاج مولانا جلال الدین حقانی جسے امام شامل ثانی کا خطاب دیا گیا ہے کی بے لوث قیادت میں سپاہیانِ حق کے ہاتھوں جنوب مشرقی افغانستان میں کمیونسٹوں کے اہم گڑھ، جدید ترین اسلحے کا ڈپو اور نجیب ملحد رژیم کی بقاء حفاظت کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل مضبوط مورچہ "خوست شہر" کی فتح سے جہاد افغانستان سرد مہری اور تعطل کے دائرے سے ایک بار پھر نکلا اور مجاہدین کی شجاعت و بہادری کا لوہا نئے سرے سے منوا کر حالات کا رخ بدل دیا گیا۔ یوں فتح کابل کے امکانات پہلے سے کہیں زیادہ روشن ہو گئے۔

فتح خوست سے قبل جو شرائط و حالات دشمنانِ اسلام و جہاد کے حق میں مجاہدین کے خلاف پروپیگنڈوں اور تبلیغات کے لیے سازگار کئے جا چکے تھے۔ مخالفین نے اس سے خوب فائدہ اٹھاتے ہوئے مجاہدین کی فاتحانہ کارروائیوں کو تعطل کا شکار ہوتے، ان کے درمیان شدید اختلافات اور مجاہدین کو مزید فتوحات و کامرانیوں کے حصول کے قابل نہ رہنے کے جھوٹے اور من گھڑت پروپیگنڈے اور اطلاعات شائع کراتے اور غلط افواہیں پھیلانا شروع کر دیئے تھے۔ اس کے برعکس شکست خوردہ، بزدل اور غیروں کی مدد سے قائم نجیب انتظامیہ کا مورال بلند کرانے اور حوصلہ افزائی کے لیے کابل حکومت کے حق میں ذرائع ابلاغ کو بروئے کار لاتے ہوئے بالواسطہ اور بلاواسطہ ان کی مدد کرنے لگے تھے انہوں نے دنیا والوں کو یہ تاثر دینے کی ناکام کوشش بھی کی کہ گویا بیرونی امداد کے بغیر مجاہدین کچھ بھی نہیں کر سکتے بلکہ وہ محض تابع مہمل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مجاہدین جو لڑتے ہیں امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کی امداد ہی سے لڑ سکتے ہیں ورنہ ان میں مقابلہ کرنے کی سکت باقی نہیں رہی ہے۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ حق کے جیالے حق تعالیٰ کی مدد و نصرت ہی سے کامیابی کی منازل طے

کو کے منزلِ مقصود کی طرف بڑھ رہے ہیں کیا مجاہدین نے کسی بیرونی امداد کے بل بوتے پر جہاد کا آغاز کیا تھا؟ یہ حقیقت سب پر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ افغان مجاہد عوام نے جذبۂ جہاد سے سرشار ہوتے ہوئے صرف اور صرف اللہ کی مدد پر بھروسہ رکھ کر نہتے ہاتھوں دشمن کا مقابلہ شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ جہاد کے اس طول میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کی بھرپور مدد ونصرت فرمائی۔ چنانچہ افغان عوام کے اپنائے ہوئے جہادی مشن اور مجاہدین کی فتوحات وکامیابی کو نہ تو کسی ملک سے وابستہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی یہ کسی کی امداد کی مرہون منت ہے۔

افغان جہاد باطل پر غلبہ حاصل کرنے کی جنگ ہے، نصب العین اور ایک غیور قوم کی حیات وممات اور آزادی کی جنگ ہے۔ بالآخر یہ ایک مقدس مقصد کے حصول کی جدوجہد ہے۔ اور وہ مقصد ہے افغانستان کی پاک سرزمین پر پندرہ لاکھ شہداء، یتیموں، بیواؤں اور دو کروڑ افغان عوام کی خواہشات وارمانوں کو پورا کرنے کی خاطر عدل وانصاف پر مبنی ایک آزاد، خود مختار اور مجاہدین کے ہاتھوں مکمل اسلامی حکومت کا قیام۔ اب جب کہ خوست جیسا اہم اور سٹریٹیجک حیثیت کا حامل خوست شہر فتح اور پٹھو انتظامیہ کے چنگل سے آزاد کرا لیا گیا ہے۔ اس سے فتح کابل کے امکانات اور بھی روشن ہو گئے ہیں۔ فاتح خوست مولانا جلال الدین حقانی کے بقول فتح خوست میں دشمن سے بڑے پیمانے پر ہلکے وبھاری ہتھیار غنیمت کے طور پر مجاہدین کے ہاتھ لگے ہیں جو فتح کابل میں دشمن پر غلبہ حاصل کرنے میں بڑی مدد دے سکتے ہیں۔ اس لیے خوست پر مجاہدین کا قبضہ فتح کابل کا پیش خیمہ ہے۔

ایک اطلاع کے مطابق ۶ مئی کو الحاج جلال الدین حقانی کی قیادت میں جہادی کمانڈروں کا ایک اہم اجلاس خوست شہر میں ہوا جس میں گردیز شہر پر مجاہدین کے تسلط اور غلبہ کے لیے پروگرام زیر غور آیا۔ انشاء اللہ مستقبل قریب میں اس شہر پر بھی اسلام کا جھنڈا لہرا دیا جائے گا۔

مجاہدین کی فتوحات نے نجیب رژیم کی نیند حرام کر دی ہے۔ دوسری نظریات کو چھوڑ کر اب اس نے دسار ثور) یعنی انقلاب ثور کی نظریات منانا بھی چھوڑ دیا

ہے اور اس کی بجائے اب بار بار سوگ منانے کا اعلان کر رہے ہیں۔ کبھی "آقچہ" شہر پر مجاہدین کا قبضہ کرنے پر اور کبھی خوست شہر کے غم سے نڈھال ہو کر قومی سوگ منانے کا اعلان کرتے ہیں، کابل پٹھو انتظامیہ دم توڑ رہی ہے لیکن ایسی حالت میں بھی وہ ہمارے نہتے عوام حق کے جیالوں پر بمباری کرنے سے دریغ نہیں کرتے اور خاص طور پر مجاہدین کے مفتوحہ اور آزاد علاقوں میں ہمارے نہتے اور صلح دوست عوام پر سکڈ اور بلاسٹک میزائلوں سے حملے کر رہے ہیں، چنانچہ آزادی کے بعد خوست شہر اور ملحقہ علاقوں اور صوبہ کنڑ کے مرکز اسد آباد پر سکڈ میزائلوں کے بے رحمانہ، بزدلانہ اور وحشیانہ حملے اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اسد آباد میں حلقہ بگوش غلامانِ روس کے سکڈ میزائلوں اور وحشیانہ بمباری کی زد میں آکر سینکڑوں محافظِ دین و وطن شہید، ہزاروں زخمی اور سینکڑوں مکانات بغیر کسی اشتعال کے منہدم و زمین بوس کر دیئے گئے ہیں۔

لیکن اس سب کچھ سے مجاہدین کے عزم میں کوئی کمی نہیں آئے گی، ان کے ارادے پکے ہیں۔ ان کا بھروسہ اللہ پر ہے اور منزل مقصود قریب ہے۔ نجیب انتظامیہ اس طرح کی بزدلانہ کارروائیوں سے ہمارے مجاہد عوام کو مرعوب نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی وہ مجاہدین کی کامیاب کارروائیوں سے نجات پا سکتے ہیں نجیب اور اس کی ملحد رژیم کی نجات کا ایک ہی راستہ کھلا ہے اور وہ یہ کہ مجاہدین کے عام معافی کے اعلان سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اقتدار مجاہدین کے حوالے کر کے ہمارے افغان عوام کے قہر و غضب سے رہائی پائے اس طرح جنگ کے عوامل جو خود نجیب حکومت کی موجودگی ہے ختم ہو جائیں گے اور جنگ کا خاتمہ ہو کر امن بحال ہو جائے گا۔ یوں افغانستان کو غیر ملکی ایجنٹوں سے نجات مل جائے گی اور مجاہدین کے ہاتھوں ایک اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی.

خوست کی فتح سے چند روز قبل یعنی جنگ کے دوران

الحاج مولوی جلال الدین حقانی کی کلچرل کمیٹی کے اہل کاروں کیساتھ گفتگو!

سوال:۔ خوست شہر کے گرد و نواح میں جو جنگ جاری ہے کیا آپ اس کے بارے میں کچھ بتانا مناسب فرمائیں گے؟

جواب:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

خوست شہر میں موجودہ جنگ کی تفصیل دائرِ لبس، پر بتانا تو ممکن نہیں تاہم میں کوشش کروں گا کہ چند اہم چیدہ چیدہ اور تازہ ترین صورتِ حال سے آپ کو آگاہ کروں، افغان مجاہدین تقریباً چار مہینے سے خوست شہر پہ ایک بھرپور حملے کی باقاعدہ منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ اگرچہ دشمن ہمارے اس اقدام سے آگاہ تھا وہ ہمارے ان منصوبوں کو سبوتاژ کرنے، حملے کو روکنے اور اسے ناکام بنانے کے لیے اپنی ایڑی، چوٹی کا زور لگا رہا تھا

دشمن نے خوست شہر کے چاروں طرف مستحکم فوجی چوکیاں قائم کر کے مضبوط حفاظتی پٹیاں بنا دی تھیں، لیکن اسے یہ علم نہ تھا کہ اللہ کے سپاہی ان پہ کس سمت سے حملہ کرنے والے ہیں۔ اور وہ ان کی کونسی دفاعی لائن کو توڑنے والے ہیں۔ ہماری پلاننگ تھی کہ ہم اُس سمت سے دشمن پر حملہ کریں، جہاں سے ہوائی اڈہ قریب ہو۔

اور ہم خوست شہر میں اپنے مجاہدوں کو انکی کارآمد اشیاء آسانی سے پہنچا سکیں، جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔

دشمن نے خوست شہر کے چاروں طرف مضبوط مورچہ بندی کر رکھی دستوں کو چوکس کر دیا گیا تھا، دشمن کی اس دفاعی لائن کو توڑنا ہمارے لیے بہت مشکل کام تھا لیکن ہم نے دشمن کو فریب میں مبتلا رکھتے اور دھوکہ دیتے ہوئے رفتہ رفتہ پیش قدمی کر رہے تھے، جبکہ ہمارا اصل حملہ خوست شہر کے جنوب مشرق میں واقع "بلیمزائی" اور فارم باغ" پر تھا چنانچہ منصوبے پر عمل کرتے ہوئے حملہ کا آغاز ہوا، ہمارے پاس روسی ساخت کے وہ ٹینک تھے جو ہم نے روسی کمیونسٹوں سے چھینے تھے، جس سمت سے ہم نے یہ حملہ کیا اس علاقے کی حفاظتی پٹی کچھ کمزور تھی، پہلے حملے میں ہم نے دشمن کی دس فوجی چوکیاں تباہ کر دیں، دوسرے دن مزید کئی فوجی چوکیوں کو تباہ کر دیا اور اس طرح دشمن کی دفاعی لائن تاراج ہو کر رہ گئی۔ فارم باغ میں مقیم فوجی چوکی پر ہمارا قبضہ ہو گیا اور اس پاس جتنی بھی فوجی چوکیاں تھیں وہ بھی ہمارے کنٹرول میں آ گئیں، حق اور باطل کے اس معرکے میں اکثر فوجی اپنے مورچے چھوڑ کر بھاگ نکلے، دریں اثنا ہمارے سرفروش مجاہدوں نے خوست کے شمال کی جانب سے بھی دشمن پر ہلہ بول دیا۔ جس کے نتیجے میں "لکی" اور "مرغزرا" نامی قصبوں پر مجاہدین کا قبضہ ہو گیا۔

اگلے اپریشن میں ہمارے دلیر مجاہدوں نے شمال مشرق کی جانب سے بھی دشمن پر تابڑ توڑ حملہ کر کے "کرکرک" نامی علاقہ جو عسکری لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل تھا اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے گردونواح

> بنجیب - صراحت سے یہ اعلان کر چکا تھا کہ اگر مجاہدین نے خوست کو فتح کر لیا تو میں اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دوں گا،

میں فوجی چھاؤنیاں پر بھی ہمارا قبضہ ہو گیا۔ یہ علاقہ نئے اور پرانے ایئرپورٹ پر حملہ کرنے کے لیے بڑی اہمیت رکھتا تھا، اس علاقے کے جنوب مشرق میں کوچی اقوام مقیم تھے وہ بھی اپنے کمانڈروں کے ہمراہ "فارم باغ" میں داخل ہو گئے اور اس طرح پرانے ہوائی اڈے سے لے کر نئے ہوائی اڈے کے درمیان جتنی حفاظتی چوکیاں دشمن نے قائم کر رکھی تھیں اور جگہ جگہ ٹینک اور توپیں کھڑی کی تھیں۔ سب پر ہمارے جیالے مجاہدوں نے قبضہ کر لیا۔

"سیگی" نامی قصبے پر مشرقی کونسل کی قیادت میں ایک بڑا حملہ ہوا اور دشمن کی دفاعی لائن توڑ کر ہمارے مجاہدین "سیگی" پہنچ گئے

مغرب کی جانب سے ہمارے مجاہدوں نے دشمن کو اپنا نشانہ بنایا لیکن کوئی خاطر خواہ پیش رفت نہ ہو سکی، اس طرح شمال، جنوب اور شمال مشرق سے "سیگی" شوری کونسل وہاں کے مقیم کوچی مجاہد بھائیوں نے دشمن پر ایک بار پھر حملہ کر دیا جو نتیجہ خیز ثابت ہوا۔ اور یعقوبی، باک، خلبسان اور دیگر علاقوں میں دشمن کی قائم کردہ اہم فوجی چوکیاں مجاہدین کے زیر قبضہ آگئیں۔

پرانے ہوائی اڈے کے مشرق و مغرب میں جو مضبوط مورچے دشمن کے بنائے ہوئے تھے ان پر ہمارے مجاہدوں نے قبضہ کر لیا۔

2 حمل مطابق 24 مارچ 1991ء کو ہمارے مجاہدوں نے علاقے کی نمبر (2) سرحدی چوکیوں کی پٹی پر جو "گرگرہ" "سر منڈی اور سیلہ خان" نامی قصبوں میں قائم تھیں حملہ کر دیا، جنگ اگلے روز یعنی ۲۵ مارچ ۸ بجے صبح تک جاری رہی نتیجے میں سرحدی چوکیاں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں،

جنگ کے دوران بے شمار فوجیوں کو زندہ گرفتار کر لیا گیا، بے شمار فوجی جنگ میں مارے گئے اور کئی ایک بھاگ نکلے "گرگر" اور "مرمندی" نامی فوجی چوکیوں میں مقیم فوجیوں نے بھی بھاگنا شروع کر دیا۔ مختصراً یہ عرض کروں کہ خوست اور اس کے گردونواح میں فوجی چوکیاں اور دوسرے اہم تنصیبات جو خوست شہر کی حفاظت کے لیے مضبوط دفاعی پٹی کا کام دے رہے تھے۔ ان پر مجاہدین نے قبضہ جمالیا، خوست شہر کے شمال میں "لاکی غازی" نامی فوجی چھاؤنی جنوب میں "تیلمانی" اور "مرمنہ" نامی چھاؤنی "کنکرک" "صبری" یعقوبی قائم کی تھیں ان پر ہمارا تسلط ہو گیا اور اس طرح سرکاری دفاتر، خفیہ پولیس (خاد) کے اہم مراکز مکمل طور پر تباہ کر دیئے گئے۔ اب صرف مرکز (خوست) باقی رہ گیا ہے، انشاء اللہ وہ بھی بہت جلد ہمارے مجاہدوں کے قبضے میں آجائے گا۔

سوال:۔ حق اور باطل کے اس معرکے میں مجاہدین کے درمیان اتحاد اور وحدت کے بارے میں کچھ کہنا پسند فرمائیں گے؟

باک اور "جوگیوں" نامی علاقوں میں دشمن نے جتنی بھی فوجی چوکیاں

جواب:۔ خوست میں دشمن کے خلاف موجودہ جنگ کو بطریق احسن کامیابی سے ہمکنار کرانے کے لیے یہاں سات مقامی جہادی شوریٰ (کونسل) قائم ہیں، انہی جہادی علاقائی کونسلوں میں، ۲ ممبروں پر مشتمل ایک مشترکہ کونسل بھی قائم کی گئی ہے

> خوست پر مسلط ہونے کے لیے مجاہدین نے اس سے پہلے کوئی پلان نہیں بنایا تھا۔ صرف اس بار خوست پر قبضہ کرنے کی خاطر مجاہدین نے منصوبہ بنایا جو الحمد للہ کامیابی سے ہمکنار ہوا۔
> (الحاج جلال الدین حقانی)

اور پھر انہی ممبروں میں سے سات ممبروں پر مشتمل ایک ایڈوائزری ٹیم کا بھی قیام عمل میں لایا گیا ہے جو جنگ کے متعلق تمام امور پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے۔

یہ کونسل مجاہدین کو اسلحہ کی فراہمی، اسلحہ کی تقسیم، انکی فوری امداد، زخمیوں کے علاج معالجے وغیرہ کے امور کی ذمہ داری ہے، ابھی تک تو ہماری جنگ ایک واحد کمان کے تحت جاری ہے اور اللہ تعالیٰ سے امید کی جاتی ہے کہ ہمارا یہ جہادی مشن خوست کی فتح تک جہادی کونسل کی کمان کے تحت جاری رہے تاکہ خوست کی فتح کے بعد اس علاقے میں امن وامان کی صورت حال کو یقینی بنایا جائے، لوگوں کے جان ومال کا تحفظ فراہم کیا جاسکے۔

اور جو لوگ اپنے کئے پر نادم ہو کر مجاہدین سے آملے انکی معافی کے بارے میں یہی شوریٰ مدد معاون ثابت ہو۔"

سوال:۔ روس اور اسکی کٹھ پتلی انتظامیہ یہ الزام لگا رہی ہے کہ اس جنگ میں پاکستانی افواج کا ہاتھ ہے۔ کیا یہ بات درست ہے؟

جواب:۔ جو جنگ میں شکست کھاتے ہیں اگر ان میں کوئی شرم وحیا رہے تو وہ اپنی شکست کا ضرور اعتراف کرتے ہیں، لیکن جو لوگ شرم وحیا سے عاری ہوں وہ اپنے جھوٹے دعوے سے ہرگز نہیں شرماتے۔ جب انکی حکومتیں جھوٹے دعوؤں اور وعدوں کی بنیادوں پر کھڑی ہوں تو وہ اپنی شکست سے بوکھلا کر پاگلوں کی طرح اس قسم کے بے بنیاد الزام دوسروں پر لگاتے ہیں اور ان کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں، روس آج بھی اپنے حلیف کی پشت پناہی کر رہا ہے، فوجی امداد کا سلسلہ جاری ہے۔ طرح طرح کے مہلک ہتھیاروں کا انبار کابل میں لگایا جا رہا ہے۔

بے شمار سکڈ میزائیل کابل پہنچائے جا رہے ہیں، چنانچہ اس جنگ کے دوران کابل حکومت چالیس سے زیادہ سکڈ میزائیل خوست پر فائر کر چکا ہے،

اونچی پرواز کرتے ہوئے لڑاکا جہاز آتشیں بم دن رات برسا رہے ہیں۔ روس آج بھی خوست کی جنگ کو اپنے خلاف جنگ سمجھ رہا ہے، وہ خفیہ طور پر اپنے فوجی نجیب انتظامیہ کے لیے بھیج رہا ہے، جو اسلحہ یا پیسہ ہے وہ سب روسیوں کا ہے، لیکن روس اسے افغانستان میں بیرونی مداخلت قرار نہیں دیتا۔

ہم واضح طور پر اعلان کرتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی ایک ٹیم یہاں آئے روس اور نجیب انتظامیہ کے وفود بھی انکے ساتھ یہاں آئیں اور ہمارے جہادی مورچوں کا معائنہ کریں یہاں انہیں وہی پرانے ٹینک اور ہتھیار ملیں گے جو ہم نے گذشتہ بارہ سالوں کے دوران روسیوں اور انکی پٹھو انتظامیہ سے چھینے ہیں، وہ ہمارے موجودہ ہتھیاروں کا معائنہ کر سکتے ہیں۔ ہم بے ہمت نہیں ہیں، ہمارا اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ اور ایمان ہے، جب افغانستان میں دو لاکھ ستر ہزار روسی افواج جدید اسلحہ سے لیس موجود تھیں، اس وقت ہم نے پاکستان عرب ممالک یا کسی اور ملک کی طرف مدد کے لیے ہاتھ نہیں پھیلائے، ہم نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اپنی بے پناہ قربانیوں کی برکت سے روسیوں کو شکست دی ہے، آج ساری دنیا اس امر کا اعتراف کرتی ہے کہ ہم نے آڑے وقت میں کسی بیرونی طاقت کو اپنی مدد کے لیے مداخلت کی اجازت نہیں دی کہ ایسا ہم نے پاکستانی یا کوئی اور آکر افغانستان کو آزاد کرائے، آج جبکہ کابل انتظامیہ کی ناؤ ڈگمگا رہی ہے، اس کے پاؤں زمین سے اکھڑ چکے ہیں اور اس کے دن پورے ہونے والے ہیں، ہم بھلا ایسی حالت میں نجیب انتظامیہ کو ختم کرنے کے لیے کیونکر بیرونی مداخلت کو دعوت دیں گے۔ یہ الزامات بے بنیاد ہیں وہ اپنے ان دعوؤں کو بین الاقوامی قواعد کی روشنی میں ثابت کریں، ہم تیار ہیں، حقیقت تو یہ ہے کہ روس کی پٹھو انتظامیہ ان جھوٹے دعوؤں سے اپنی شکست سے چھپانا چاہتی ہے کہ گویا یہاں وہاں پاکستانیوں نے مداخلت کی ہے ورنہ ہم شکست نہ کھاتے۔

"ہمارے اور حکمت یار صاحب یا ان کے کمانڈروں کے درمیان اختلافات نہیں!"

سوال:۔ مجاہدین نے جن اہم مقامات پر قبضہ کیا ہے کیا وہ ابھی تک ان کے قبضے میں ہیں؟"

جواب:۔ جن دن سے یہ جنگ شروع ہوئی ہے اور جن علاقوں پہ ہمارے مجاہدوں نے قبضہ کیا ہے ہم نے ابھی تک یہ نہیں سنا کہ انہوں نے کسی مفتوحہ علاقے کو چھوڑ دیا ہو مثال کے طور پر خوست شہر کے شمال مشرق میں "کرکرک" نامی علاقہ جو عسکری نقطہ نظر سے ایک اہم علاقہ سمجھا جاتا ہے، نجیب انتظامیہ نے اس علاقے کی سڑک کی حفاظت کے لیے بھرپور انتظامات کئے اور وہ دن رات یہی کوشش کر رہی تھی کہ اس سڑک پر کہیں مجاہدین کا قبضہ نہ ہو جائے یہ وہ علاقہ اور وہ سڑک ہے جس کے راستے حاجی میدان اور وہاں سے خوست شہر کو رسد بہم پہنچائی جاتی تھی۔ مجاہدین نے یہ راستہ بھی ان پر بند کر دیا اور گردونواح کی فوجی چوکیوں پر اپنا قبضہ جما لیا جو آج تک برقرار ہے، لہٰذا جرأت سے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو علاقے ہم نے فتح کئے ہیں وہ مجاہدین کے قبضے میں ہیں۔ اور ہماری کامیابی کی منزل قریب آتی جا رہی ہے"۔

سوال:۔ اگر دشمن کی افواج آپ کے آگے ہتھیار ڈال دے تو مجاہدین ان

کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟"

جواب:۔ مجاہدین کی جانب سے بار بار علاقائی ریڈیو اور عالمی ذرائع ابلاغ کے ذریعے عام معافی کا اعلان کیا گیا ہے چنانچہ ہم آج بھی بار بار اپنے لاؤڈ سپیکروں کے ذریعے اعلان کر رہے ہیں کہ وہ جنگ کی حالت میں اگر پکڑے گئے تو ان کے ساتھ شرعی قوانین کے مطابق کاروائی کی جائے گی،

اگر وہ ہتھیار ڈال دیں اور ہم سے آملیں تو ان کے لیے عام معافی ہوگی، میں یہ بات اس لیے نہیں کہہ رہا ہوں کہ وہ میری ان باتوں سے مرعوب ہوکر ہتھیار ڈال دیں اور اپنے آپ کو مجاہدین کے حوالے کر دیں۔ خدا کی قسم ان کے لیے ہتھیار ڈالنے کے سوا اور کوئی چارہ باقی نہیں رہا ہے، کیونکہ ہوائی راستے ان پر مسدود ہو چکے ہیں، زمینی راستوں اور فوجی تنصیبات پر ہمارا پورا کنٹرول ہے، دشمن کی فوجوں کا مورال پست ہو چکا ہے، میں قرآن و سنت کی روشنی میں یہ اعلان دہرانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ہتھیار ڈال دیں گے اور جنگ کی حالت میں گرفتار نہیں ہوں گے ان پر عام معافی کا اطلاق ہوگا اور ان کی جان و مال کی حفاظت کی جائے گی، پہلے بھی کئی ایک فوجی افسر ہتھیار ڈال کر ہم سے آملے ہیں اور اب ایک اچھے خاصے مسلمان بن کر دین کی خدمت میں سرگرم عمل ہیں، اگر یہ لوگ آج شیطان کے گھر سے نکل آئیں اور ملحدین کے چنگل سے اپنے آپ کو نجات دلا کر کابل انتظامیہ کی حمایت چھوڑ دیں اسی میں ان کی خیر و عافیت ہوگی، وہ بھی افغان ہیں ہم انہیں نہیں ماریں گے۔

ہمارا مقصد کابل انتظامیہ کی سرنگونی ہے، ہم اپنے بھائیوں کی بھرپور حفاظت کریں گے، اور ہم سے جو کچھ ہو سکے ان کی مدد کریں گے، ہماری کوشش ہے کہ ہم ان کے لیے پناہ گاہوں کا بندوبست کریں، تاکہ وہ نجیب انتظامیہ کی وحشیانہ بمباری سے بچ سکیں

سوال:۔ خوست کی فتح سے مجاہدین کو کیا فائدہ ہوگا؟ فتح کے بعد علاقے میں امن و امان کس طرح بحال کیا جائیگا؟

جواب:۔ فتح کے بعد مجاہدین اپنی بھرپور کوشش کریں گے کہ علاقے میں امن و امان کی صورتحال کو یقینی بنایا جائے

ممکن ہے خوست کی مکمل فتح کے بعد کابل کٹھ پتلی انتظامیہ خوست پر مزید بمباری کرے اور سکڈ میزائل پھینکے، مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے روس اور اس کی پٹھو انتظامیہ اپنے ان مزموم عزائم میں کامیاب نہیں ہو سکے گی، کابل انتظامیہ اب دم توڑ رہی ہے دن بدن کمزور سے کمزور ہوتی جا رہی ہے۔

اس پر عرصۂ حیات تنگ ہوتا جا رہا ہے، اس میں اب دفاع کی سکت باقی نہیں رہی، خوست کی فتح سے مجاہدین کو یہ فائدہ پہنچے گا کہ وہ اپنے اگلے ہدف (گردیز) کی طرف پیش قدمی کریں گے اور اسے بھی اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید سے فتح کر لیں گے اور اس طرح اپنے مشن کو جاری رکھتے ہوئے غزنی اور دوسرے صوبوں کو بھی یکے بعد دیگرے فتح کر کے جلد از جلد کابل

مفتوحہ شہر خوست میں پلوں، ہسپتالوں، سکولوں، مدارس اور دیگر اداروں کی تعمیر و آبادکاری کے لیے اقوام متحدہ، دوسرے امدادی اداروں، اسلامی ممالک اور دیگر دوست ممالک سے ہماری اپیل ہے کہ وہ اس کار خیر میں ہماری مدد و تعاون کریں۔ "الحاج حقانی"

انتظامیہ کا خاتمہ کر دیں گے اور اس طرح الحادی نظام کی بجائے افغانستان میں ایک اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی۔

اللہ تعالٰے نے خوست کے گرد و نواح میں مجاہدین کو جن شایانِ شان کامیابیوں سے ہمکنار فرمایا ہے اس سے جہاد کی راہ میں جو رکاوٹیں ہمارے مجاہدین کو درپیش تھیں وہ اب سب دور ہو چکی ہیں، اب صرف چند مرحلے مجاہدین کو طے کرنے ہیں، پہلا مرحلہ یہ کہ تمام جنگی قیدیوں کو عام معافی سے مستفید کرایا جائے اور شرعی احکام کے تحت ان کی عزت و ناموس کی حفاظت کی جائے، کسی کو یہ اجازت نہ دی جائے کہ وہ اپنے ذاتی مفاد کی خاطر قومی سرمایہ کو ضائع کریں، جب مجاہدین شہر میں داخل ہوں گے تو وہاں پہ کابل انتظامیہ کے جاسوس اور تخریب کار ضرور ہوں گے ۔ جو مجاہدین کو بدنام کرنے کی خاطر دفاتر، وہاں موجود دستاویزات اور دیگر اہم تنصیبات کو نقصان پہنچانے کے لیے ہاتھ پاؤں ماریں گے، چنانچہ ان پہ کڑی نظر رکھنا اور ان کی سازشوں کو ناکام بنانا بھی اہم مرحلہ ہے۔ اس لئے کمانڈر صاحبان اور مجاہدین کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ایسے افراد پہ کڑی نظر رکھے اور کسی کو یہ اجازت نہ دیں کہ وہ ایسی حرکت کر سکے وہ کسی کو موقع نہ دیں کہ کوئی کسی کی عزت و ناموس سے کھیلے۔

جنگ کے دوران بھاری مقدار میں اسلحہ غنیمت کے طور پہ مجاہدین کے ہاتھ لگا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ اسلحہ جلد از جلد اکٹھا کر کے رجسٹرڈ کر لیا جائے

افغانستان کی جنگ کے خاتمے تک بھاری اسلحہ کی تقسیم نہ ہو جو اسلحہ مرمت طلب ہو اس کی مرمت کیلئے ورکشاپ بنائے جائیں۔ سارا غنیمتی اسلحہ مشترکہ طور پہ کارروائیوں میں استعمال کیا جائے ایک اور اہم مرحلہ عوام کو محفوظ مقامات پہ منتقل کرنا اور ان کی مناسب امداد کرنے کا ہے، نیز جب ملک میں امن بحال ہو جائے تو انہیں واپس ان کے آبائی علاقوں میں بسایا جائے۔

سوال:- افغان مجاہدین اور کمانڈر صاحبان کو کوئی پیغام دینا پسند فرمائیں گے؟

جواب:- میرا پیغام میرے مجاہد بھائیوں، دلیر کمانڈروں اور میرے وطن کے باسیوں۔ اور علمائے کرام کے لیے یہ ہے کہ وہ متحد ہو جائیں اور اتحاد بھی ایسا ہو جیسا کہ خوست کی جنگ کے دوران دیکھنے میں آیا ہے۔

اپنے ذاتی اور فروعی اختلافات، قومی و حزبی تعصبات کو پس پشت ڈال کر پوری محبت و خلوص کے ساتھ اتحاد کی فضا قائم کر کے ایک صفِ واحد میں کھڑے ہو جائیں اور دشمن پہ متحدانہ شکل میں حملہ کریں تاکہ دشمن کے خلاف موجودہ جنگ اور بھی شدید ہو جائے اور جگہ جگہ عام معافی کا اعلان کرتے جائیں، جیسا آج ہم خوست شہر میں کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کی شکست خوردہ افواج کے لیے کر رہے ہیں اور قومی سرمایہ کو ضائع نہ ہونے دیں۔"

والسلام

جنگی قیدیوں پہ ہم سابقہ اعمال کا مقدمہ نہیں چلاتے بلکہ وہ اس وقت تک ہماری حراست میں ہوں گے جب ہم ان سے مطمئن ہو جائیں کہ وہ نجیب کا ساتھ نہیں دیں گے۔

—— الحاج خفاقی

خوست کی فتح کے بعد جہادی مورچوں میں فرنگی اہلکاروں کے ساتھ الحاج جلال الدین حقانی کا انٹرویو

سوال: محترم مولوی صاحب خوست کی فتح کے سلسلے میں قارئین کو مکمل معلومات فراہم کر دیں؟

جواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: خوست کی عظیم فتح کی تفصیل وقت کی کمی کے باعث بیان نہیں کر سکتے پھر بھی کچھ اہم نکات کا ذکر کر لیں گے۔ خوست کی فتح کے ساتھ مجاہدین نے دشمن کے ڈھائی ہزار افراد گرفتار کر لئے ہیں جن میں فوجی سپاہی، افسر، ملیشیا اور پولیس کے اہلکار شامل ہیں۔ ہسپتال کے مریض جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں اور بعض افسر و فوجی جو جنگ کے دوران زخمی ہوئے تھے جن کی تعداد تین سو سے ساڑھے تین سو تک ہے خوست گیریژن انقلاب سے قبل بھی بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ اور پورے افغانستان کے چار اہم گیریژنوں میں سے ایک تھا۔ باقی تین اہم گیریژن، جلال آباد، ہرات اور قندھار کے ہیں ان چاروں گیریژنوں میں خوست کا ۲۵ واں بریگیڈ سب سے زیادہ اہم مضبوط اور قوی تھا۔ نام نہاد انقلاب ثور کے بعد انہوں نے یہاں پانچ ارگن بنا دیئے۔ ایک قبائلی اور مقامی ملیشیا جو خوست میں بہت مضبوط اور مستحکم تھے، دیگر صوبوں کے مقامی ملیشیا کے مقابلے میں خوست کی ملیشیا جرأت مند اور حوصلہ مند تھی، دوسرے نمبر پر یہاں سرحدی دستوں کی اول نمبر لیوائے اور دوم نمبر لیوائے تھی اور اسے بھی ایک بریگیڈ جتنی اہمیت دی گئی تھی، تیسرے نمبر پر یہاں انہوں نے خاد اور پولیس کی بڑی قوت منظم کی تھی اور اس کے گروپ بھی مجموعی طور پر ایک بریگیڈ کے برابر تھے چوتھے نمبر پر انہوں نے یہاں ایک نئی قوت سپاہ انقلاب اور گارڈ خاص کے نام سے تشکیل دی تھی، اسی طرح گلم جم کے نام سے جوزجانی ملیشیا کے دستے یہاں رکھے گئے تھے۔ ان تشکیلات کی بنیاد پر کوئی ایک سال قبل کابل حکومت نے خوست کو صوبے کا درجہ دیا۔ خوست پر مجاہدین کی بڑی قوت مصروف تھی اور حکومت کی جانب سے بھی یہاں بہت سے لوگ ہلاک کر دیئے گئے ہیں، اس راستے سے سرحدی قبائلیوں میں حکومت کے حق میں بہت کام ہوتا تھا۔ نیز اس گیریژن کے راستے سے پاکستان

میں متعدد لوگوں کو سپلائی اور کمک ملتی رہی تاکہ حکومتِ پاکستان اور مجاہدین و مہاجرین کے خلاف تخریبی سرگرمیاں انجام دے سکے ۔

چنانچہ ان وجوہات کی بنا پر خوست بڑی اہمیت کا حامل تھا اور بڑے پیمانے پر حکومت کی طرف سے خوست کو سپلائی ہوتی تھی ۔ انہوں نے اسے صوبے کی حیثیت دی مطلب یہ تھا کہ اسے صوبے کی طرح اسلحہ، افراد، رقوم سپلائی وغیرہ ہوتی رہی۔ اب خوست کی فتح کے ساتھ یہ سارے لوگ کابل حکومت کی فوج سے کٹ گئے اور یہ مجاہدین کی بڑی کامیابی ہے ۔ مجاہدین یہاں سے پکڑے گئے اسلحہ سے گردیز، غزنی، قلات اور حتیٰ کہ کابل کی جنگوں میں بڑا استفادہ کر سکتے ہیں ، دوسری جانب خوست کی فتح کے ساتھ وہ تمام روابط جو خوست کی ملیشیا کے سرحدی قبائلی لوگوں کے درمیان تھے ختم ہوگئے ، اور جو مختصر راستے مجاہدین کی آمد و رفت کے لئے ان پر مسدود تھے وہ یہاں پھر یہاں قریب ہی مجاہدین کے مراکز کا قیام جو پہلے ممکن نہیں تھا اب مجاہدین کے لئے اس کے قیام کی زمین ہموار ہوگئی ہے مجاہدین کے سپلائی کے راستے اس فتح کے ساتھ بالکل مختصر ہوگئے ۔

خوست شہر سے آٹھ ہزار گھرانے جن میں ہر گھرانہ پانچ افراد پر مشتمل ہے نکل آئے اور ہجرت کر لی، انہیں مکمل اور صحیح طریقے سے امن دیا گیا ہے اگر چہ معمول یہ تھا کہ لڑائی میں پکڑے گئے افراد پر مقدمہ چلایا جاتا، لیکن خوست کی فتح کے بعد مجاہدین نے اس لئے کہ یہ دیگر علاقوں میں سرکاری دستوں کے لئے ایک مثال بنے انہیں مقدمہ چلانے سے مبرا کر دیا اور عام معافی دے دی لیکن جب تک مجاہدین اس بات سے مطمئن نہ ہوں کہ یہ لوگ دوبارہ سرکاری دستوں کے ساتھ جا نہیں ملیں گے اور مجاہدین کے خلاف کارروائیوں میں حصہ نہیں لیں گے یہ افراد مجاہدین کے ساتھ ہوں گے اور ان کی نگرانی میں ہوں گے ۔

سوال : لڑائی کے دوران مجاہدین کا باہمی اتحاد و اتفاق کیا تھا ؟

جواب : پہلے مرحلے میں سب کے درمیان اتحاد موجود تھا۔ اور تمام کمانڈروں نے کارروائی کرنے کے سلسلے میں عہد کیا تھا لیکن عملی میدان میں بعض افراد بہت پیچھے رہ گئے تھے ۔ اور آخری پندرہ دنوں میں مغربی محاذ کامیابی حاصل نہ کر سکا. مطلب یہ کہ جب دوسرے راستوں سے مجاہدین شہر میں داخل نہ ہوئے مغربی محاذ والے بازار تک نہ پہنچ سکے ۔

سوال : اس لڑائی میں خوست کا گورنر چھاؤنی اور گیریژن کے جنرل اور دوسرے اعلیٰ حکام ہلاک ہوئے یا گرفتار کر لئے گئے

جواب : اس لڑائی میں جنرل غونڈی اور پولیس کمانڈر ابتدا میں مارے گئے سرحدی دستوں کے دوسرے نمبر لیول کے معاون پہلے روز مارا گیا۔ بریگیڈ کا سیاسی معاون خوست کی فتح کے آخری روز ہلاک ہوا۔ خاد کے سربراہ جنرل احمد شاہ، منشی سعادت گل، خوست کے گیریژن کا کمانڈر محمد حلیم لڑائی کے پرانے کمانڈر غلام فاروق کٹھ پتلی نجیب کے معاون جنرل انجنیئر نظر محمد، وزارت دفاع کے نائب جنرل صبح مل، پورے افغانستان کے پولیس کا عمومی کمانڈر دریا خان اور جنرل جنگلی زدران جو ایک وفد کی قیادت کرتے ہوئے خوست آئے تھے لاپتہ ہیں اور ان کا کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے ۔ مجاہدین انہیں تلاش کر رہے ہیں ، خوست کی ۲۵ ویں بریگیڈ کا کمانڈر جنرل گل آغا ہمارے ہاتھ آیا ہے، ان سے کم درجہ کے فوجی افسران بہت زیادہ ہیں جو پکڑے گئے ہیں. ظفر زازی بریگیڈ کا کمانڈر زازی میدان میں رہ گئے تھے، مجموعی طور پر

باره یا تیره جنرل خوست میں موجود تھے جن کے ساتھ ایک تعداد سابقہ مسؤلین اس علاقے کے تھے. اور کچھ کابل سے لڑائی کی منصوبہ بندی اور مجاہدین کے حملے ناکام بنانے کی تدابیر کرنے کے لئے لائے گئے تھے لیکن اللہ کے فضل سے اس تمام دوڑ دھوپ کے باوجود مجاہدین کامیاب اور وہ ناکام ہوئے.

سوال: مجاہدین کے ہاتھ کتنا مال غنیمت آیا؟

جواب: اس کی مکمل اور مفصل معلومات ابھی جمع نہیں ہوئی ہیں. مال غنیمت بہت زیادہ ہے. توپیں، ٹینک، ۱۳۰ ملی میٹر توپیں، ۱۲۲، ایم ایم ڈی سی توپیں اور بہت سارے دیگر ہلکے بھاری ہتھیار مجاہدین نے پکڑے ہیں. اندازاً ۶۰ درست و ناکارہ ٹینک پکڑے گئے. گاڑیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے.

انشاء اللہ عنقریب مال غنیمت کی تفصیل جمع ہو جائے گی. ابھی تک ہم نے نہ تمام غنائم جمع کئے ہیں اور نہ ہی منتقل کئے ہیں ہمارے وسائل مقامی گھرانوں، مریضوں اور عسکریوں کی منتقلی میں مصروف ہیں خوست ہسپتال میں ساڑھے چار پانچ سو مریض پڑے تھے دو دن حکومت نے نہ توان کا پوچھا ہے اور نہ ہی روٹی دی ہے. اور اگلے روز جب مجاہدین خوست بازار میں داخل ہو رہے تھے، تو ہسپتال کے دروازے میں مقامی ملیشیا اور جوزجانی ملیشیا کے دستے کھڑے مزاحمت کر رہے تھے. چنانچہ ہم اگلی صبح تک ہسپتال میں داخل نہ ہو سکے. تیسرے روز ہم نے گاڑیوں کے ذریعے ان زخمیوں کو آزاد علاقوں میں منتقل کر دیا، چنانچہ ان وجوہات کی بنا پر ہم مالِ غنیمت کی تفصیل جمع نہ کر سکے نہ ہی انہیں مناسب جگہوں میں منتقل کر سکے.

سوال: ۔ مال غنیمت کی تقسیم کا طریقہ کیا ہے. یہ اجتماعی طور پر ہوگا یا جس کسی نے جو کچھ پکڑا ہے اس کا ہے.

جواب: اس سلسلے میں عمومی فیصلہ کچھ اس طرح ہوا تھا کہ بھاری اسلحہ افغانستان کی جنگ کے خاتمے تک مشترکہ ہوگی اس کی تقسیم نہیں ہوگی اور عمومی طور پر دشمن کے خلاف استعمال ہوگی. ہلکے ہتھیاروں کے بارے میں بھی فیصلہ ہوا ہے. ہر جنگی مرکز کی تعداد معلوم ہے کہ ہر ایک مرکز کے کتنی تعداد مجاہدین کو کتنا اسلحہ دیا جائے گا. اور آج پھر شوریٰ میں اس سلسلے میں بات ہوگی اور اسلحہ کی فہرستیں بھی برابر ہو جائیں گی.

سوال: آخر میں مسلمانان عالم اور اقوام عالم کے لئے کوئی پیغام اگر ہو؟

جواب: دنیا کے مسلمانوں کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ خوست کی فتح کا ایک اہم عامل اتحاد اور واحد ادارہ تھا. باقی ان تمام مسلمانوں سے جو کفر اور استعمار کے خلاف جنگ میں مصروف ہیں، تقاضا یہ ہے کہ اپنی صفوں میں اتحاد، یکجہتی پیدا کریں تاکہ عالمی اسلامی اتحاد اور یکجہتی کے لئے راستے ہموار ہو جائے.

دوسرا پیغام یہ ہے کہ دنیا کے مسلمان مغرب اور غیر مسلم کفری ممالک کے پروپیگنڈوں کہ افغانستان میں اب خانہ جنگی جاری ہے پر توجہ نہ دیں. ہمارا جہاد روسی جارحیت سے قبل شروع ہوا تھا. اور روسی انخلاء کے بعد بھی ملحدوں کے خلاف ہمارا جہاد جاری ہے. ہمیں توقع ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی مجاہدین اور مہاجرین کے ساتھ اپنا امداد و تعاون جاری رکھیں گے. اور ان میں ماضی کے مقابلے میں اضافہ کریں گے.

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ط

خوست کی فتح مجاہدین اور امتِ مسلمہ کی ایک بہت بڑی فتح اور شاندار کامیابی ہے۔

الحاج حقانی

خوست کی فتح

بدر شاہین

بشکریہ المنبر

بالآخر خوست فتح ہو گیا ..... باطل کی طاقتیں سرنگوں ہوئیں ..... فتح مبین، علمبرداران حق کا نصیب ٹھہری ..... کئی دنوں کی خونریز جنگ کے بعد افغان مجاہدین سرخرو ہوئے ..... مبارک صد مبارک

ماہ مقدس میں افغان محاذ سے یہ نوید، انشاءاللہ نوید صبح نو ثابت ہو گی، روسی باقیات کا افغانستان کی سرزمین سے خاتمہ ہو گا اور وہ دلیر و شجاع اور جری افغان مجاہد جنہوں نے گیارہ سال سے زائد عرصے سے اپنے خون سے دنیا کی تاریخ لکھی ہے۔ دنیا کا نیا نقشہ مرتب کیا ہے، کر رہے ہیں، ہر مقام پر سر بلند ٹھہریں گے، مغرب اور مشرق کے وہ سامراج اور ان کے ذہنی اور فکری غلام جو یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اب مجاہدین افغانستان کے اندر کامیابیاں حاصل نہیں کر پائیں گے، یا کامرانیاں ان سے روٹھ چکی ہیں انہیں ایک بار پھر منہ کی کھانی پڑی، اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید انہی لوگوں کے شامل حال رہی جو اپنے آپ کو راہ خدا میں بیچ چکے تھے ..... جانوں کا سودا اس اعظم و برتر ہستی کے ساتھ ہو جائے تو پھر بھلا وہ گھاٹے میں کیسے رہتے، کیوں رہتے؟ انہوں نے متحد ہو کر مشترکہ دشمن کے خلاف ہلہ بولا تو الہٰی مدد ان کے شامل حال ہو گئی، خوست کا محاذ فتح ہوا، روسیوں کے ایجنٹ شکست کھا گئے ان دنوں کے ایجنٹ تلملا اٹھے اب انہیں کسی پل چین نہیں آتا، اپنی ہذیانی کیفیت میں وہ حکومت پاکستان پر الزام دھر رہے ہیں کہ وہ خوست میں ملوث ہو رہی ہے اس لیے وہ باز آ جائے، سابقہ پالیسی کو بدل دے۔ کیوں بدل دے؟ اسلئے کہ ان کے آقاؤں کی مٹی پلید ہو رہی ہے اور وہ جس شجر سے پیوستہ رہ کر "امید بہار" کو دلوں میں سجائے بیٹھے ہیں، وہ جلد ہی زمین بوس ہوا چاہتا ہے۔

اور ..... اے امریکہ بہادر! تم شاید سمجھ بیٹھے تھے کہ تمہاری مدد کے بغیر افغان مجاہدین بھلا کیا کر پائیں گے؟ اس لیے کہ تم نے روسی افواج کی واپسی کے بعد اپنی ترجیحات بدل لیں، لیکن شاید تم یہ بھلا بیٹھے کہ جو لوگ اپنا سودا اپنے خدا سے طے کر لیتے ہیں وہ امریکہ سے ڈرا نہیں کرتے، نہیں ڈرتے ان سے روس ڈرتا ہے روسی ایجنٹ ڈرتے ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں جب امریکہ بھی ڈرا کرے گا!!

خوست کی فتح کے ساتھ قبائلی علاقوں میں کابل حکومت کے

رابطے اور تخریبی سرگرمیاں ختم ہو جائیں گے، الحاج جلال الدین حقانی

خوست کی فتح کے بعد کمانڈر حقانی کا بی بی سی کو انٹرویو

سوال: ماضی میں مجاہدین مسلسل حملوں کے نتیجے میں خوست فتح نہ کر سکے اس بار خوست کی فتح کے عوامل کیا تھے؟

جواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ مجاہدین کی طرف سے ماضی میں خوست شہر پر چڑھ دوڑنے کا فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ تاہم دشمن کا زور ختم کرنے کے لیے خوست کے گرد محاصرہ تنگ کیا گیا اور خوست ایئرپورٹ پر بھاری ہتھیاروں سے گولہ باری ہوتی ہے ایک ایسے جنگ کا ارادہ جس میں خوست شہر پر چڑھ دوڑنے یا شہر کے اطراف میں حفاظتی فوجی چوکیوں کے حصاروں پر اس قسم کے حملے کرنے کا پروگرام گذشتہ گیارہ سالوں میں نہیں بنایا گیا، لیکن محاصرہ تنگ کرنے اور بھاری ہتھیاروں کے گولے شہر اور ایئرپورٹ تک پہنچانے کے لیے اہم حفاظتی چوکیوں پر حملے کرتے رہے، مثلاً تورہ غاڑہ جو گذشتہ سال فتح ہوا یا کچھ عرصہ قبل سپینکی ستانکئی، ورگئی یا دوسری چوکیاں جو فتح کی گئیں۔

البتہ گذشتہ سال چھ ماہ قبل جب ہم شاہ سلیم شوریٰ کے اجلاس کے لیے روانہ ہونے والے تھے۔ اس سے چار روز قبل بعض حلقوں جن کے خوست میں روابط تھے اور جو ہمارے ساتھ بھی رابطہ رکھتے تھے، نے ہمیں بتایا کہ ہم نے بعض لوگ بنا رکھے ہیں اور یہ ہو سکتا ہے کہ خوست کے اندر سے انقلاب لایا جائے۔ اور یوں آپ لوگوں کے تعاون سے کابل حکومت کے پانچ چھ مراکز جو موجود ہیں پر قبضہ کر لیں گے اور اس کے اعلیٰ افسران گرفتار کر لیں گے۔ اس کے بعد دوسری چوکیاں مزاحمت نہیں کر سکیں گی، چنانچہ ہم نے بھی اس منصوبے سے اتفاق کر لیا اور چار سو افراد خوست میں پہنچا دیئے، لیکن ان افراد کے گھرانے جس وقت خوست سے نقل رہے تھے۔ تو کابل رژیم کے افسران کو پتہ چلا تھا۔ اور سرکاری دستوں نے ان کا راستہ روک لیا

تھا، مجاہدین جس راستے سے خوست سے اندر گئے تھے وہاں سرکاری دستوں کے مورچہ زن گروپوں سے ان کا سامنا ہوا۔ لڑائی شروع ہوئی، اس مورچہ بندی میں کابل رژیم نے اعلیٰ درجے کے فوجیوں اور اسلحہ کو رکھا تھا۔ چنانچہ مجاہدین نے عقب نشینی اختیار کر لی۔ یوں یہ بغاوت کامیاب نہ ہوئی اور اس جھڑپ کے بعد جب یہ منصوبہ افشا ہوا تو کابل رژیم نے بیس یا پچیس افراد گرفتار کر لیے، ان میں سے دس جیل کے اندر تھے، خوست کی فتح کے بعد ہم نے دیگر قیدیوں کے ساتھ انہیں بھی جیل سے رہا کر دیا، جبکہ دس دوسرے جیل کے دوران انتقال کر گئے تھے۔ اس کے بعد مجاہدین نے مصمم ارادہ کر لیا کہ خوست کو عسکری طور پر فتح کیا جائے، چنانچہ اس کے لیے تیاریاں ہونے لگی، ساڑھے چار ماہ قبل اس منصوبے پر کام شروع کیا گیا ہم کیفیت اور تکنیک کے مطابق کام کر رہے تھے۔ پرانی جھڑپوں میں جو ٹینک اور توپ پکڑے گئے تھے، وہ سارے جمع کئے تو پخانے کا زنگ آلود اسلحہ جمع کیا، دو تین دستے ٹینکوں کے برابر کئے، چار جانب سے مجاہدین کی تقسیم ہوئی، بعد میں جنوبی، شمالی اور شمالی مشرقی محاذ دو دو حصوں میں تقسیم کئے گئے۔ اور خوست پر چھ جانب سے گولہ باری شروع کی گئی، فیصلہ یہ ہوا تھا کہ جو کوئی بھی حفاظتی چوکیوں کی پٹی توڑے گا وہ شہر کے اندر داخل ہوگا، حملے کے دوران جنوب مشرق کی جانب سے مجاہدین نے حفاظتی پٹی توڑ دی اس جانب سے مجاہدین اپنے ٹینکوں سمیت خوست کے اندر داخل ہوئے اور کافی حد تک مشرقی محاذ کی حفاظتی چوکیاں فتح کر لیں جنوبی محاذ پر بھی تقریباً چند دنوں میں فتح ہوئے، مشرقی اور شمال مشرقی جانب سے بھی مجاہدین نے سٹریٹیجک چوکیاں فتح کیں اور شہر میں گھس گئے۔

شمال کی طرف سے ٹلک کے نام سے اہم حفاظتی چوکی تھی اس کے ساتھ پرانا ہوائی اڈہ بھی قبضہ کیا گیا اس کے بعد مجاہدین نے اپنی کارروائیوں میں وقفہ کیا، کیونکہ مجاہدین شہر کے انتہائی قریب ہو گئے تھے۔ تاکہ مجاہدین شہر میں داخل ہونے کے لیے ایک دقیق منصوبے پر غور کریں اور سپلائی امن و تحفظ کے بارے میں باتیں ہوں۔ دوسرے حملے کے دوران مجاہدین شہر میں داخل ہوئے اور الحمد للہ خوست شہر فتح ہوا۔

س:۔ اب جبکہ شہر فتح ہوا ہے شہر میں امن کی بحالی کے لیے منصوبہ بنایا گیا ہے؟

ج:۔ اس سلسلے میں علاقے کے کمانڈروں کی سطح پر شوریٰ بنی ہے۔ آج اس کا اجلاس ہو رہا ہے، ان چند دنوں میں ایک طرف بارشیں تھیں اور دوسری طرف مجاہدین نے جو مال غنیمت قبضہ کیا تھا جن میں اکثر بھاری ہتھیار تھے اس خیال سے کہ دشمن کے سکڈ میزائلوں کی گولہ باری یا طیاروں کی بمباری سے تباہ نہ ہو۔ وہ اسلحہ مجاہدین نے پرانے جنگی مراکز میں منتقل کر دیا، چنانچہ یہ تین، چار دن ان کاموں کے لیے وقف تھا، آج شوریٰ کا اجلاس ہے۔

جو امن کی بحالی کے لیے ایک مشترکہ ادارے کے قیام، علاقے سے بارودی سرنگوں کی صفائی اور اس قسم کے دوسرے کاموں کے لیے کسی فیصلے تک پہنچ جائے گا۔

س:۔ خوست کی فتح سے عسکری اور سیاسی میدان میں آپ کو کیا فائدہ ہوا ہے؟

ج:۔ آپ جانتے ہیں کہ عسکری سطح پر خوست میں صرف ۲۵ واں بریگیڈ نہیں تھا، یہاں تقریباً چار پانچ آرگن تھے۔ اور چار پانچ گیریژن کی شکل میں کابل رژیم کی فوجی قوت اس علاقے میں پھیلی ہوئی تھی خوست کابل حکومت کی تشکیلات میں صوبہ تھا، شہر اس کا ہیڈکوارٹر تھا۔ ایک صوبے کی سطح پر فوج، اسلحہ، اخراجات و مراعات وغیرہ انہیں حاصل تھے۔ یہاں

۲۵ ویں بریگیڈ کے علاوہ سرحدی دستوں کے بہت سے گروپ تھے، جن کی مجموعی تعداد ایک گیریژن کے برابر تھی، مقامی ملیشیا فورس بھی یہاں بڑی تعداد میں موجود تھی، اس کے علاوہ پولیس اور خاد کے دستے بھی تھے وہ بھی ایک گیریژن کے برابر تھے۔ یہاں گارڈ خاص اور سپاہ انقلاب کے نام سے ایک اور قوت تھی وہ بھی ایک بریگیڈ سے

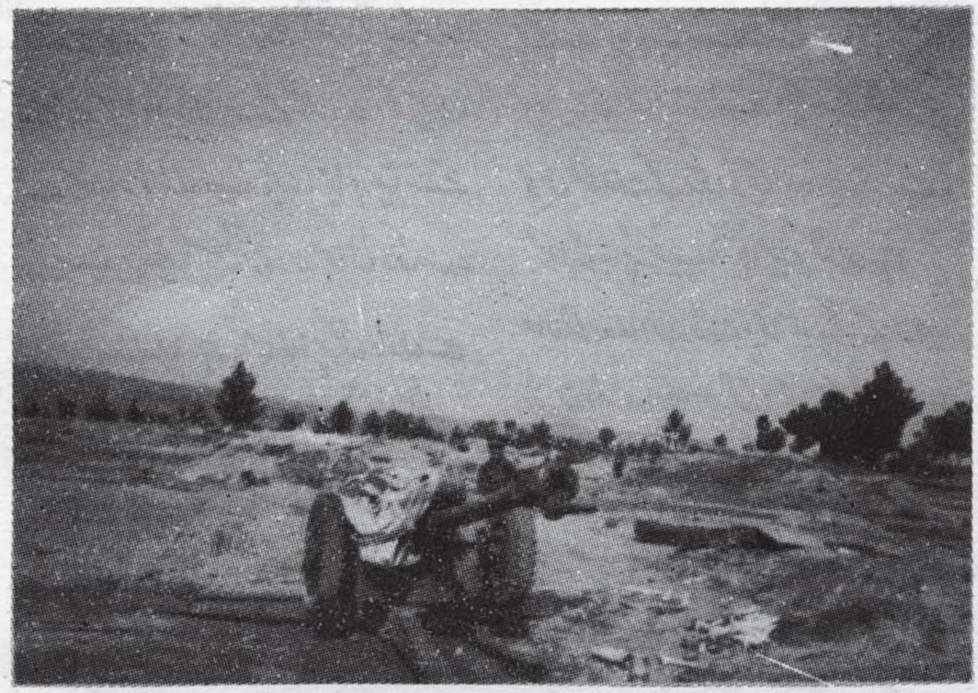

زیادہ تھی، اگرچہ ان بریگیڈ اور گیریژنوں میں افراد کی تعداد کم تھی پھر بھی تشکیلات ان کی زیادہ تھیں، نیز یہاں جتنے ہلکے بھاری ہتھیار آرہے تھے وہ بھی ایک گیریژن کے نام پر نہیں بلکہ پانچ گیریژنوں کے حساب سے آتے تھے۔ وہ اس لیے کہ خوست کابل حکومت کے لیے انتہائی اہم سٹریٹیجک مرکز تھا۔ بڑی تعداد میں مجاہدین ان کے ساتھ لڑائی میں

مصروف تھے، کافی راستے بند پڑے تھے۔ اس جگہ سے مجاہدین گردیز، غزنی اور حتیٰ کہ کابل پر حملوں کے لیے استفادہ کر سکتے ہیں یہی خوست میں مصروف مجاہدین اب گردیز غزنی اور دوسرے علاقوں میں سرکاری دستوں کے خلاف لڑیں گے اور وہ اسلحہ جو پہلے مجاہدین خوست پر استعمال کرتے تھے اور جو اسلحہ خوست میں پکڑا گیا ہے جن میں

بڑے پیمانے پر ٹینک، ڈی سی نامی توپیں ۷۶ ایم ایم توپیں، بی ایم ۱۸ بی ایم ۱۶ بی ایم ۱۲ اور اس قسم کے دوسرے ہتھیار شامل ہیں یہ سامان اب دشمن کے مراکز پر استعمال ہوگا، چنانچہ اس لحاظ سے یہ فتح مجاہدین کے لیے عسکری لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے اور اس کی سیاسی اہمیت میرے خیال میں عسکری اہمیت کے ساتھ

مربوط ہے دوسری جانب دشمن کا یہ پروپیگنڈہ کہ مجاہدین خوست فتح نہیں کر سکتے بھی ختم ہوا، اور مجاہدین نے یہ ثابت کر دیا کہ اب وہ اس پوزیشن میں ہیں کہ نجیب کی کٹھ پتلی حکومت اسلحے کے زور پر ختم کر دیں، خوست کی فتح کے ساتھ جتنی عسکری برتری مجاہدین نے حاصل کی ہے اتنی ہی سیاسی برتری بھی حاصل کی ہے خوست کابل کے بعد دوسرے درجے کی اہمیت کا حامل تھا، بارہ سالہ جہاد کے دوران پورے ملک میں کسی بھی جگہ کے مجاہدین کے ہاتھوں فتح ہونے پر نجیب نے سوگ کا اعلان نہیں کیا لیکن خوست کی فتح کے بعد سوگ کا اعلان کیا۔

س:۔ کیا اس علاقے کے کمانڈروں کی طرف سے کوئی فیصلہ ہوا ہے کہ خوست کے بعد اگلا ہدف کونسا ہوگا؟

ج:۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مجاہدین خوست کی فتح کے بعد آگے بڑھیں گے، گردیز میں ہمارے مجاہدین ہیں جہاں وہ دشمن پر حملہ کریں گے، لیکن ہم موسم کی سازگاری کو بھی دیکھتے ہیں، اب تین مقامات ہماری نظروں میں ہیں، قلات غزنی اور گردیز ان علاقوں میں ہماری شوریٰ ہے۔ شوریٰ میں ہم اس بارے میں پروگرام بنائیں گے اور مشترکہ طور پر حملہ شروع کریں گے۔"

خوست کی فتح اور پاکستانی اخبارات کے اداریئے

ترتیب ! ابوریحان صدیقی

افغان مجاہدین کے ہاتھوں خوست کی فتح جو اٹھارہ دنوں کی شدید لڑائی کے بعد ۳۱ مارچ کو شام پانچ بجے مکمل ہوئی، کے حوالے سے پاکستانی اخبارات میں خبروں رپورٹوں، تبصرہ، تجزیوں اور اداریوں و ادارتی نوٹوں کا سلسلہ جاری ہے، غیر ملکی ذرائع ابلاغ سے بھی خوست کی لڑائی مجاہدین کے ہاتھوں اس کی فتح اور اس کے اثرات پر مبنی تجزیئے و تبصرے نشر و شائع اور ٹیلی کاسٹ ہوتے رہے ہیں، ہم یہاں چند اہم پاکستانی اخبارات کے منتخب اداریوں پر مبنی رپورٹ اپنے قارئین کی دلچسپی کے لیے پیش کر رہے ہیں۔

روزنامہ "جنگ" کراچی

۲ اپریل ۱۹۹۱ء

خوست کی فتح

ایک خبر کے مطابق اتوار کی شام افغان مجاہدین نے خوست شہر پر قبضہ کر لیا ہے اور کابل انتظامیہ کے ۵۰۰۰ فوجیوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں، مجاہدین نے خوست ریڈیو اسٹیشن اور ہوائی اڈے پر بھی قبضہ کر لیا ہے، اس محاذ پر کئی دنوں سے شدید لڑائی جاری تھی اور کابل انتظامیہ شہر کو بچانے کے لیے انتہائی کوشش کر رہی تھی۔ خوست شہر کی فتح کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پچھلے دنوں روس اور کابل انتظامیہ نے افغان مجاہدین کی کامیابی کے پیش نظر ایک مرتبہ پھر پاکستان پر بھی مداخلت کے جھوٹے الزامات عائد کیے تھے، بہر حال خوست کی فتح افغان مجاہدین کی ایک بڑی کامیابی ہے اور اس سے یہ تاثر غلط ہو گیا ہے کہ امریکی امداد کی بندش اور بعض بین الاقوامی نوعیت کی تبدیلیوں کے باعث نجیب انتظامیہ کے خلاف افغان مجاہدین کی مزاحمت دم توڑ رہی ہے، یہ بات سب جانتے ہیں کہ روسی افواج کی افغانستان سے واپسی کے بعد بھی کابل حکومت کو روسی فوجی امداد جاری رہا ہے۔ جس کی بنا پر نجیب انتظامیہ برقرار رہے۔ حالانکہ روس اس وقت اپنی تاریخ کے شدید ترین اقتصادی اور قومی بحران کا شکار ہے چنانچہ اس نے بعض بین الاقوامی معاملات پر حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کیا، لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ افغانستان کے معاملے میں وہ اپنی بات پر اڑا ہوا ہے اور صرف ایک فرد کے اقتدار کے تحفظ کے لیے فوجی اور اقتصادی وسائل ضائع کر رہا ہے، یہ کھلی حقیقت ہے کہ اگر نجیب انتظامیہ کو افغان عوام کی حمایت حاصل ہوتی تو افغان مجاہدین کی سرگرمیاں اتنا طویل عرصہ جاری نہیں رہ سکتی تھیں، جدید عالمی تاریخ سے ہمیں یہی سبق ملتا ہے کہ طاقت اور جبر کے زور پر کوئی بھی قوت چاہے وہ کتنی

ہی وسائل رکھتی ہو اپنا جابرانہ اقتدار برقرار نہیں رکھ سکتی اور کمزور فریق کی کمزوری ہی اس کی طاقت بن جاتی ہے ، چنانچہ نجیب انتظامیہ کو خوست کی فتح سے نوشتہ دیوار پڑھ لینا چاہیے اور اس معروضی حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ وہ اب زیادہ دیر تک خود کو افغان عوام پر مسلط نہیں رکھ سکتی ، اس کیساتھ ساتھ ہم افغان مجاہدین کو بھی ان کی اس عظیم کامیابی پر مبارک باد دیتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد اور نظم و ضبط برقرار رکھتے ہوئے اسی طرح کی مزید کامیابیاں حاصل کریں گے ۔

روزنامہ "جنگ" راولپنڈی ۔
۲ / اپریل ۱۹۹۱ء

افغانستان میں مداخلت کا بے بنیاد الزام

کے عنوان سے طویل ادارتی نوٹ میں لکھا گیا ہے "اگر سوویت یونین کے انتباہ کی خبر درست بھی ہے تو موجودہ حالات میں جبکہ پاکستان اور سوویت یونین باہمی تعلقات بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اس قسم کا انتباہ تعجب انگیز ہے ، پاکستان کا شروع سے یہ اصولی موقف رہا ہے کہ افغانستان کے معاملات میں بیرونی مداخلت نہیں ہونی چاہیے اور افغانستان کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق وہاں کے عوام کو ملنا چاہیے اس بنا پر پاکستان نے افغانستان میں روسی مداخلت کی مخالفت کی تھی ، سوویت یونین میں صدر گورباچوف کے برسر اقتدار آنے کے بعد افغانستان میں فوجی مداخلت کو پچھلی قیادت کی غلطی قرار دیا جس سے پاکستان کے اصولی موقف کی بالواسطہ تائید ہوتی ہے اب جبکہ عالمی حالات تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں ۔ اور سوویت یونین خود بھی اس عمل سے گزر رہا ہے تو اسے چاہیے کہ افغان عوام کو بھی ان کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا موقع دینے کے لیے نجیب حکومت کی سرپرستی کرنا چھوڑ دے اس سلسلے میں پاکستان یا کسی دوسرے ملک کو موردِ الزام ٹھہرانا تو کسی بھی طرح مناسب نہیں "۔

روزنامہ "نوائے وقت" راولپنڈی
۳ / اپریل ۱۹۹۱ء

خوست پر مجاہدین کا قبضہ ...... بڑی کامیابی

افغانستان کی کٹھ پتلی حکومت کے سربراہ ڈاکٹر نجیب اللہ نے خوست شہر پر مجاہدین کے قبضے اور افغان فوج کی شکست کا اعتراف کرتے ہوئے ٹیلی ویژن پر اپنے خطاب میں سوگ منانے کا اعلان کیا ہے ۔ گذشتہ ڈیڑھ دو سال میں بین الاقوامی سطح پر مسلسل ایسے واقعات رونما ہوئے ۔ جن کی وجہ سے افغان مسئلہ ایک طرح پس منظر میں چلا گیا اور دنیا کی واحد سپر پاور امریکہ کے بارے میں بھی یہ کہا جانے لگا کہ اسے اب افغانستان سے کوئی دلچسپی نہیں رہی بلکہ یہ بھی کہا گیا کہ روس اور امریکہ نجیب حکومت کو برقرار رکھنے پر متفق ہیں ، ایسے حوصلہ شکن حالات میں افغان مجاہدین کی یہ کامیابی حیرت انگیز غیر متوقع اور تاریخی اہمیت کی حامل ہے ، خوست پر قبضے کے بعد اگر مجاہدین نہ صرف اسے برقرار رکھنے میں کامیاب رہتے ہیں ، بلکہ دیگر شہروں کی طرف پیش قدمی بھی کرتے ہیں تو یقیناً یہ بہت بڑا کارنامہ ہوگا اور اس سے ایک عرصے سے قائم اس تائید و حمایت کا یہ سلسلہ ختم اس تاثر کی نفی ہوگی کہ مجاہدین کی کامیابیوں کا دارومدار امریکہ کی حمایت پر تھا ، جونہی ہوا ، مجاہدین کے قدم بھی رک گئے اور وہ آپس میں انتشار کا شکار ہو گئے ۔

مجاہدین کی طرف سے خوست پر قبضے کے بعد اب یہ ضروری ہے کہ وہ متحد و متفق ہو کر اسے برقرار رکھنے اور اگلی کامیابیوں کو نقطہ آغاز بنانے کی کوشش کریں ۔

پاکستان کے نقطہ نظر سے بھی یہ کامیابی اہم ہے ، کیونکہ پاکستان کی سرحدوں کے قریب

اس چھاؤنی کا وجود ماضی میں مختلف مسائل و مشکلات پیدا کرنے کا سبب رہا اور چھاؤنی پر مجاہدین کا کنٹرول بہرحال ان مسائل کی شدت کو کم کرنے کا سبب بنے گا. پاکستان کے لیے افغان مسئلہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ ہمارا دفاع اور مفاد اس مسئلہ سے وابستہ ہے اب بھی روس اور افغانستان یہ الزام عائد کر رہے ہیں کہ پاکستان خوست میں مجاہدین کی امداد کر رہا ہے ماضی میں بھی یہ الزام تراشی ہوتی رہی ہے ......

پاکستان کی یہ فطری خواہش ہے کہ افغان مجاہدین نہ صرف مزید کامیابیاں حاصل کریں۔ بلکہ وہاں پاکستان کی دوست حکومت کے قیام میں بھی اپنا کردار ادا کریں۔ اب جبکہ مجاہدین نے خوست پر قبضہ کر کے ایک بار پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیابی کی اہلیت رکھتے ہیں تو عالمی رائے عامہ کو پھر سے متحرک کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ افغانستان میں ایک ایسی وسیع البنیاد حکومت کے قیام کی راہ ہموار ہو سکے جو نہ صرف پاکستان کی دوست ہو، بلکہ افغانستان کے اسلامی تشخص کی بحالی میں بھی اپنا کردار ادا کر سکے، خوست پر مجاہدین کے قبضے سے یہ پراپیگنڈہ باطل ہو گیا ہے کہ ان کی صفوں میں انتشار ہے اور وہ اب نجیب حکومت کے لیے کوئی خطرہ نہیں

روزنامہ "جنگ" لاہور

جہاد افغانستان کی اہم کامیابی

اٹھارہ روز کی شدید جنگ کے بعد مجاہدین نے خوست شہر پر قبضہ کر لیا ہے ڈاکٹر نجیب کے ہزاروں فوجیوں اور ان کے کمانڈروں نے مجاہدین کے آگے ہتھیار ڈال دیئے ہیں، باقی ماندہ کابل فوج یا تو لڑائی میں کام آگئی ہے یا پھر راہ فرار اختیار کر گئی ہے خوست ہاتھ سے نکل جانے کا خود ڈاکٹر نجیب نے بھی اعتراف کر لیا ہے۔ بلکہ اس پر سوگ منانے کا بھی اعلان کیا ہے، غور سے دیکھا جائے تو مجاہدین کے ہاتھوں خوست شہر کی فتح محض ایک فوجی چھاؤنی یا شہر کی فتح نہیں ہے۔ بلکہ اسے بارہ تیرہ برس سے افغانستان میں جاری جہاد کی ایک اہم کامیابی قرار دینا چاہیئے۔ اس سے پہلے مجاہدین نے جلال آباد فتح کرنے کی کوشش کی تھی جو کامیاب نہ ہو سکی تھی، مجاہدین کی اس ناکامی کی کئی قابل فہم وجوہات ہو سکتی ہیں، بالخصوص کابل انتظامیہ کو فضائیہ کی مدد حاصل ہونے اور سوویت یونین کی طرف سے بڑے پیمانے پر فوجی امداد کا سلسلہ جاری ہونے کی وجہ سے مجاہدین کو دشواریوں کا سامنا تھا۔ کسی اہم شہر پر قبضہ کی اس پہلی کوشش میں ناکامی کے بعد خوست شہر پر مجاہدین کا قبضہ جہاں ان کے لیئے ایک اہم دفاعی سیاسی اور انتظامی میں کا کام دے گا وہاں اس سے ملک کے دوسرے شہروں کی فتح کا راستہ بھی ہموار ہو گا۔ اس وقت سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ مجاہدین اپنی صفوں میں اتحاد پر توجہ دیں اس لیئے کہ خوست جیسا اہم شہر ہاتھ سے نکل جانے کے بعد اب ڈاکٹر نجیب اور اس کی حامی قوتوں کی انتہائی کوشش یہ ہو گی کہ وہ مجاہدین کے درمیان معمولی اختلافات کو ہوا دے کر ان کے اتحاد کو نقصان پہنچائیں، اس میں علاقے کے بعض ایسے ملک بھی ملوث ہو سکتے ہیں۔ جنہیں کسی وجہ سے افغانستان کے اندر انتشار سے دلچسپی ہو سکتی ہے، بہرحال یہ ساری باتیں مجاہدین کے رہنما بہت اچھی طرح جانتے ہیں، البتہ جہاں تک اس مسئلے سے متعلق عالمی طاقتوں اور بین الاقوامی برادری کی ذمہ داریوں کا تعلق ہے تو اس کی دو ہی صورتیں ممکن نظر آتی ہیں یا تو امریکہ اور روس سمیت ساری عالمی برادری افغان عوام کی تحریک مزاحمت کی کھل کر حمایت کرے اور غیر ملکی فوجوں کے بل پر قائم کی جانے والی کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کو چلتا کیا جائے، اس مسئلہ کے مستقل حل کی دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ بیرونی ذرائع سے نجیب انتظامیہ کو ملنے والی ہر طرح کی امداد کا سلسلہ ختم کر کے مجاہدین اور نجیب

انتظامیہ کو اس جھگڑے کا فیصلہ کر لینے دیا جائے، اصولی اور اخلاقی طور پر تو عالمی برادری کا فرض یہ بنتا ہے کہ وہ افغان عوام کی مدد کرے۔

خوست کی فتح سے خود مجاہدین کے لیے بھی ملک کے اندر اپنے پاؤں مضبوطی سے جمانے اور اپنے پروگرام کو روبہ عمل لانے کا ایک نادر موقع پیدا ہو گیا ہے، جسے کسی طور پر ضائع نہیں کیا جانا چاہیئے، اسلامی ملکوں کی تنظیم کو بھی چاہیئے کہ وہ اس مرحلے پر افغان مجاہدین کی جدوجہد کی زیادہ موثر طریقہ سے تائید و حمایت کریں تاکہ بارہ تیرہ سال سے پورے علاقے کے امن و استحکام کے لیے خطرہ بنا ہوا یہ مسئلہ جلد حل ہو سکے۔

روزنامہ "نوائے وقت" راولپنڈی

۷/ اپریل ۱۹۹۱ء

افغانستان نئے حالات کا خدشہ۔ کے عنوان سے نوائے وقت اپنے اداریے نوٹ میں لکھتا ہے کہ "خوست کی فتح نے ڈاکٹر نجیب اللہ کو سراسیمہ کر دیا ہے۔

عملی طور پر گزشتہ کئی برس سے افغانستان تقسیم چلا آرہا ہے۔ اس کے چند شہروں پر نجیب اللہ کی حکومت ہے، باقی علاقے پر مجاہدین قابض ہیں یوں لگتا ہے کہ افغانستان موجودہ صورت حال تبدیلیوں کے قریب ہے، افغان مجاہدین کو تیزی کے ساتھ فتوحات کا عمل مکمل کر کے افغانستان کی جغرافیائی اور سیاسی اتحاد کو بحال کر دینا چاہیئے۔ یہ بہت اہم وقت ہے اس سے پورا پورا فائدہ نہ اٹھایا گیا تو نئے مصائب کی چٹانیں راستے میں کھڑی ہو جانے کے خطرے کو نظر انداز نہیں کیا جا سکے گا۔

روزنامہ "نوائے وقت" راولپنڈی

۱۲/ اپریل ۱۹۹۱ء

مجاہدین کی گردیز کی طرف پیش قدمی

افغان مجاہدین نے خوست کی فتح کے بعد گردیز کی طرف پیش قدمی کے لیے لوگر اور غزنی کی طرف یلغار کی تیاریاں شروع کر دی ہیں، افغان کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی نے کہا کہ دشمن کے گرد گھیرا تنگ کرنے کے لیے اب ہماری منزل گردیز ہے ...

..... خوست کی تسخیر کے بعد مجاہدین کی صفوں میں اعتماد کے رابطے اور اتحاد کے رشتے مزید مستحکم ہوئے ہیں اور اسی قوت کے جلو میں اب گردیز کی طرف بڑھنے لگے ہیں مگر گردیز، خوست سے مختلف علاقہ ہے، یہاں نجیب اللہ کی کٹھ پتلی حکومت ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی نیت رکھتی ہے، خوست کی فتح کے بعد کابل و جلال آباد نے بھارت سے اپنے رابطے کو متحرک کرنے کے لیے گزشتہ چند ہی روز کے دوران خصوصی اقدامات کئے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ خوست کی فتح اور بعض دوسری کامیابیاں افغان مجاہدین کے اتحاد اور احساس تازہ کی رہین منت ہیں۔

روزنامہ "نوائے وقت" راولپنڈی

۱۹/ اپریل ۱۹۹۱ء

خوست پر مجاہدین کے قبضے اور اس کے بعد کابل و گردیز کی جانب ان کی پیش قدمی کے بعد افغانستان کے اندر طاقت کا توازن پہلے جیسا نہیں رہا۔ جو لوگ ایک دور میں یہ کہا کرتے تھے کہ کابل کو ایک صدی میں بھی فتح نہیں کیا جا سکتا۔ اب ان کے کان نجیب اللہ کے اس اعلان کو بھی سن چکے ہوں گے کہ وہ مجاہدین کو شریک اقتدار کرنے پر تیار ہیں، سوال یہ ہے کہ کیا مجاہدین اقتدار کے لیے سرگرم جہاد ہیں؛ کیا انہیں وزارتیں اور صدارتیں درکار ہیں؛ یہی بنیادی بات کابل انتظامیہ کی سمجھ میں نہیں آرہی مجاہدین کے سامنے تو افغانستان کی آزادی اور اس کے اسلامی تشخص کو بحال کرنے کا نصب العین ہے۔ جس کی تکمیل کے لیے وہ اپنا جانیں ہتھیلی پر رکھ کر میدان کارزار میں ڈٹے ہوئے ہیں"

پاکستان اور افغانستان میں نفاذ شریعت سے مسلمان عظیم طاقت بن جائیں گے

خوست میں 16 جرنیلوں کو شکست دینا مجاہدین کی بہترین جنگی حکمت عملی کا ثبوت ہے

کابل پر فیصلہ کن حملے کی تیاریاں کی جارہی ہیں' کمانڈر جلاالدین حقانی

لاہور (نامہ نگار خصوصی) فاتح خوست اور ممتاز افغان کمانڈر جلال الدین حقانی نے کہا ہے کہ افغانستان پر مجاہدین کی حکومت خدا کا وعدہ ہے یہی وجہ ہے کہ گیارہ سال کی طویل جدوجہد کے باوجود آج بھی مجاہدین پہلے سے بڑھ کر جوش وجذبہ سے میدان جنگ میں سرگرم عمل ہیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے صوبائی کنونشن کے موقع پر کیا جس میں صوبہ کے مختلف اضلاع سے ہزاروں کارکنوں نے شرکت کی اجتماع کے مہمان خصوصی سینیٹر مولانا سمیع الحق تھے۔ کمانڈر جلال الدین حقانی نے کہا کہ خوست کی فتح صرف اور صرف مجاہدین کی جنگی حکمت عملی اور جدوجہد کی وجہ سے عمل میں آئی۔ انہوں نے کہا کہ خوست کی فتح کا کریڈٹ کسی اور طاقت کو دینے کا پراپیگنڈا امریکہ اور روس کر رہے ہیں لیکن ہمیں کریڈٹ سے کوئی غرض نہیں ہمیں افغانستان میں مجاہدین کی مکمل فتح اور اسلامی نظام کا نفاذ درکار ہے اور اس کے لئے ہم اپنا تن من دھن قربان کر دیں گے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ نجیب انتظامیہ نے خوست پر مجاہدین کے حملے کو روکنے کیلئے اپنے 16 جرنیل اور جدید اسلحہ سے لیس فوج متعین کر رکھی تھی لیکن ہم نے اپنی چار ماہ کی تیار شدہ حکمت عملی سے جب یکم رمضان کو حملہ کیا تو جدید کیل کانٹا سے لیس نجیب اللہ کی فوج کے قدم اکھڑ گئے اور انہوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ افغان حکومت کے 70 ٹینکوں کا مقابلہ صرف چھ ٹینکوں سے کیا گیا۔ کمانڈر جلال الدین حقانی نے خوست کی فتح کی تین بڑی وجوہات بتاتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے فتح کا کامل یقین ہمارے لئے مشعل راہ تھا لہٰذا افغان مجاہدین کی جستِ نجیب کے فوجیوں کے دلوں پر بھی پڑی دررہ ڈرے ڈرے سہمے سہمے میدان جنگ میں کھڑے تھے دوسری اہم وجہ بارشوں اور تیز ہواؤں کے باعث خوست کے ہوائی اڈا کا ناکارہ بننا تھا چونکہ وہ کچا تھا لہٰذا طیارے نہ چڑھ سکتے تھے اور نہ اتر سکتے تھے۔ تیسری اہم بات خوست میں نجیب کی فوجوں کا کابل سے رابطہ ٹوٹنا تھا جو مجاہدین کی بہت بڑی فتح تھی لہٰذا یکم رمضان سے شروع ہونے والا ہمارا یہ معرکہ 15 رمضان کو شاندار فتح کی صورت اختتام پذیر ہوا۔

کمانڈر جلال الدین حقانی نے کہا کہ کابل پر فیصلہ کن حملے کیلئے منصوبہ بندی جاری ہے افغان مجاہدین کا جہاد اب فیصلہ کن فتح کے قریب ہے لہٰذا ہم کسی بیرونی طاقت کو اس شاندار فتح کا کریڈٹ نہیں لینے دیں گے افغانستان سے روسی فوجوں کا انخلاء اور روس وامریکہ کو عبرت ناک شکست کا کریڈٹ صرف اور صرف افغان مجاہدین کو جاتا ہے۔ کمانڈر جلال الدین حقانی نے سینیٹر سمیع الحق کے والد اور اپنے استاد گرامی مولانا عبدالحق مرحوم کو جہاد افغانستان کا سرخیل قرار دیا۔ جنہوں نے اپنے مدرسہ سے فارغ التحصیل نوجوانوں کو پکارا کہ اب علم حاصل کرنے کا وقت نہیں بلکہ میدان جہاد تمہیں آواز دے رہا ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے استاد مکرم کا مان رکھا اور آج ہم خدا کی عدالت اور اپنے استاد مکرم کے آگے سرخرو ہیں۔ کمانڈر جلال الدین حقانی نے کہا کہ افغانستان اور پاکستان میں مکمل شریعت کے نفاذ کے بعد ہم دنیا کی عظیم طاقت بنیں گے اور دنیا کے بڑا سامراج امریکہ کے دانت کھٹے کر دینگے۔

تاریخی فتح۔ تاریخی پریس کانفرنس

جلال الدین حقانی صحافیوں کے روبرو

نصرت الجہاد کی خصوصی رپورٹ

خوست کی فتح کی نوعیت، جنگ کے دوران مجاہدین کی سٹریٹجک کاروائیوں اور کامیابیوں و انتظامات کی تشریح، نیز کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کے گرفتار ہونے والے اعلیٰ فوجی افسروں کے تعارف اور انہیں منظرِ عام پر لانے کی خاطر ۱۰ اپریل ۱۹۹۱ء بروز بدھ شمالی وزیرستان ایجنسی کے ہیڈکوارٹر میران شاہ میں ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پاکستانی اور افغانی صحافیوں کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر ملکی صحافیوں اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں نے شرکت کی، یہ پریس کانفرنس جہادی قوتوں کی مشترکہ شوریٰ کے کمانڈروں کی جانب سے افغان سرحد کے قریب میران شاہ شہر میں واقع منبع العلوم مدرسہ میں جناب الحاج مولوی جلال الدین خقانی کی قیادت میں منعقد ہوئی۔

پریس کانفرنس کا آغاز قرآن عظیم الشان کی چند آیات کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت مولوی اختر جان نے کی۔ بعد میں مذکورہ سات رکنی شوریٰ کی سربراہی کرتے ہوئے جناب الحاج مولوی حقانی نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

سب سے پہلے جناب مولانا حقانی نے ذرائع ابلاغ کے نمائندوں اور صحافیوں کی

پریس کانفرنس میں شرکت کرنے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا:

"میری کوشش یہ ہوگی کہ آپ کو خوست کی مکمل فتح اور حالات وواقعات سے تفصیل سے آگاہ کروں۔ نیز یہاں آپ اُن جنگی اسیروں سے ملیں گے جو خوست کی جنگ کے دوران کابل مزدور رژیم کی افواج سے پکڑے گئے ہیں۔ یہاں آپ اُن گھرانوں کا بھی مشاہدہ کریں گے جو اس جنگ کی وجہ سے پاکستان میں پناہ حاصل کرنے کے لئے یہاں آنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ ایک مختصر تمہیدی بیان کے بعد جناب الحاج مولوی جلال الدین حقانی نے مجاہدین کے حملوں کے تاریخی پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا:

"خوست کے جنگ کی تاریخ بڑی لمبی ہے۔ لیکن خوست پر تسلط حاصل کرنے کے لئے اس سے پہلے مجاہدین نے ایسا کوئی منصوبہ نہیں بنایا تھا۔ گذشتہ بارہ سالہ جہاد کے دوران مجاہدین نے اپنی جہادی کارروائیوں کے ذریعے خوست شہر کے گرد اپنا محاصرہ تنگ کرتے رہے، چنانچہ اس طویل مدت کے دوران دو مرتبہ خوست کے اندر فوجی بغاوت کا منصوبہ بنا تھا، ایک مرتبہ بہت پہلے چند مجاہدین کے ذاتی روابط کی بنیاد پر عمل میں آچکا تھا۔ جو ناکام ہوا۔ دوسری دفعہ چھ ماہ قبل ایسی نوعیت کا ایک منصوبہ تیار کر لیا گیا تھا جسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ خوست پر موجودہ کارروائی کے بغیر اس شہر پر تسلط حاصل کرنے کے لئے اس سے پہلے مجاہدین نے کوئی پلان نہیں بنایا تھا۔ صرف اسی بار خوست پر قبضہ کرنے کی خاطر مجاہدین نے منصوبہ بنایا جو الحمدللہ کامیابی سے ہمکنار رہا۔"

جناب الحاج حقانی صاحب نے کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کے لئے خوست شہر کی فوجی و سٹریٹیجیک اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا:

"خوست دشمن کا ایک مضبوط قلعہ تھا جس کی اہمیت کے بڑے بڑے نکات یہ ہیں:

۱۔ خوست ایک سرحدی شہر تھا جس کی حفاظت کے لئے وسیع علاقہ موجود تھا

۲۔ کابل حکومت نے خوست شہر کے ذریعے پاکستان کے سرحدی قبائلی علاقوں کے لوگوں سے خفیہ تعلقات پیدا کر لئے تھے جن کے ذریعے وہ پاکستان میں تخریبی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے تھے۔

۳۔ اندرون افغانستان دور دراز کے علاقوں میں موجود مجاہدین کو رسد اور کمک پہنچانے کے اکثر و بیشتر راستے خوست کے گرد و نواح ہی سے ہو کر گزرتے تھے جب کہ مجاہدین و مہاجرین عام آمد و رفت کے لئے بھی یہ راستے استعمال کرتے تھے لیکن کابل حکومت کی کنٹرول کی وجہ سے اکثر و بیشتر اوقات یہ راستے مجاہدین کے لئے مسدود ہوتے تھے اور وہ دور دراز کے راستوں سے آتے جاتے تھے۔

۴۔ مجاہدین کی اکثر و بیشتر قوت یہاں جنگی کارروائیوں میں مصروف تھی۔

۵۔ جس قدر قوی اور مضبوط مقامی ملیشیا خوست میں موجود تھی افغانستان کے کسی بھی گوشے میں نہیں تھی، اس لئے خوست میں کابل کٹھ پتلی حکومت کی بنیاد نہایت مستحکم تھی۔"

جناب الحاج جلال الدین حقانی نے خوست پر مجاہدین کی مشترکہ کارروائیوں کے مختلف مراحل کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی:

جناب الحاج حقانی نے اپنی تقریر کے دوران "نجیب" کے لئے ذاتی طور پر خوست شہر کی اہمیت کے حوالے سے کہا:

"کابل مزدور رژیم کے کنٹرول میں خوست شہر کا باقی رہنا خود "نجیب" کی بقاء اور کرسی صدارت پر متمکن رہنے کے لئے ضروری تھا۔ کیونکہ نجیب صراحت سے یہ اعلان کر چکا تھا۔ کہ اگر خوست ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا۔ یعنی خوست سقوط کر گیا اور مجاہدین

فتح خوست میں نجیب پٹھو انتظامیہ کے زندہ گرفتار کئے ہوئے فوجی جرنیلوں کی تصاویر

جنرل صلح مل

، جنرل گل آقا

جنرل مصطفیٰ

کے ہاتھوں فتح ہوا تو میں اپنے عہدے سے
استعفیٰ دے دوں گا. چنانچہ "نجیب" کی
ان باتوں سے اس کے لئے "خوست شہر
کی اہمیت واضح ہوتی ہے، الحمدللہ
مجاہدین نے اتحاد و اتفاق، ماہ رمضان

المبارک کی برکتوں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت
و مدد سے خوست فتح کر لیا".
جناب الحاج مولوی جلال الدین حقانی
نے فتح خوست کے بعد کابل مزدور رژیم کی
طرف سے عائد ہونے والے الزامات کو مسترد

کرتے ہوئے کہا:
" مجاہدین کے ہاتھوں خوست کی فتح نجیب
کی سخت ترین شکست ہے. اس لئے وہ شور
مچا کر مجاہدین و حکومت پاکستان کو اپنے جا
الزامات کا نشانہ بنا رہا ہے کہ گویا پاکستانی ملیشیا

اور فوج مجاہدین سے مل کر خوست پر حملے کر رہے ہیں، حتیٰ کہ اقوام متحدہ کو بھی اس سلسلے میں شکایت کی گئی، حالانکہ خوست پر مجاہدین کی کارروائی کے وقت کثیر تعداد میں یہاں اخبار نویس اور صحافی موجود تھے۔ تاہم انہوں نے مجاہدین کی کارروائیوں میں شامل کوئی بھی پاکستانی فوجی یا ملیشیا سپاہی کو نہیں دیکھا۔ ہم نے جنگ کے دوران بھی بین الاقوامی اداروں اور حلقوں سے تقاضا کیا تھا کہ وہ یہاں آکر مجاہدین کے مورچوں کا مشاہدہ کریں اور یہ ثابت کریں کہ کیا یہاں واقعی کوئی پاکستانی فوجی یا ملیشیا سپاہی کسی مقام پر موجود ہے۔ یا نہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب محض الزامات ہیں اور ان میں ذرہ بھر سچائی نہیں، لیکن یہ من گھڑت اور بیجا الزامات مجاہدین کی منصوبہ بندیوں پر اثر انداز نہیں ہو سکتے"۔

الحاج حقانی نے پریس کانفرنس میں خوست کے کمانڈروں کی شوریٰ کی قیادت کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ یہاں آکر خوست میں نجیب انتظامیہ کے ظالمانہ اور غیر انسانی اعمال کا قریبی مشاہدہ کریں۔ انہوں نے کہا:

" جنگ میں نجیب حکومت انتہائی

جنگ خوست میں مجاہدین کے ہاتھوں اسیر بنائے گئے نجیب مزدور انتظامیہ کے بعض فوجی میجروں کی تصاویر

میجر احمد شاہ

میجر کمال الدین

میجر نثار احمد

میجر محمد رسول

میجر محمد ولی

شرمناک اور غیر انسانی اعمال کی مرتکب ہوئی ہے، ہم مجاہدین اور کمانڈر اقوام متحدہ کے نمائندوں سے ایک بار پھر تقاضا کرتے ہیں کہ وہ آکر نزدیک سے نجیب انتظامیہ کے ظالمانہ اعمال کو دیکھیں. نجیب نے ایک کثیر تعداد نابالغ بچوں کو جبری طور پر فوجی خدمت کے لئے بھرتی کر کے مجاہدین سے لڑنے کے لئے بھیجا ہے۔ فتح خوست کے بعد جب انہیں معلوم ہوا کہ خوست اب ہمارے قبضہ سے نکل چکا ہے تو انہوں نے بے دردی سے سکڈ میزائل پھینکنے کا سلسلہ شروع کر دیا جس کا مقصد صرف اور صرف خوست شہر کو تباہ کر کے اسے کھنڈرات میں بدل دینا ہے۔ تاکہ مجاہدین اسے استعمال نہ کر سکے، اور یہاں رہ نہ سکیں ورنہ انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ سکڈ میزائل پھینکنے اور بے تحاشا بمباری سے اب ان کے لئے خوست شہر پر تسلط حاصل کرنا ممکن نہیں اور خوست ان کے ہاتھ واپس نہیں آسکتا۔ نجیب کی یہ کاروائیاں بین الاقوامی اصولوں کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے، اقوام متحدہ کے نمائندوں کو چاہیئے کہ وہ آکر ان ظالمانہ کارروائیوں کا جائزہ لیں۔"

جناب الحاج مولوی حقانی نے آخر میں مجاہدین کے ہاتھوں فتح ہونے والے خوست شہر کے بارے میں مستقبل میں مجاہدین کے منصوبوں کے حوالے سے کہا:

"ہمارے مجاہدین اور کمانڈر چاہتے ہیں کہ خوست کو دوبارہ آباد کرے اور مہاجرین اپنے گھروں کو واپس لوٹ آئیں چنانچہ اس اہم کام کی انجام دہی یعنی پلوں، ہسپتالوں، سکولوں، مدارس اور دیگر اداروں کی تعمیر و آباد کاری کے لئے اقوام متحدہ، دوسرے امدادی اداروں اسلامی ممالک اور دیگر دوست ممالک سے ہماری اپیل ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں ہماری مدد و تعاون کریں۔"

پریس کانفرنس سے جناب حقانی صاحب کی تفصیلی تقریر کے بعد کانفرنس میں شریک ہونے والوں صحافیوں کو سوالات کا موقع دیا گیا. سب سے پہلے پاکستانی ٹیلیویژن کے نمائندے نے جناب الحاج حقانی سے سوال کیا کہ فتح خوست کے بعد اب آپ کی جنگی حکمت عملی کیا ہوگی؟

جناب حقانی صاحب نے جواب دیا:

"خوست کی فتح کے بعد ہم اپنی قوتوں کو منظم کر کے کابل انتظامیہ کے دیگر مراکز گردیز، غزنی، لوگر اور دارالحکومت کابل پر کاروائیاں شروع کریں گے۔"

پاکستان میں (بی بی سی) کی نمائندہ "لینز دوسیت" نے جناب حقانی صاحب سے یوں سوال کیا:

اول یہ کہ خوست کی جنگ میں آپ نے جن جرنیلوں اور فوجی افسروں کو قیدی بنا رکھا ہے کیا انہیں رہا کیا جائے گا یا نہیں، دوم آپ یہ بتائیں کہ ان افواہوں میں کہاں تک حقیقت ہے کہ کچھ فوجی افسر جنگ کے میدان سے بھاگ کر واپس کابل پہنچنے میں کامیاب ہوگئے ہیں"۔

ان سوالوں کے جواب میں حقانی صاحب نے کہا:

"یہ کہ ہم بڑے جرنیلوں سے کیا سلوک روا رکھیں گے۔ دنیا میں جنگی اسیروں کے اصول کا تعین کیا گیا ہے اور یہ اصول ہمارے سامنے ہیں، اگرچہ ہم نے ان سے جنگی اسیروں کی طرح سلوک نہیں کیا۔ پھر بھی یہ لوگ اس وقت تک ہماری حراست میں ہوں گے جب تک کابل انتظامیہ سے ان کے تعلقات کٹ نہ جائے اور یہ لوگ اس پر آمادہ ہو جائے کہ ظاہری و باطنی دونوں طریقوں سے نجیب کی حمایت و تعاون چھوڑ دیں گے جب ہمیں اطمینان حاصل ہو جائے گا کہ یہ لوگ اگر رہا بھی کئے جاتے پھر بھی نجیب انتظامیہ سے جا نہیں ملیں گے اور ہمارے خلاف جنگ میں حصہ نہیں لیں گے تو یہ لوگ رہا کر دیئے جائیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بعض جرنیل بھاگ چکے ہیں یا روپوش ہوگئے ہیں دونوں صورتیں

ممکن ہوسکتی ہیں۔ میں کہہ چکا ہوں کہ ۲۵ جرنیل تھے وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ نہیں آئے۔ بعض افراد نے ہمارے اس اعلان سے کہ جو لوگ گھرانوں کے ساتھ ہوں انہیں چھوڑا جائے گا۔ فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض جرنیل عام لوگوں کے اہل خانہ سمیت بھاگ نکلنے یا روپوش ہونے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ ہم نے ابھی تک ان لوگوں کی تلاشی نہیں لی ہے ویسے دوسرے علاقوں میں ہماری تلاش جاری ہے، ان میں سے بعض نے اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دیا ہے۔ کل دو پائلٹ اور ایک ملیشیا کمانڈر نے خود کو مجاہدین کے حوالے کر دیا ہے، ہو سکتا ہے۔ ان میں بعض نکلنے میں کامیاب بھی ہو چکے ہوں کیوں کہ ان کے پاس بے تحاشا دولت موجود تھی۔ میں ان بھاگ جانے والے لوگوں پر خفہ نہیں ہوں، کیونکہ یہ لوگ خوست کی فتح کی مکمل معلومات نجیب کو فراہم کریں گے۔ جن لوگوں کو ہم نے پکڑا ہے ان کے افسر اور جرنیل یہاں موجود ہیں وہ خود آپ کو جنگ کے بارے میں بتائیں گے۔ جب کہ بھاگ کر کابل پہنچنے والے نجیب کو معلومات دیں گے۔"

بی بی سی کے ایک اور نمائندہ کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا خوست کی جنگ میں کابل فوج کا عمومی کمانڈر پکڑا گیا ہے جناب حقانی صاحب نے کہا:

" خوست کی فوج کا کمانڈر محمد علی تھا جو ہمیں نہیں ملا ہے۔ اس سے پہلے خوست کے تمام محاذوں کا کمانڈر غلام فاروق تھا وہ بھی ظاہر صحیح مل کے ذریعے احتیاط کے طور پر خوست میں لایا گیا تھا وہ بھی غائب ہے۔ نجیب کا نائب نظر محمد بھی خوست میں تھا وہ بھی غائب ہے۔"

اس کے بعد ایک پاکستانی اخبار نویس نے سوال کیا کہ خوست کے دونوں ہوائی اڈوں پر مجاہدین کے قبضے کے بعد جو طیارے آپ کے ہاتھ لگے ہیں کیا ممکن ہے کہ آپ کے پاس ہوائی فورس موجود ہو۔ نیز اس اس جنگ میں مجاہدین کے نقصانات اور سرکاری دستوں کا نقصان کتنا ہوا نیز آپ کی زیر حراست جنگی قیدیوں کی تعداد کتنی ہے؟

حقانی صاحب نے یوں جواب دیا:

" ہوائی اڈوں اور ہوائی فورس سے مناسب وقت پر فائدہ اٹھایا جائے گا لیکن اس کام کے لئے جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اقوام متحدہ، امدادی اداروں اور دیگر ممالک کی ہمدردی و تعاون ضروری ہے۔ وہ ادارے اور ممالک جو ان کاموں کے لئے اپنی دلچسپی کا اظہار کریں اس میں یہ سب کام شامل کئے جا سکتے ہیں سکول، سڑکیں، ہسپتال، ہوائی اڈے اور دیگر اہم کاموں کا آغاز ممکن ہو سکتا ہے، انشاء اللہ مناسب وقت و موقع پر ان سے فائدہ اٹھا کر انہیں بروئے کار لایا جائے گا۔ اس جنگ کے دوران تقریباً ۱۶۰ مجاہدین شہید اور ۳۰۰ زخمی ہو گئے ہیں، لیکن دشمن ملیشیا و فوج کی تعداد واضح نہیں، خوست ہسپتال میں ۸۰ لاشیں تابوتوں میں پڑی تھیں مگر طیارے نہ ہونے کی وجہ سے ان کی لاشیں خوست ہی میں رہ گئی ہیں فوجی چوکیوں اور مورچوں میں ہلاک ہونیوالے کابل فوج و ملیشیا کی تعداد بہت زیادہ تھی مگر اصل تعداد معلوم نہیں۔ ہم نے انٹرنیشنل ریڈ کراس سے بھی رابطہ قائم کیا کہ وہ کابل فوج و ملیشیا کی لاشیں کابل پہنچا دیں۔ لیکن انہوں نے معذوری ظاہر کی اس لئے ہم نے مجاہدین کو ہدایت کی ہے کہ وہ انہیں خوست ہی میں دفن کرا دیں۔ اسی بنا پر دشمن کے ہلاک ہونے والے افراد کی اصل تعداد معلوم نہ ہو سکی۔

کابل انتظامیہ کی قیدیوں کی تعداد جو ہمارے حراست میں ہیں ۲۰۰۰ سے ۲۵۰۰ تک ہیں۔ وہ ملیشیا افراد جو گھرانوں کے

ساتھ نکلے ہیں مجاہدین نے ان پر ہاتھ نہیں ڈالا۔ اور اگر کوئی گرفتار بھی کیا گیا ہے اسے دوبارہ رہا کیا جا چکا ہے اس کے باوجود کہ ابھی تمام قیدی ایک جگہ پر جمع نہیں کئے گئے ہیں اور ابھی مجاہدین کے مختلف محاذوں میں موجود ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کی تعداد ۲۵۰۰ تک پہنچ جاتی ہے۔"

مغربی ذرائع ابلاغ کے ایک صحافی نے سوال کیا :

اب جبکہ مستقبل میں آپ کی جنگی کاروائیاں امداد و تعاون کی کمیت اور کیفیت سے وابستہ ہیں کیا اسلام آباد کی طرف سے پیش کئے جانے والے نئے امن منصوبے سے آپ اتفاق رکھتے ہیں دوم یہ کہ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خوست شہر کی فتح دوسرے شہروں پر قبضہ کرنے کا مقدمہ ہے اور

کیا کابل رژیم کی قیدیوں پر جو آپ کی حراست میں ہیں مقدمہ چلایا جائے گا،

جناب حقانی نے جواب دیتے ہوئے کہا :

" امداد و تعاون کے بارے میں یہ ضرور کہوں گا کہ خوست میں ہماری کاروائی کسی کے تعاون سے وابستہ نہیں تھی۔ اب تو خوست سے ہمیں اتنا اسلحہ و گولہ بارود ہاتھ آیا ہے۔ کہ اس سے اتنی جنگ ہم لڑ سکتے ہیں جتنی خوست میں لڑی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

بیرونی تعاون اور امداد سے ہماری کاروائیاں وابستہ نہیں، انشاء اللہ بیرونی امداد کے بغیر بھی ہمارا جہاد جاری رہے گا۔

اسلام آباد اور اس کے علاوہ دیگر متعدد امن منصوبے موجود ہیں اور میری رائے میں یہ امن منصوبے ہماری خیر میں نہیں اور ہم ان کے نتائج کے انتظار میں نہیں رہیں گے۔ اگر ہم امن منصوبے کے نتائج کا انتظار کرتے۔ تو خوست تا حال نجیب کے ہاتھ میں ہوتا مگر ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خوست کو آزاد کرا دیا۔ وہ امن جو جنگ کے نتیجے میں آجاتا ہے وہ امن حقیقی پائیدار اور موثر ہوتا ہے۔

لہذا مجاہدین اسلام آباد امن منصوبے سے موافقت نہیں رکھتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ قیدیوں پر ہم سابقہ اعمال کا مقدمہ نہیں چلاتے بلکہ وہ اس وقت تک ہماری حراست میں ہوں گے۔ جب ہم ان سے مطمئن ہو جائیں کہ وہ نجیب کا ساتھ نہیں دیں گے۔"

ایک پاکستانی جرنلسٹ کے اس سوال کے جواب میں کہ غنیمت کی تقسیم کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے۔ جناب حقانی صاحب نے کہا :

" غنیمت کی تقسیم کے بارے میں شوریٰ نے پہلے بھی فیصلہ کیا تھا اور فتح کے بعد بھی اسی فیصلے کی توثیق کی ہے۔ فیصلہ یوں تھا کہ بھاری اسلحے میں سے جو بھی مرمت طلب ہو اسے مرمت کیا جائے اور تمام بھاری اسلحہ ایک جگہ اکٹھا کر کے مشترکہ طور پر مستقبل میں جنگی کاروائیوں کے دوران کام میں لایا جائے۔ جب کہ ہلکے ہتھیاروں کی تقسیم کے لئے بھی شوریٰ نے ایک معیار کا تعین کیا ہے، جس کے مطابق انہیں تقسیم کیا جائے گا۔ فتح کے بعد بھی شوریٰ نے اس فیصلے کی توثیق کی ہے اور اسی طرح الحمد للہ غنیمت کی تقسیم کے سلسلے میں کوئی مشکل نہیں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کی نمائندہ کیتی ایون" نے سوال کیا کہ آپ کے اور حکمتیار کے مجاہدین کے درمیان اختلافات پائے جاتے ہیں کیا وہ ختم ہو گئے ہیں یا کہ اب بھی باقی ہیں۔ حکمت یار سے منسلک گروپ نے غنیمت کے طور پر جو اسلحہ قبضہ کر لیا ہے کیا وہ سارے کا سارا اپنے پاس رکھیں گے یا حکمت یار اس کی تقسیم پر راضی ہو

جائے گا۔ اور کیا یہ ممکن ہے کہ خوست کی فتح کے بعد عبوری حکومت کے دفاتر پشاور سے خوست منتقل کئے جائیں ؟

جناب الحاج حقانی صاحب نے ان سوالوں کے جواب میں کہا :

" ہمارے اور حکمت یار صاحب کے درمیان اختلافات کا شوشہ محض ایک افواہ تھی جو بعض لوگوں کی طرف سے پھیلا دی گئی تھی۔ یہ افواہ حقیقت سے قطعاً عاری ہے۔ فتح خوست کے بعد حکمت یار صاحب خوست دیکھنے گئے تھے اور واپسی پر مجھ سے ملے ملاقات کے دوران انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ کمانڈروں کی شوریٰ نے جو فیصلہ کیا ہے اس پر عمل کیا جائے گا۔ اور وہ انہیں اور ان کے مجاہدین کو قبول ہے۔ ہمارے اور حکمت یار صاحب یا ان کے کمانڈروں کے درمیان اختلافات نہیں۔

دوسری بات خوست میں عبوری حکومت کی منتقلی کی ہے۔ میری رائے میں یہ ایک ضعیف خیال ہے، اگر ہم عبوری حکومت کو افغانستان کے کسی خاص علاقے میں منتقل کرتے تو خوست جیسے دیگر کئی علاقے اس سے پہلے آزاد ہو چکے ہیں، مثال کے طور پر صوبہ کنڑ اور پکتیکا جو بہت پہلے آزاد ہو چکے ہیں، ایسے میں اتنے انتظار اور تاخیر کی ضرورت کیا تھی۔ اگر ہم عبوری حکومت کو خوست منتقل کر دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ خوست کی حکومت ہے اور نجیب حکومت کابل میں ہے حکومت اگر افغانستان کے اندر منتقل ہونا ہے تو تمام آزاد علاقوں میں منتقل کرنا چاہیئے کسی مخصوص علاقے میں منتقل نہیں کرنا چاہئے۔"

پریس کانفرنس کے آخر میں ایک پاکستانی اخبار نویس نے سوال کیا کہ کیا خوست کی فتح کے بعد آپ حکومتِ پاکستان سے یہ مطالبہ نہیں کریں گے کہ وہ عبوری حکومت کو تسلیم کرے ؟

اس سوال کے جواب میں جناب الحاج حقانی صاحب نے کہا :

" عبوری حکومت کو تسلیم کرنے کا مسئلہ تنظیموں کے رہنماؤں سے تعلق رکھتا ہے یہ ہمارے کمانڈروں کی ذمہ داری نہیں، آپ یہ سوال پارٹی رہنماؤں سے کر سکتے ہیں کہ کیا وہ یہ چاہتے بھی ہیں یا کہ نہیں۔"

یہ پریس کانفرنس دو نشستوں پر مشتمل تھی۔ پریس کانفرنس کی پہلی نشست میں جناب الحاج حقانی صاحب نے صحافیوں کو خوست کی فتح کے سلسلے میں اہم معلومات فراہم کئے اور اُن کے سوالوں کے جواب دیئے، دوسری نشست میں اخبار نویسوں کو کابل فوج کے گرفتار فوجی افسروں سے ملائے ان سے سوالات کئے اور انٹرویوز لئے۔ پریس کانفرنس کی پہلی نشست دوپہر دو بجے تک جاری رہی۔ بعد میں جنگی قیدیوں سے گفت وشنید کا سلسلہ شروع ہوا۔

بقیہ

امام شامل ثانی۔ الحاج جلال الدین حقانی زندہ دلان لاہور کے سامنے

تھا۔ چنانچہ ایک دن پہلے اس خبر کو اخبارات میں شائع بھی کیا گیا تھا۔ مگر سوموار کے روز کمانڈروں کی شوریٰ نے حقانی صاحب کو خوست بلایا ہوا تھا اس لئے اخبار نویسوں، صحافیوں، دوست واحباب کے مصر ہونے کے باوجود ان سے معذرت کر لی گئی۔ اور اتوار کے روز صبح ۹ بجے وہ اپنے قافلے سمیت پہلے پشاور اور بعد ازاں میراں شاہ تشریف لے گئے تاکہ اگلے روز خوست میں ہونے والی کمانڈروں کی شوریٰ میں شرکت کر سکیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوست شہر کی جہادی شوریٰ کا اعلامیہ

جیساکہ دنیا والوں کو معلوم ہے کہ فتح خوست نے مسئلہ افغانستان پر گہرے اثرات مرتب کرلیے ہیں اس لیے ہم نے مناسب سمجھا کہ اس حوالے سے بعض اہم نکات کا اعلان کریں.

فتح خوست کے بعد عالمی سطح پر مسئلہ افغانستان کے سیاسی حل کا ہنگامہ ایک بار پھر زور شور سے مچایا جارہا ہے۔ لیکن جیساکہ سنا جارہا ہے اگر اس سیاسی حل کا مقصد نجیب رژیم کے ساتھ مخلوط حکومت بنانا یا اس کی ملحد پارٹی (وطن) کو رسمی طور پر تسلیم کرنا ہوگا تو یہ نہ صرف یہ کہ مسئلہ افغانستان کے حل اور جنگ کی آگ کے شعلے بجھانے کی راہ میں کارگر ثابت نہیں ہوسکتا بلکہ مکمل طور پر غیر عملی اور ناممکن سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر اس حل کا مطلب یہ ہوگا کہ نجیب عملی طور پر فوجی و سیاسی اقتدار سے دستبردار ہوجائے اور فتح خوست جو نجیب کے لیے کمر توڑ فوجی و سیاسی شکست کی حیثیت رکھتی ہے کے بعد بلا قید و شرط میدان چھوڑ دیتا ہے تو مجاہدین کے لیے قابل قبول ثابت ہوسکتا ہے کیوں کہ نجیب رژیم ہی جنگ کے دوام کا باعث بنا ہوا ہے، جہاں کہیں بھی رژیم کی بانیان کا خاتمہ کیا گیا ہے وہاں جنگ کا خاتمہ بھی ہوچکا ہے۔ اسی بنا پر ہم واضح کرتے ہیں کہ جنگ کے دوام اور باعث کو ہٹانے ہی سے جنگ کے شعلے بجھائے جاسکتے ہیں.

خوست میں پکڑے جانے والے فوجی افسروں کے حوالے سے بھی بعض غیر اہم اور غیر ذمہ دار اطراف کی جانب سے نام نہاد سفارتی سرگرمیاں دیکھنے میں آئی ہیں اس لیے علاقے کی جہادی قوتیں

اعلان کرتی ہیں کہ خوست کے اسیروں کے متعلق خوست کے کمانڈروں کی مقامی شوریٰ کے ارکان سے براہِ راست بات چیت کی جانی چاہیئے کہ فتح خوست کا سہرا انہی کے سر ہے۔

جنگی اسیروں سے تمام بین الاقوامی اصولوں کے مطابق بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اخلاقی و شرعی بنیادوں پر سلوک کیا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود کہ ان اسیروں پر مقدمہ چلانا چاہیئے تھا۔ لیکن پھر بھی ان کا مہمانوں جیسا استقبال کر کے انہیں مال و جان کا تحفظ دیا گیا ہے چنانچہ ان اسیروں سے ملاقات و گفت و شنید کے بعد عالمی ریڈ کراس نے بھی ہمارے اس دعوے کی تائید کی ہے۔ بعض سامراجی طبقے خوست میں ہمارے خلاف لوٹ مار کے جھوٹے پروپیگنڈے کر رہے ہیں اس بارے میں ہم پہلے بھی اعلان کر چکے ہیں اور اب بھی اعلان کرتے ہیں کہ دنیا کے کسی بھی ادارے کو ہم دعوت دیتے ہیں کہ وہ آکر خوست میں امن و امان کی بحالی کا معائنہ کریں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ جنگ کے دوران منہدم ہونے والی تنصیبات اور مکانات کے سوا کسی جگہ کو نقصان نہیں پہنچایا گیا ہے اور اگر پہنچا بھی ہے تو کابل حکومت کے سکڈ میزائلوں کی گولہ باری اور طیاروں کی بمباری سے۔

اقوام متحدہ اور دیگر عالمی ادارے جنگی اسیروں سے جن میں سات فوجی افسروں ۲۵۰۰ سے ۳۰۰۰ تک فوجی اور ملیشیا سپاہیوں سمیت کل ۵۰۰۰ افراد پر مشتمل ہیں۔ براہِ راست ملاقات کر کے گفت و شنید کریں، زخمی گھرانوں کی حالت بھی دیکھ لیں کہ ہم نے انہیں کتنی سہولتیں مہیا کی ہیں۔

ہم ایک بار پھر اعلان کرتے ہیں کہ جنگی اسیر مجاہدین کے مہمان ہیں۔ حالانکہ ان قیدیوں نے کسی افہام و تفہیم کے ذریعے اپنے آپ کو مجاہدین کے حوالے نہیں کیا ہے، بلکہ جنگ میں پکڑے گئے ہیں مگر اس کے باوجود ان پر ان کے سابقہ اعمال کے بدلے مقدمہ نہیں چلایا جائے گا، البتہ ان کے مستقبل، آزادی اور مقدمے کا مسئلہ نجیب کی مزدور رژیم کے رد عمل پر منحصر ہے۔"

خوست کی کہانی
لمحہ بہ لمحہ

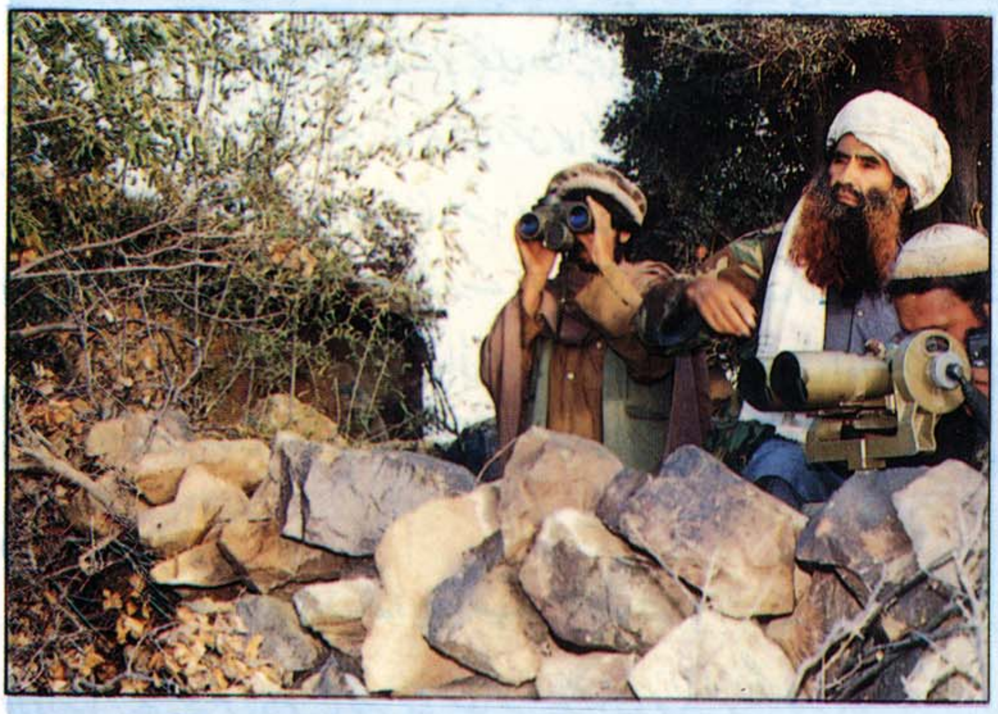

خوست شہر مکمل فتح کی غرض سے ہمارے نڈر مجاہدین نے ۱۴ مارچ 1991ء بروز جمعرات (۴ بجے شام) توپوں اور ٹینکوں کی گولہ باری سے جنگی کاروائی کا آغاز کیا، یہ جنگ دوسری جنگی کاروائیوں سے اس لیے منفرد تھی کہ یہ کاروائی تمام جہادی قوتوں نے متحدہ فیصلے کے مطابق مشترکہ طور پر ایک ساتھ شروع کی تھی اور اس میں تمام جنگی حربے ایک واحد حکمتِ عملی کے تحت انجام دیئے جاتے تھے۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ خوست پر جنگی کاروائیاں انجام دینے کی خاطر سات مقامی کونسلیں تشکیل دی گئیں تھیں، جن کی قیادت و راہنمائی تیس ارکان پر مشتمل ایک بڑی کونسل کو تفویض کیا گیا، جن میں بھی آگے چل کر سات ارکان پر مشتمل قائدین کی ایک شوریٰ یا ایڈوائزری کمیٹی کے نام تشکیل دی گئی، جس کے قائد جناب الحاج جلال الدین حقانی تھے۔ چنانچہ اسی نسبت سے جنگی کاروائیوں کی کمان ان ہی کے سپرد کی گئی تھی، کمان کا مرکز جناب حقانی کا ایک جہادی فرنٹ "برڑی" نامی تھا (برڑی) خوست پر حاکمیت اور کنٹرول رکھنے والے ایک اہم مقام پر واقع ہے
جنگی کاروائیوں کے آغاز میں جناب الحاج جلال الدین حقانی نے خوست شہر میں محصور کابل انتظامیہ کے اُن تمام فوجی افسروں اور سپاہیوں کے لیے ریڈیو کے ذریعے عام معافی کا اعلان کر دیا جو اسلحہ زمین پر رکھ کر اپنا آپ مجاہدین کے حوالے کر دیں۔

۱۴ مارچ کو مجاہدین کی جنگی کاروائی شروع ہوئی۔

ایک اور اطلاع کے مطابق مجاہدین کے سکر ۲۰ نامی میزائل فائر کرنے سے تیل کے ڈپو میں آگ لگ گئی جس کے شعلے دُور دُور تک دکھائی دے رہے تھے۔

۱۶ ر مارچ کو مجاہدین کی کامیاب کاروائیوں کے نتیجے میں ملیزائی ، میر خانکی اور ٹاپوگان نامی فوجی پوسٹیں فتح کرلی گیئں اور اسی روز کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کے دو ہیلی کاپٹر جو مجاہدین کے ٹھکانوں پر بمباری کر رہے تھے مار گرائے گئے نیز اس کاروائی کے دوران افسروں سمیت ۱۶ کابل فوجی ہلاک کر دیئے گئے ایک موٹر گاڑی اور ایک بکتر بند گاڑی کو عملہ سمیت تباہ کر دیا گیا ۔

خوست کے جیالے اور مومن مجاہدین نے ۱۷ ر مارچ کو اپنی کامیاب کاروائیوں کے نتیجے میں دشمن کو بھاری جانی ومالی نقصان پہنچانے کے علاوہ ببرغ، لکی سرہ جگہ قوماندان، شلکا، لوبہ قرارگاہ اور ٹانک نامی فوجی پوسٹوں پر قبضہ کرلیا۔ مجاہدین کے اس کامیاب حملے کے دوران ۵ افسروں سمیت دشمن کے ۵۴ فوجی ہلاک کر دیئے گئے ۔ ایک ٹینک ناکارہ بنا دیا گیا ۔

خوست شہر میں آغاز کردہ لڑائی کے پانچویں دن یعنی ۱۸ ر مارچ کو مجاہدین نے دشمن کی حفاظتی پٹی توڑنے کے علاوہ دفارم باغ ، نامی مشہور فوجی پوسٹ پر قبضہ کرلیا۔ اس مہم میں دشمن کا ایک کار آمد ٹینک اور مختلف قسم کا دیگر اسلحہ مجاہدین کے ہاتھ لگا ۔ ۱۹ ر مارچ کو کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کا پرانا ایئر بیس اور توپخانہ نمبر ۶ فرنٹ فتح کرلیا گیا ۔

۲۰ ر مارچ کو مجاہدین نے متحدہ حملہ کرکے باک ، یعقوبی اور کمکیرک کی حفاظتی چوکیوں کے علاوہ دشمن کی کئی اور فوجی پوسٹوں پر قبضہ کرلیا۔ بتایا گیا ہے کہ اس روز کی کاروائی کے دوران ایک ٹینک ، دو توپیں اور چار گاڑیاں غنیمت کے طور پر مجاہدین کے ہاتھ لگنے کے علاوہ مست میر خان ، کوناخ اور پیر سیگل نامی حفاظتی چوکیوں کو بھی فتح کر لیا گیا۔ ایک ٹینک تباہ اور ملیشیا کے ۱۲ افراد ہلاک کر دیئے گئے ۔

۲۱ ر مارچ کو ۱۵ ر فوجیوں نے اپنے آپ کو اسلحہ سمیت مجاہدین کے حوالہ کر دیا۔ ۲۲ ر مارچ ۱۹۹۱ ر کو مجاہدین کی کامیاب کاروائیوں کے نتیجے میں دشمن کی دیگر پانچ حفاظتی چوکیوں کو فتح کر لیا گیا ۔

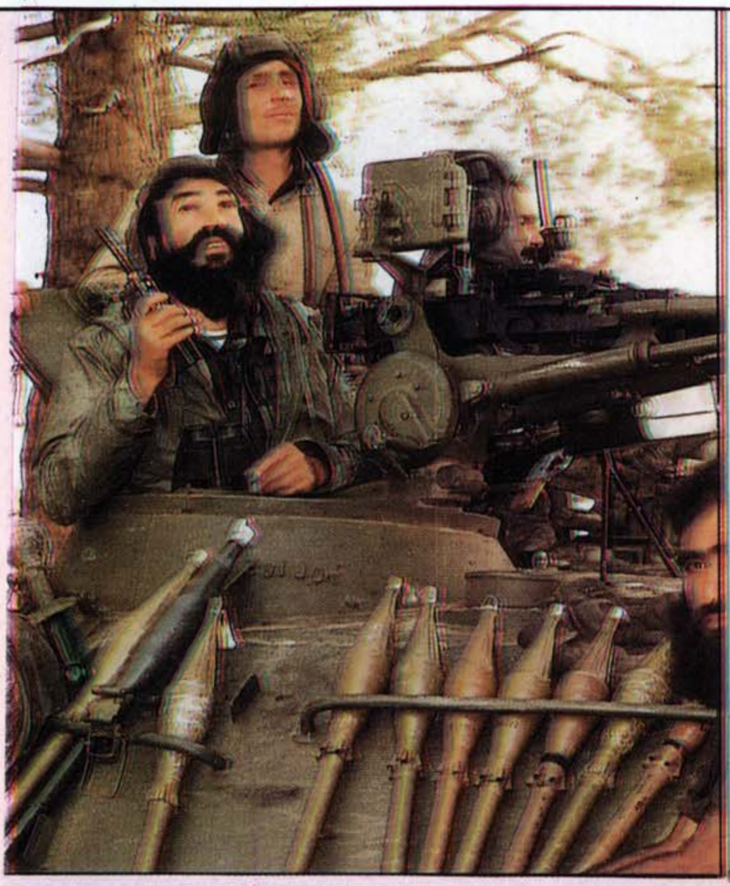

۲۳ ، مارچ کو مجاہدین نے لکمی اور تورہ غاڑہ کی جانب سے پیش قدمی کرتے ہوئے (سیل خانے) نامی علاقے میں دشمن کی پانچ حفاظتی چوکیوں اور ایک فوجی قرارگاہ کو فتح کرلیا، اسماروز تحصیل شیخ امیرہ پانچ فوجی چوکیاں اور لکھر کی کئی فوجی چوکیوں پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے۔

۲۴، مارچ کو دشمن کا ایک طیارہ مار گرایا گیا، اسی روز طیاروں سے پیراشوٹ کے ذریعے محصور فوجیوں کی امداد و تعاون کے لیے گرائے جانے والے اسلحہ و گولہ بارود اور خوراک کے ٹنوں من وزنی پچاس پیراشوٹ مجاہدین کے زیر قبضہ علاقہ میں گرنے سے ان کے ہاتھ لگے اس اسلحہ و گولہ بارود میں اوبوس اور ہاوان نامی توپوں کے پانچ سو گولے بھی شامل تھے، دریں اثنا الحاج جلال الدین حقانی نے خوست اور نواحی علاقوں میں بسنے والے عام لوگوں کے لیے ایک بار پھر عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے انہیں ہدایت کی کہ وہ جنگ کے علاقے سے نکل جائیں تاکہ جنگ کے شعلوں سے محفوظ رہیں، چنانچہ اسی بنا پر مجاہدین نے عوام کی خیر خواہی کی خاطر دو دن تک اپنی جنگی کاروائیاں معطل رکھ دیں، الحاج حقانی کے اس اعلان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تین سو گھرانوں پر مشتمل عام لوگ کا ایک بڑا قافلہ خوست شہر سے نکلا، یہ گھرانے مجاہدین کی گاڑیوں میں میرانشاہ منتقل کر دیئے گئے اور وہاں مناسب مقامات پر خیمہ بستیوں میں بسائے گئے۔

۲۵، مارچ کو ہمارے جیالے مجاہدوں نے دشمن کا ایک اور طیارہ خوست کے نئے ہوائی اڈے پر اترتے ہوئے مار گرایا اور زنی خیل کے علاقے میں سوری غونڈی "سیگی"

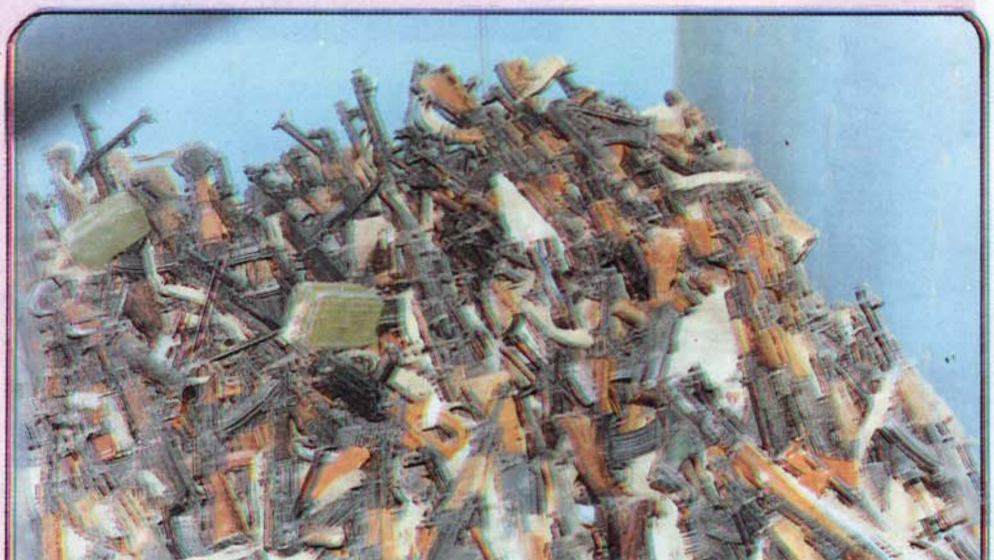

فتح خوست کی مناسبت سے

نصرت الجہاد البم

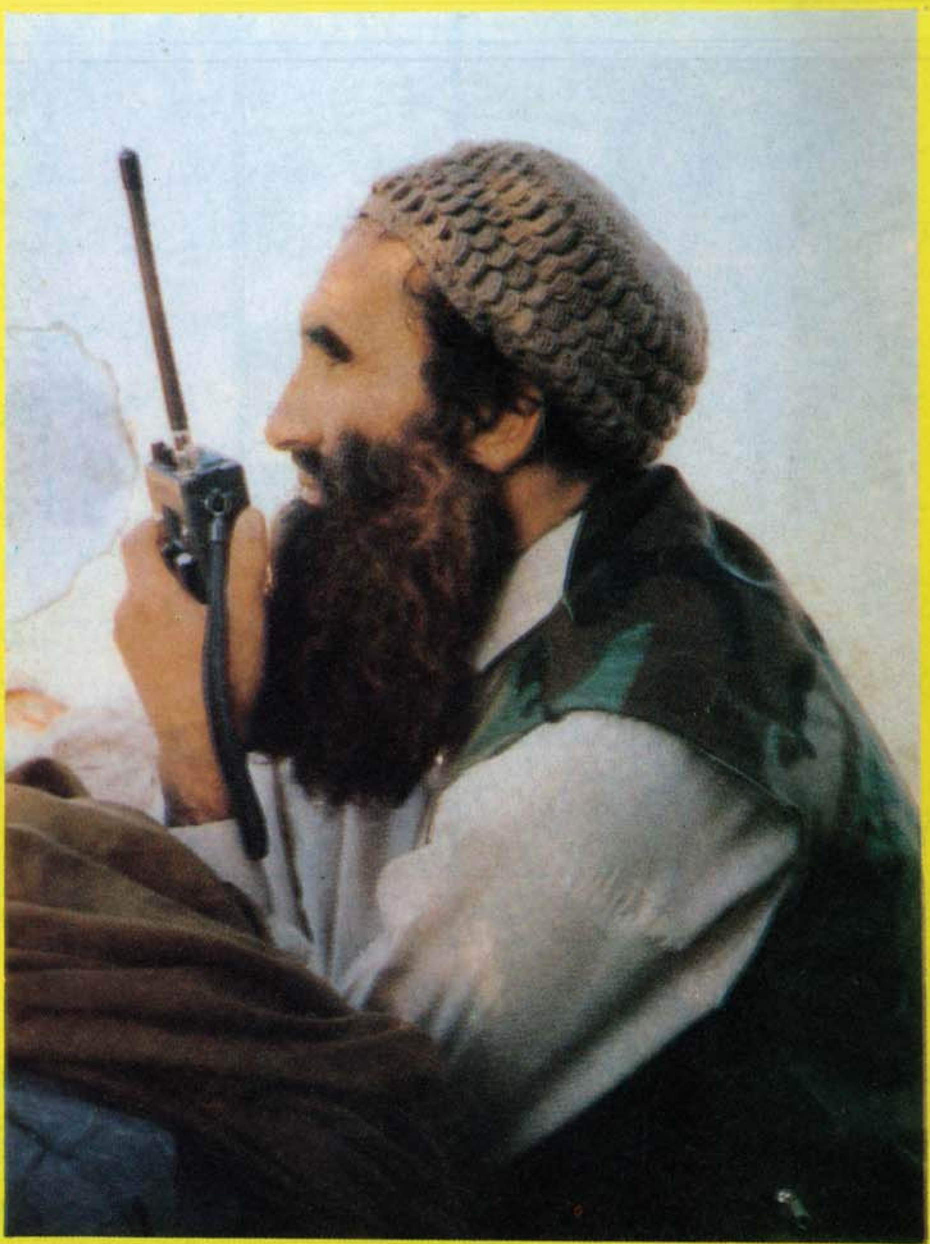

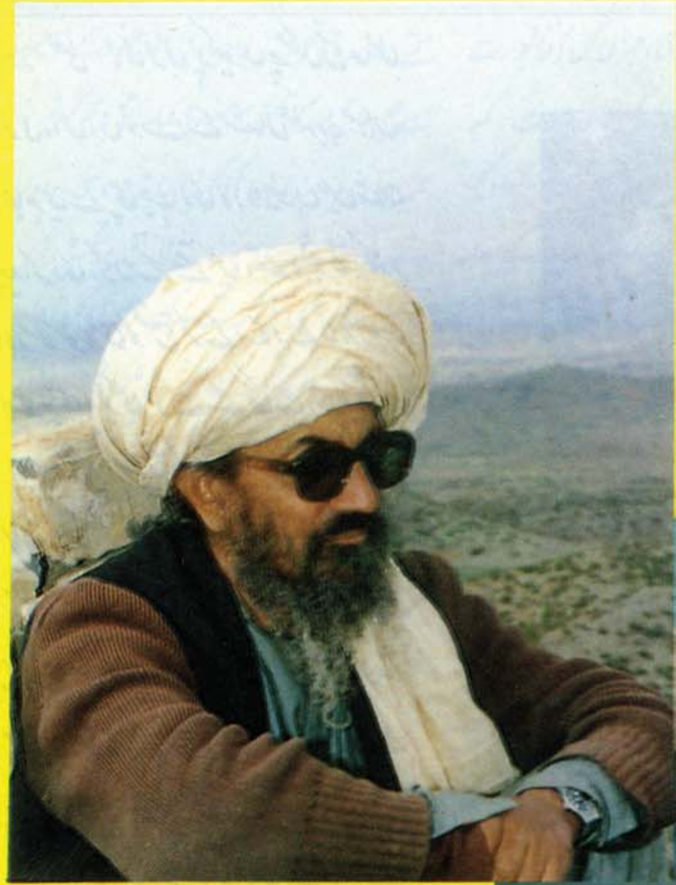

"صلح مل" سمیت کئی ایک اسیر کئے گئے فوجی جرنیل

اور "لعلی" نامی فوجی چوکیوں پر مکمل فتح حاصل کر لی، اس دن خوست کے شمال مغرب میں مجاہدین نے اپنی جہادی کارروائیوں میں شدت پیدا کر دی، جس کے نتیجے میں، تند، لیونی، کندہ اور سٹو غونڈای کو فتح کر کے سکاوٹ کمانڈر جنرل "غونڈای" کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

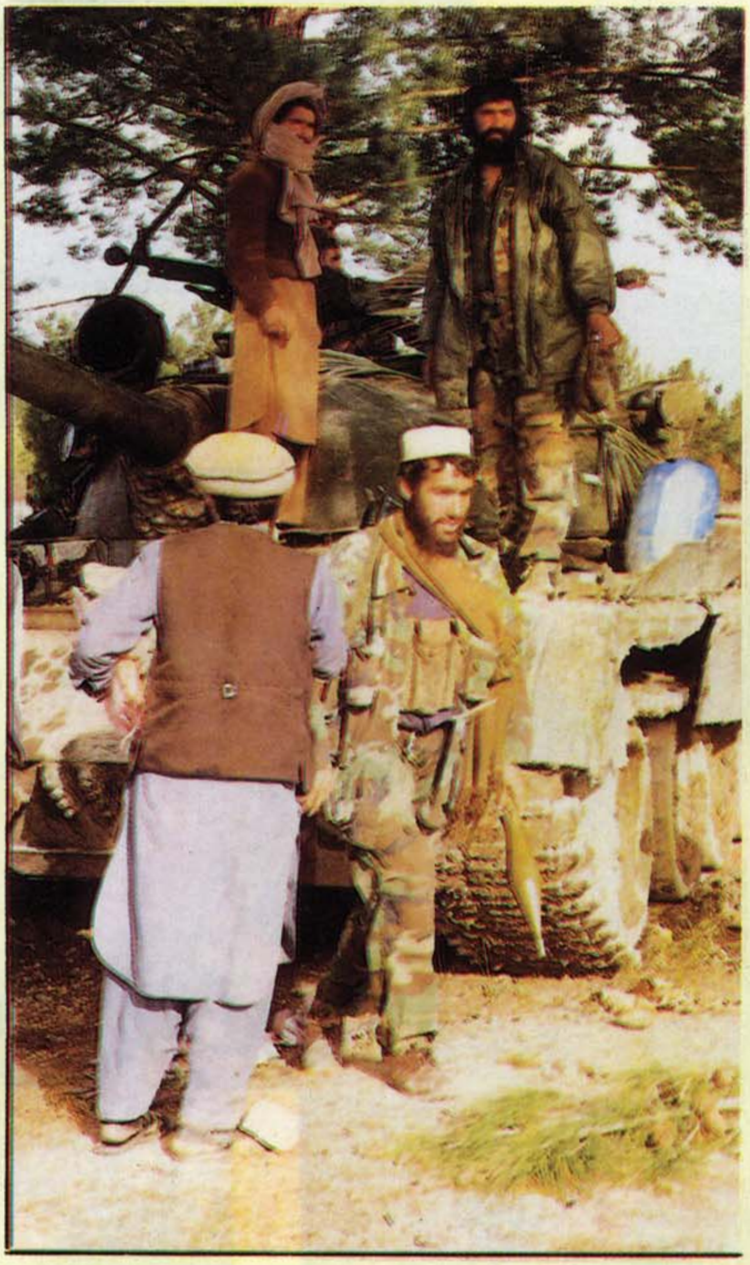

۲۹ مارچ کو نڈر مجاہدین نے دشمن کا ایک سامان لے آنے والا طیارہ اور ایک ہیلی کاپٹر نشانہ بنا کر تباہ کر دیا، خوست کے نئے ہوائی اڈے کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے تھوڑے وقت میں اس ایئرپورٹ پر بھی مکمل قبضہ حاصل کر لیا گیا۔

۳۰ مارچ کو مجاہدین نے خوست شہر کے گرد و نواح میں موجود تمام فوجی چوکیوں اور حفاظتی پٹی پر فتح حاصل کر کے انہیں تباہ کر دیا، اس اثنا میں الحاج جلال الدین حقانی نے اعلان کیا کہ۔ خوست شہر پر حملہ کرنے کے تمام مقاصد حاصل کئے جا چکے ہیں۔

خوست شہر کے گرد و نواح کی تمام دفاعی پٹیوں کی چوکیاں تباہ کر دی گئیں ہیں اور خوست شہر مکمل طور پہ فتح کر لیا گیا ہے" اس کے فوراً بعد سرکاری دستوں کے اہم ٹھکانے متون نامی گاؤں کی چوٹی پہ واقع مرکز پہ بھی مجاہدین راہ حق نے سخت حملہ کر کے اسے فتح کر لیا۔

۳۱ مارچ کو سہ پہر سوا چار بجے مجاہدین نے آخری وار کر کے خوست شہر کو مکمل طور پہ آزاد کرا لیا اور اسماعیل خیل میں موجود کابل رژیم کے سبھی حفاظتی چوکیاں مجاہدین کے ہاتھوں فتح ہو گئیں، کابل فوج (۲۵) ویں گیریژن کے کمانڈر جنرل گل آغا زندہ گرفتار کر لیے گئے۔

الحاج جلال الدین حقانی نے خوست شہر پر جنگی کارروائیوں کے انجام دہی پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک انٹرویو میں کہا:

" ہم گزشتہ چار ماہ سے خوست پر حملہ کرنے سے متعلق منصوبے پر کام کرتے چلے

آرہے تھے، چنانچہ ہمارے اس منصوبے سے دشمن کو آگاہی حاصل تھی۔ اور اس نے فوج کو رسد پہنچانے، حفاظتی چوکیاں تشکیل دینے اور انہیں تقویت دینے پہ زور لگا دیا تھا، لیکن انہیں معلوم نہ تھا کہ مجاہدین کس طرف اور کونسی دفاعی لائن پر حملہ کریں گے۔

خیال کیا جارہا تھا کہ مجاہدین سب سے پہلے خوست شہر کے ائیرپورٹ کے قریب واقع دفاعی لائن پہ حملہ کریں گے، کیونکہ یہاں سے مجاہدین کے لیے رسد پہنچانے کا مسئلہ آسانی سے حل ہوسکتا ہے۔

چنانچہ دشمن نے سب سے زیادہ توجہ اسی دفاعی لائن پہ مرکوز کی تھی اور اپنی اکثر و بیشتر فوج یہاں جمع کرلی تھی، چنانچہ مجاہدین اپنا ارادہ تبدیل کرکے خوست کے جنوب مشرق کی طرف سے "ملینرائی" اور "فارم باغ" پر حملہ آور ہوئے۔ یہ حملہ مجاہدین کی بکتربند دستوں کے ذریعے انجام پایا اور انتہائی کم وقت میں دشمن کی اس دفاعی لائن کو توڑ ڈالا گیا۔

خوست گیریژن کے کمانڈر جنرل گل آغا نے مجاہدین کی جنگی کارروائیوں کے بارے میں کہا: "مجاہدین کا شوق اور ارادہ نہایت قوی اور موثر تھا۔ وہ پیشگی معلومات بھی رکھتے تھے انہیں ہمارے کمزور پہلو کا علم تھا جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کم وقت میں انہوں نے ہماری فوج کو شکست دی، جنرل گل آغا خوست کی اہمیت کے حوالے سے کہہ رہے تھے۔ کہ خوست دروازہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جب بھی دروازہ کھل جائے تو مکان اور کمروں کے اندر گھس جانا مشکل نہیں ہوتا۔

جنرل گل آغا کے بقول خوست میں (۲۵) ٹینک، ۱۵۔ بکتربند گاڑیاں اور ۴ بھاری گاڑیاں موجود تھیں۔ ۳۔ مشینداز، ۴ بی ایم۔ ۱۲ زیکوییک اور تین کارآمد توپیں موجود تھیں۔ جنہیں ناکارہ بنا دیا گیا، جبکہ عام فوجی گاڑیاں تو بے حساب تھیں، اس نے بتایا کہ خوست میں رشید دوستم کے جوزجانی ملیشیا کے بارہ سو افراد موجود تھے جو اپنے الگ کمانڈ کے تحت لڑ رہے تھے، اور بادغیس، فاریاب اور غور کے ناموں سے بھی ملیشیا کے تین سو سپاہی تھے، نیز گیریژن نمبر (۱) اور نمبر (۸) کی کمپنیاں جسے "تنی" اور "تورے غاڑے" تک علاقے پر کنٹرول حاصل تھا، بھی کام کرتے تھے، جنرل گل آغا نے مزید کہا کہ، خوست گیریژن میں ڈھائی ہزار سے تین ہزار تک فوجی موجود تھے، جبکہ انکی امداد کے لیے تازہ دم فوج بھی پہنچائی جاتی تھیں، اس کے ساتھ ساتھ سرکاؤٹے خاد اور ملیشیا کے افراد بھی موجود تھے۔ جنکی تعداد اچھی طرح مجھے معلوم نہیں،

پرانے ائیرپورٹ میں (۳۸) ترمیم

(باقی صہ پر)

امام شامل ثانی ـ جلال الدّین حقّانی ـ فاتح خوست

زندہ دلانِ لاہور کے رُو برُو

رپورٹ: شہرت ننگیال

فاتح خوست الحاج مولوی جلال الدین حقانی نے جمعیت علمائے اسلام (س) کے راہنما سینیٹر مولانا سمیع الحق کی دعوت پر پاکستان کے تاریخی شہر لاہور میں منعقدہ جے یو آئی کے کنونشن میں ۲۷ اپریل کو مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔

قبل ازیں بھی صوبہ پنجاب کے علماً دانشور صحافی حضرات اور عوام نے فتح خوست کے بعد کئی بار اس خواہش کا اظہار کر چکے تھے کہ جناب الحاج حقانی صاحب کی ان سے ایک قریبی ملاقات ہو جس میں وہ فتح خوست کی داستان فاتح خوست کی زبانی سن کر اپنی پیاس بجھا سکے۔

چنانچہ ان خواہشات اور مطالبات کو مدنظر رکھتے ہوئے بے شمار جہادی مصروفیات کے باوجود جناب حقانی صاحب ۲۶ اپریل بروز جمعہ لاہور تشریف لے جانے کا قصد کیا اور اسی شام جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت پشاور ایئرپورٹ کے ٹرمینل میں

داخل ہوئے تو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ہوائی اڈہ اور وہاں موجود افراد و حفاظتی عملہ کی نظریں اپنی زندگی کا طویل زمانی فاصلہ طے کرنے کے دوران پہلی دفعہ ایک ایسی شخصیت پر پڑی۔ جنہوں نے حال ہی میں اپنی شجاعت اور تدبیر کے ذریعے کفر و استعمار کی بنیادوں کو لرزا دیا ایک نئے دور کا صفحہ پلٹا، ایک نئے باب کی نقاب کشائی کرتے ہوئے جہاد اور جدو جہد کی تاریخ میں ایک نئی فصل کا اضافہ کر دیا ہے۔

آج پشاور ایئرپورٹ میں موجود تمام لوگوں کی نظریں ایک نقطہ پر، ایک ہی چہرہ اور ایک ہی شخصیت پر لگی ہوئی تھیں تمام نظریں ایک ہی جانب متوجہ تھیں، سبھی کے سامنے ایک بڑے فاتح اور ایک قہرمان مجاہد کی فتح و شجاعت کا دیوان پڑا ہوا تھا۔

جلال الدین حقانی کا نام ہر زبان زدِ عام تھا۔ جہاں بھی دو تین آدمیوں کے درمیان بات چیت ہو رہی تھی تو ہر کسی کی زبان سے حقانی صاحب ہی کے نام سنا جا رہا تھا پشاور کے ہوائی اڈے کے افسر عملہ اور دیگر لوگ شاہانِ دنیا، وزراء اعظم اور وزراء اور دیگر اعلیٰ شخصیات کے سفر اور استقبال دیکھ چکے ہیں، ان کا شان و دبدبہ، رعب اور حکومتی اعزاز و مراسم دیکھ چکے ہیں، لیکن آج ظاہری شان و شوکت سے بے نیاز جس شخصیت نے اپنی عظمت، ایمان اور روحانی قوت کے بل بوتے پر ان کے دلوں، نظروں اور افکار کو اپنی طرف کھینچ لیا تھا، دنیا کے کسی بھی بادشاہ اور حاکم نے ان کے دلوں اور نظروں پر اس طرح کی بے تاج بادشاہی نہیں کی تھی۔ یہ منظر احساس اور جذبات کو صفحۂ کاغذ پہ نوکِ قلم سے نقش کرنا ممکن نہیں

نقش اور قلم ایسا منظر پیش کرنے سے عاجز ہیں صرف دل و دماغ اس منظر کو نقش اور محفوظ کر سکتے ہیں۔

جناب الحاج حقانی صاحب نے جب چڑھ کر طیارے کے اندر قدم رکھا تو یہ منظر ایک بار پھر پیش آیا۔ طیارے کی کرسیوں پر براجمان تمام افراد کی نظریں ایک چہرے اور ایک ہی شخصیت کی طرف متوجہ ہوئیں اور احساسات اور جذبات کی لہریں موجزن ہو گئیں ایک مرتبہ پھر فتح خوست کا ہنگامہ مچ گیا اور ایک مرتبہ پھر افغان جیالے قوم کی عظمت اور قربانیوں کی یادگاریں پردۂ ذہن پہ دکھائی دینے لگے۔

طیارہ محو پرواز تھا اور مسافروں کی نگاہیں ایک ایسی شخصیت کا نظارہ کرنے میں غرقاب تھیں۔ جن کی زنگ دار مڑے تڑے پیچ دار بلند کلاہ سے ایک قوم کی عظمت و بلندی کی یادیں چمک رہی تھیں۔ جن کی عقابی آنکھیں ایک قوم کی جرأت و بہادری اور قربانیوں کی تاریخیں آشکارا کر رہی تھیں، جن کا چوڑا سینہ راہِ حق میں ثبات و استحکام کی زندہ مثالیں اور درس پیش کر رہا تھا اور وسیع ماتھا زندگی اور مزاحمت کی مشکل و متعفن فضا میں تدبیر، عزم اور فولادی ارادے و حوصلے کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں۔

شام آٹھ بجے جب طیارہ لاہور ایئر پورٹ پر آترا تو وہاں جمعیت العلمائے اسلام کے رہنما سینیٹر مولانا سمیع الحق، لاہور شہر کے بزرگ و دانشور، جرنلسٹ، صحافی اور کثیر تعداد میں عام لوگ حقانی صاحب کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ پاکستان کے سابق وزیر اطلاعات و نشریات جناب راجہ ظفر الحق، وزیر تعلیم جناب فخر امام اور پارلیمانی امور کے وزیر جناب چوہدری امیر حسین جو ہوائی اڈے میں موجود تھے بھی جناب حقانی صاحب

کے استقبال کے لئے کھڑے ہوئے اور فاتح خوست کو خوش آمدید کہا۔

یہاں ایک مرتبہ پھر پشاور ایئرپورٹ جیسا منظر دیکھنے میں آیا۔ عجیب سا سماں تھا۔ وہاں کے موجود لوگوں میں شور مچ گیا کوئی سوالات کرنے کی کوشش کر رہا تھا کسی کی زبان پر فاتح خوست کا ذکر جاری تھا

مختصر یہ کہ یہ منظر ایک یادگار اور قابل دید منظر تھا۔ سبھی کی نظریں، بظاہر ایک درویش صفت شخص جو اسلام کی فتح و عظمت کی یادگار کو تازہ کرتے ہوئے مگر حقیقت میں روس اور وارسا کی فوجی قوت کے سینے پر خنجر مار رہے تھے، پر لگی ہوئی تھیں۔

اخبار نویس، مسافروں اور استقبال کے لئے آئے ہوئے سب لوگوں نے ان کی طرف رخ کر دیا۔ ان سب کے دلوں اور چہروں سے ظاہر ہونے والے جذبات اس حقیقت کی غمازی کر رہے تھے کہ اسی درویش صفت مجاہد نے کمیونزم کا شیرازہ بکھیر کر اور ظلم و استبداد کی بنیادوں کو ہلا کر رکھا دیا ہے۔

ہاں! آج فاتح خوست اور راہ اسلام کی عظمت و شوکت کا سپہ سالار ان کے سامنے موجود تھا اور وہ انہیں دیکھنے کی خوشی و حیرانی کی لہروں میں ڈوبے ہوئے تھے، حقانی صاحب نے خوست کے حوالے سے انہیں مختصر حالات بتائے اور خوست ہی کے متعلق ان کے سوالات کے جواب دیئے۔ یہاں موجود شخصیتوں سے ملاقات کے بعد اخبار نویسوں نے انٹرویو کی خواہش ظاہر کی، روزنامہ جنگ لاہور کے نمائندے نے فتح خوست اور وہاں مجاہدین کے باہمی تعلقات کے متعلق سوالات کئے، حقانی صاحب نے ان کے سوالات کے جواب میں کہا:

"مجاہدین آپس میں متحد و متفق ہیں، جنگ کی کمان اور حالات و واقعات کے سلسلے میں انہیں کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا خوست میں بے مثال اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجاہدین اس عظیم کامیابی سے ہمکنار ہوئے، مجاہدین اور مجاہد کمانڈروں کے درمیان کسی بھی نوعیت کے اختلافات نہیں پائے جاتے اگر اختلافات موجود ہیں تو سیاسی رہنماؤں کے درمیان ہوں گے۔۔۔۔

ایک مختصر انٹرویو کے بعد مولوی جلال الدین حقانی اور ان کے ساتھی جناب سینیٹر مولانا سمیع الحق کی جانب سے ترتیب دیئے گئے عشائیہ میں شرکت کے لئے گاڑیوں کے ایک بڑے جلوس کی شکل میں تشریف لے گئے، عشائیہ کے بعد رات شان اسلام مسجد کے بھائیوں کے ساتھ گزری صبح ترتیب دی گئی ایک مختصر تقریب میں جناب حقانی صاحب کو خطاب کرنے کی دعوت دی گئی۔ جناب حقانی صاحب نے مختصر الفاظ میں خوست کی فتح اور مستقبل میں مجاہدین کی جنگی حکمت عملی کے متعلق کہا:

خوست کی فتح مجاہدین اور امت مسلمہ کی ایک بہت بڑی فتح اور شاندار کامیابی ہے وہ جنرل اور اعلیٰ درجے کے فوجی جو مجاہدین نے گرفتار کر لئے ہیں وہ دن بہ دن مجاہدین کی اخلاقی و اسلامی روش سے متاثر ہو کر حقیقتیں بیان کرنے لگے ہیں اور رژیم کی پلاننگ اور پالیسیوں سے پردہ اٹھا رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر ہمیں یہ معلوم ہوتا تو ہم بہت پہلے اپنے آپ کو مجاہدین کے حوالہ کر دیتے۔

یہ حکمت الٰہی ہے کہ گاہ گاہ اپنے بندوں اور مسلمانوں سے کفار اور ان کے دشمنوں کی وساطت سے ان کی مدد اور تعاون فرماتا ہے۔ چنانچہ خوست میں ایسا ہی ہوا، کفاروں کے ہاتھوں بنا ہوا اسلحہ اور دیگر وسائل اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے اختیار میں دے دیا۔ اس ذریعے سے اتنا اسلحہ اور جنگی ساز و سامان مجاہدین کے ہاتھ لگا کہ دنیا کی کوئی بھی طاقت مجاہدین کو اس پیمانے کی امداد دینے سے عاجز تھی۔ اگر کوئی امداد کرتا بھی تو ایک مخصوص شکل اور انداز میں کرتا لیکن فتح خوست کے دوران اللہ تعالیٰ نے ہر شکل اور نوع میں مجاہدین کی مدد و نصرت کی۔ خوست ایک وسیع علاقہ ہے جس کا رقبہ کویت کے رقبے سے زیادہ اور وسائل کے لحاظ سے ملک کے تمام علاقوں سے غنی اور معمور علاقہ ہے۔

حقانی صاحب نے اپنی تقریر میں کہا:

بھائیو! ہمارا جہاد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کامیابی سے آگے بڑھ رہا ہے فتح خوست کے بعد ملک کے گوشے گوشے میں نئی جہادی سرگرمیاں اور تحرک عمل میں آیا ہے اور بڑی کامیابیاں مجاہدین کو نصیب ہوئی ہیں، حقانی صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا: مستقبل میں اہم مقامات پر کارروائیوں کی انجام دہی کی خاطر جنگی منصوبے زیر غور ہیں تاکہ اسی طرح عمومی اور مشترکہ طور پر مجاہدین کے حملوں کے نتیجے میں گردیز، غزنی اور لوگر بھی فتح کئے جاسکیں.

ہفتہ کے روز جناب حقانی صاحب جامعہ عثمانیہ میں جمعیت العلمائے اسلام کے منعقدہ جلسہ میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ الحاج حقانی جب قبل از ظہر جامعہ کے ہال میں داخل ہوئے تو انتہائی پرتپاک اور جوش و خروش سے ان کا استقبال کرتے ہوئے اور امام شامل ثانی' فاتح خوست جلال الدین حقانی اور جلال الدین حقانی زندہ باد کے نعروں سے ان کا خیر مقدم کیا گیا۔ سب سے پہلے جناب حقانی نے مسجد جامعہ جا کر دو رکعت نماز ادا کی، پھر جامعہ کے شعبۂ دارالافتاء کا معائنہ کیا وہاں پنجاب کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے علمائے کرام سے ملاقات کر کے فتح خوست اور اللہ تعالیٰ کی غیبی امداد و نصرت سے متعلق انہیں تفصیلات سے آگاہ کیا۔

دن کے ۱۱ بجے جب جلسے کا آغاز ہوا تو جلسے کے دوران اناؤنسر بار بار یہ اعلان کرتے رہے کہ یہ پنجابی عوام کے لئے بڑا افتخار ہے کہ فاتح خوست امام شامل ثانی جلال الدین حقانی ہماری دعوت پر یہاں تشریف

> خوست کی فتح مجاہدین اور امت مسلمہ کی ایک بہت بڑی فتح اور شاندار کامیابی ہے۔ الحاج حقانی

لائے ہوئے ہیں۔ پنجاب کے علماء اور عوام جناب حقانی صاحب، ان کے مجاہدین، افغان مجاہد قوم اور امت مسلمہ کو خوست کی فتح کی مناسبت سے مبارک باد پیش کرتے ہوئے افغانستان میں اسلامی حکومت کے قیام کے لئے دعا گو ہیں، جلسے سے صوبہ پنجاب کے ضلعی نمائندوں، امیروں نے بھی خطاب کیا جلسے کی پہلی نشست کے آخر میں مولانا سمیع الحق سٹیج پر تشریف لائے اور الحاج مولوی جلال الدین حقانی کی زندگی شخصیت، علمی مقام اور ان کی جہادی سرگرمیوں کے بارے میں مختصراً کہا:

یہ ہماری بڑی خوش قسمتی ہے کہ اسلام کے جنرل اور سپہ سالار فاتح خوست امام شامل ثانی حضرت مولانا جلال الدین حقانی جس نے اس آواخر میں اپنے دیگر فتوحات کے سلسلے میں فتح خوست کا افتخار بھی حاصل کر لیا ہے، ہمارے جلسے میں شرکت فرما کر عالمانہ خطاب فرما رہے ہیں۔

خوست شہر جسے چھوٹا ماسکو بھی کہا جاتا تھا اور نجیب کے لئے حیاتی اہمیت رکھتا تھا امت مسلمہ کے اسی عظیم جنرل کی بہادری و تدبر کی برکت سے فتح ہوا۔ آج نوجوان، بوڑھے اور بچوں کی زبان پر مولانا جلال الدین حقانی کے نام کا ورد ہو رہا ہے - انہوں نے دارالعلوم حقانیہ میں علم بھی حاصل کی اور استاد کی حیثیت سے فرائض بھی انجام دیئے ہیں. گذشتہ ۱۴ سال سے جنگ کے موریوں میں آگ کے شعلوں اور گولیوں کی بوچھاڑ میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز رہے ہیں۔

انہوں نے کہا:

"جہاد افغانستان علمائے حق کی رہنمائی کے تحت شروع کیا گیا ہے. جمعیت العلمائے اسلام محترم حقانی صاحب کو اپنا تن و وجود سمجھتا ہے کیونکہ جمعیت مسلمان کے درمیان کسی حد و تفرقے کا قائل نہیں وہ میرے والد گرامی مرحوم مولانا عبدالحق رح کے مخلص شاگرد اور قریبی دوست رہے ہیں اور انتہائی کٹھن و دشوار شرائط اور ناسازگار حالات میں مسلح جہاد کا آغاز کیا

اسی عظیم جنرل (جلال الدین حقانی) کی بہادری وتدبّر کی برکت سے خوست فتح ہوا۔ آج نوجوان، بوڑھے اور بچوں کی زبان پر مولانا جلال الدین حقانی کے نام کا وِرد ہو رہا ہے۔ (مولانا سمیع الحق)

اور اب انہوں نے کمیونزم کی بنیاد کو منہدم کر دیا۔ جنگ خوست سے متعلق روس اور امریکہ دونوں کی سازشوں کو خاک میں ملا دیا۔ مولانا سمیع الحق نے کہا:

میں جناب حقانی اور ان کے ساتھیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جمعیت اور علمائے حق آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ کی ہدایت اور حکم نامے کے لئے چشم براہ ہیں جس طرح آپ حکم کریں ہم ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔

مولانا سمیع الحق نے جب حقانی صاحب کو خطاب کی دعوت دی تو فضاء ایک بار پھر امام شامل ثانی اور فاتح خوست مولانا جلال الدین حقانی کے نعروں سے گونج اٹھی، حقانی صاحب نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد اپنی طویل اور عالمانہ خطاب میں کہا:

عزیز بھائیو!

سب سے پہلے میں آپ علمائے کرام کی قدردانی کرتا ہوں کہ اس جلسے کے دوران آپ نے بار بار جہاد افغانستان کی حمایت و پشتیبانی کا اعلان کیا۔ میں آپ سب کے لئے اللہ تعالیٰ کی دربار سے عزت، مغفرت اور سعادت کی دعا کرتا ہوں۔

میرے عزیز بھائیو! وقت کم ہونے کے ساتھ ساتھ میں جہاد افغانستان کے حوالے سے آپ کے حضور میں مختصر معلومات پیش کرنا چاہونگا بھائیو! جہاد افغانستان کے شروع ہونے سے پہلے جہاد کا نام بروئے زمین عنقا جیسی ایک چیز کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ افغانستان میں روسی کٹھ پتلی حکومت اور پھر براہ راست روسی افواج سے مقابلہ کرنا عقل سے قطعاً دور اور اسباب کے لحاظ سے ناممکن سمجھا جاتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجاہدین نے نہتے ہاتھوں دشمن سے مقابلہ کرنا شروع کر دیا۔ یہ پہلی دفعہ تھا جو عصر حاضر میں جہاد کا باب کھل گیا اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی توفیق اور اس کی نصرت و مدد کا نتیجہ تھا۔

میرے عزیز بھائیو! ہم نے حصول علم کی اکثر مدت دارالعلوم حقانیہ میں گزاری ہے اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رح کی رہنمائی اور ہدایات کی روشنی میں خاص طور پر تفاسیر اور احادیث میں جہاد کے متعلق مباحث کو بنفس نفیس جناب مرحوم مولانا عبدالحق صاحب رح سے سیکھ لیا ہے چنانچہ انہی کے نور کی برکت سے ہمارے دلوں میں جہاد کے جذبات سما گئے جو ہمارے لئے میدان جہاد میں کود پڑنے کی توفیق کا باعث بنے یہ وہ زمانہ تھا۔ جب افغانستان میں اسلام اور علمائے دین کے خلاف سرگرمیاں عروج پر تھیں۔ حتیٰ کہ لینن پر درود بھیجا جاتا تھا اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں (العیاذ باللہ) توہین آمیز الفاظ استعمال کئے جاتے تھے۔

ایسے ہی کشیدہ حالات میں ہم دارالعلوم حقانیہ سے فارغ ہوئے۔ چنانچہ ان دنوں پاکستان میں انتخابات کے لئے سرگرمیاں زور شور پر تھیں۔ ہم حضرت مولانا عبدالحق رح کے حق میں انتخابی مہم چلانے کے بعد اپنے ملک لوٹے اور وہاں کمیونسٹوں جو روس اور اس وقت کی کابل حکومت کی حمایت و پشتیبانی سے بہرہ مند تھے کے خلاف جد وجہد شروع کی۔ اسی سال میں حج پر گیا اور وہاں دعا کی کہ اے اللہ مجھے خدمت دین اور اس راہ میں کوتاہ اور مختصر راستے کے انتخاب اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ

فراغت کے فوراً بعد حضرت مولانا عبدالحق رحؒ کی شفقت کی بناء پر مجھے دارالعلوم حقانیہ میں استاد کی حیثیت سے فرائض انجام دینے کا شرف بھی حاصل ہوگیا۔ ان کی یہ دلی خواہش تھی کہ میں حقانیہ میں فرائض انجام دیتا رہوں۔ لیکن پھر میں افغانستان لوٹا اور کمیونسٹوں کے خلاف جدوجہد کا آغاز کرتے ہوئے دعوت کا کام شروع کیا۔ اور دینی مدارس کی بنیاد رکھی۔

بعد میں جب جہاد کا آغاز ہوا تو میں کبھی کبھی مولانا مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ وہ فرماتے:

اب میں بوڑھا اور کمزور ہوچکا ہوں عملی جہاد میں شرکت کرنے کی تواں نہیں رکھتا اور جیسا کہ ہر دینی عمل کی انجام دہی کے لئے ایک نائب اور خلیفہ موجود ہوتا ہے اس طرح جہاد افغانستان میں تم میرے نائب اور خلیفہ ہو۔ جہاد افغانستان کے متعلق وہ مجھ سے اتنی لمبی چوڑی بحث اور گفتگو کرتے کہ شدید بیماری کے باوجود یوں محسوس ہوتا کہ وہ قطعاً بیمار ہی نہ ہو اس دوران وہ ایسے لگتے کہ سب تکالیف اور درد بھول چکے ہوں۔ اکثر اہم سیاست دانوں کو زیادہ ٹائم نہیں دیتے۔ لیکن جب ہمارے ساتھ ملاقات فرما رہے ہوتے تو وہ ہمیں اتنا زیادہ وقت دے دیتے کہ ان کی کمزوری اور خرابی صحت کو مد نظر رکھ کر ہم شرما جاتے تھے کہ کہیں ہماری وجہ سے ان کو تکلیف میں اضافہ نہ ہو۔ لیکن اس کے خلاف جہاد کے بارے میں ہم سے کچھ سننے ہی سے ان کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ جاتی۔

فتح خوست کے بعد ملک کے گوشے گوشے میں نئی جہادی سرگرمیاں اور تحاریک عمل میں آئی ہیں اور بڑی کامیابیاں مجاہدین کو نصیب ہوتی ہیں۔ ——— مولانا حقانی

حقانی صاحب نے خوست کے حوالے سے کہا:

بھائیو! فتح خوست کے بعد اکثر لوگ خوست کے بارے میں اپنے حق میں دعوے کریں گے اور اپنے مفاد کی خاطر پروپیگنڈے کریں گے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جنگ خوست کی منصوبہ بندی اور خاکہ ان مظلوم مجاہدوں نے تیار کرلیا تھا۔ جنہیں سیاست سے ہرگز دلچسپی نہیں وہ ہوس سیاست اور اقتدار کے بھوکے نہیں۔ مگر وہ لوگ جو اب اس جنگ کا دعویٰ کر رہے ہیں وہ اس وقت جنگ کی مخالفت پر تلے ہوتے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ یہ بھی جلال آباد کے جنگ ہی جیسی ہوگی اور فتح کا امکان تک ہی نظر نہیں آتا۔ جب کہ جنگ خلیج کی وجہ سے خلیجی ممالک اور پاکستان کی طرف سے مجاہدین کو دینے والی امداد بند کردی گئی ہے اس لئے خوست پر حملہ کرنا مجاہدین کے مفاد میں نہیں ہوگا۔ لیکن پھر بھی ہم نے اپنی منصوبہ بندی اور حکمت عملی پر کام شروع کردیا۔ چنانچہ مسلسل چار مہینوں تک اس پر کام کرتے رہیں اور آخر کار یکم رمضان المبارک خوست کی جنگ کا آغاز ہوا۔

عزیز بھائیو!

جنگ شروع ہونے سے قبل دشمن مجاہدین کے رعب میں آکر سخت گھبراہٹ کا شکار ہوچکا تھا۔ دشمن نے ۶ جنرلوں پر مشتمل جنگی ماہرین کی ایک ٹیم بھی خوست بھیجی تھی اور اپنی اکثر و بیشتر فوجی قوت کو یہاں جمع کردیا تھا۔

مجاہدین کے ۹ ٹینکوں نے دشمن کے ۸۰ ٹینکوں کو مار بھگایا جنگ کے دوسرے دن جب دشمن شدید بمباری کر رہا تھا ہم نے دعا کی کہ اے اللہ موسم میں گڑبڑ پیدا فرما تاکہ دشمن کے طیارے ائیرپورٹ پر اتر نہ سکے اور نہ ہی بمباری کرنے کا موقع پائے چنانچہ فضاء میں بادل چھا گئے اور دشمن کی فضائی قوت کسی عمل کے قابل نہ رہی۔

حقانی صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا۔

ہم جمعیت العلمائے اسلام کی شکر گزار ہیں کہ انہوں نے کسی سیاسی فائدہ اور لالچ کے بغیر جہاد افغانستان کی حمایت و تائید کی ہے۔ خاص طور پر مولانا سمیع الحق کا موقف قابل ستائش ہے۔ جمعیت نے ہمارے موقف کی تائید کی اور ہم مستقبل میں بھی اس راہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کی دربار سے مزید توفیق عطا کرنے کی دعا کرتے ہیں۔

یہاں میں ایک عرض کرنا چاہوں گا اور وہ یہ کہ شریعت محض نعروں سے نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ عملی جدوجہد بھی لازمی ہے آپ کو سرگرم عمل ادارے اور مراکز تشکیل دینے چاہئے۔ ایک منظم جہادی تحریک کو شکل و صورت دے دیں۔ جہاد افغانستان آپ کے لئے ایک سنہرا موقع اور بہتر فرصت ہے ہم اگر عملی جہاد کا آغاز نہ کرتے تو محض نعروں سے روسیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے آپ کو چاہیئے کہ متحد و متفق ہوں۔ جہاد کے لئے ایک تنظیم تشکیل دیں۔ کشمیر اور بھارت کے مظلوم مسلمانوں کی آزادی کی خاطر تحریکیں بنانا چاہیئے اور ان تحریکوں کو کشمیر، بھارت اور افغانستان کی حمایت اور پشتیبانی کے لئے استعمال کیا جانا چاہیئے، و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

جلسے کے آخر میں ایک قرارداد منظور ہوئی، قرارداد کے ایک حصہ میں یہ تھا کہ: جمعیت العلمائے اسلام فتح خوست پر امت مسلمہ، فاتح خوست عظیم جنرل مولانا جلال الدین حقانی اور افغان قوم کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے دست بہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح خوست کو تمام افغانستان کی فتح و آزادی اور مجاہدین کی حکومت قائم ہونے کا پیش خیمہ ثابت کرے جمعیت حکومتِ پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ افغانستان کے بارے میں دوہری سیاست چھوڑ کر مجاہدین کے خلاف مشرق و مغرب کی سازشوں کا سدباب کرے اور اس حوالے سے واضح اور ٹھوس موقف اختیار کرے۔

نماز مغرب کے بعد اخبار نویسوں نے جناب حقانی سے انٹرویو لینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ سب سے پہلے نوائے وقت کے نمائندہ نے سوال کیا کہ:

فتح خوست کے حوالے سے آپ کی رائے کیا ہے اور مستقبل میں اس نوعیت کی حکمت عملی بروئے کار لانے کے بارے میں کیا کوئی پروگرام ہے؟

حقانی صاحب نے جواب دے کر کہا،

خوست فتح ہونے کے بعد یوں لگتا ہے جیسے مجاہدین میں ایک نئی روحانی قوت نے جنم لیا ہو، چنانچہ اس قوت کو بنیاد بنا کر اکثر و بیشتر جبہات (جنگی مراکز) جنگ خوست کی حکمت عملی کی پیروی کرتے ہوئے دشمن کے ٹھکانوں پر عمومی کارروائیوں کی انجام دہی کی خاطر متحدانہ حکمت عملی پر کام کر رہے ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جذبۂ جہاد نئے سرے سے شروع ہو چکا ہو۔ پکتیا، غزنی اور گردونواح کے علاقوں کے مجاہدوں نے ایک شوریٰ تشکیل دی ہے، جو غزنی، لوگر اور پکتیا پر مشترکہ حملے کے لئے تیاری کر رہی ہے

> فتح خوست کے بعد اکثر لوگ خوست کے بارے میں اپنے حق میں اور اپنے مفاد کی خاطر پروپیگنڈے کریں گے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جنگ خوست کی منصوبہ بندی اور خاکہ ان مظلوم مجاہدوں نے تیار کر لیا تھا جنہیں سیاست سے ہرگز دلچسپی نہیں۔ —— الحاج حقانی ——

تاکہ اسی طرح ایک واحد کمانڈ کی اطاعت اور پیروی کریں۔ چنانچہ اس طرح ہم فتح خوست کو مستقبل کی فتوحات کے لئے ایک دروازہ سمجھ سکتے ہیں۔

نوائے وقت: کیا آپ جہاد کے متعلق عالم اسلام کے موقف سے مطمئن ہیں؟

حقانی صاحب: افغانستان سے روسی افواج کے انخلاء کے ساتھ عالم کفر کی مشترکہ سازشوں کی بناء پر ایسے منفی پروپیگنڈے اور کوششوں کا سلسلہ شروع ہوا جو اس کا باعث بنا کہ مجاہدین کے لئے ۸۰ فیصد امداد بند ہوگئی جب کہ مقابلے میں روسیوں نے کابل رژیم کے لئے پہلے سے کہیں زیادہ اپنی مالی و فوجی امداد میں اضافہ کردیا۔ اس سے پہلے روس کابل رژیم کو ۲½ ملین ڈالر دے رہا تھا۔ جب کہ یہ اندازہ اب ۴½ ملین ڈالر تک بڑھ گیا ہے۔

دوسری طرف یہ پروپیگنڈہ بھی پھیل رہا تھا کہ مسئلہ افغانستان جنگ کے ذریعے حل نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن فتح خوست کے بعد اب یہ حالت بدل گئی اور یہ پروپیگنڈہ کہ گویا مجاہدین بڑے شہروں پر قبضہ حاصل نہیں کرسکتے غلط ثابت ہوا۔ کابل رژیم کے لئے خوست بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ نجیب اسے ناقابل شکست مورچہ سمجھتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر مجاہدین نے خوست پر قبضہ حاصل کرلیا تو میں اقتدار سے الگ ہو جاؤں گا۔ نجیب نے خوست کو ایک صوبے کی حیثیت دی تھی۔ نجیب کے لئے کابل کے بعد خوست دوسرے درجے کی اہمیت کا حامل تھا، چنانچہ فتح خوست کے بعد نجیب نے قومی سوگ منانے کا اعلان کردیا۔

نوائے وقت:

کیا آپ جہاد کے بارے میں امریکہ کے موقف سے مطمئن ہیں؟

حقانی صاحب:

ہمارے جہاد کا آغاز کسی کی مدد اور موقف سے نہیں ہوا ہے اور نہ ہی کسی کے موقف سے وابستہ ہے، اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے فتح خوست کے دوران بڑے پیمانے پر اسلحہ اور دیگر جنگی ساز و سامان غنیمت کے طور پر مجاہدین کے ہاتھ لگا ہے۔ جن سے جنگ کے دوران موثر استفادہ ہوسکتا ہے

نوائے وقت:

روس اب مذاکرات اور بات چیت پر زور دیتا ہے۔ پاکستان کے ججوں پر مشتمل ایک وفد جو روس گیا ہوا تھا۔ وہاں اس سے پر زور اپیل کیا گیا تھا۔ کہ مجاہدین سے مذاکرات اور روسی قیدیوں کی رہائی کے سلسلے میں ان کی مدد کریں اس بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

حقانی صاحب نے جواباً کہا:

ایسی باتیں مجھے لا معنی نظر آرہی ہیں، روسی قیدیوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے جبکہ ہزاروں کی تعداد میں مجاہدین لاپتہ ہیں روس اب بھی نجیب کو اسلحہ فراہم کررہا ہے اسعد آباد (کنٹر)، پرسکڈ اور بلاسٹک میزائل برسا رہے ہیں، ایسی صورتحال میں مذاکرات کی پیشکش ایک سیاسی فریب اور دھوکہ دہی کے بغیر اور کیا ہوسکتا ہے۔

نوائے وقت:

افغانستان کے کتنے رقبے پر مجاہدین کو کنٹرول حاصل ہے؟

حقانی صاحب:

ملک میں تقریباً ۲۷۰ حکومتی مراکز (سب ڈویژن اور تحصیلیں) ہیں۔ صوبہ پکتیا، اور وزگان، بامیان، کنٹر اور خوست (جیسے کابل کٹھ پتلی انتظامیہ نے صوبے کا درجہ دیا ہوا تھا) مجاہدین کے مکمل کنٹرول میں ہیں۔ باقی دیگر صوبوں کے صرف مراکز (دارالحکومتیں) کابل رژیم کے قبضے میں رہ گئی ہیں اس حساب سے "۲۷۰" مراکز میں سے (۲۱۵) مراکز پر مجاہدین کا قبضہ ہے۔

مجاہدین اب تک بڑے شہروں پر تسلط حاصل کرنے کا مصمم ارادہ نہیں کررہے تھے گذشتہ دو ڈھائی سال کے دوران ہم خوست پر محاصرے کا دائرہ محض تنگ کررہے تھے۔ ہم شہری آبادی کو نشانہ بنانا نہیں

چاہتے تھے۔ لیکن اس کے برعکس کابل رژیم نے عوام کو اپنے لئے سپر بنا لیا تھا۔ خوست پر کارروائی کے دوران ہم نے بڑی کوشش کی کہ شہری محفوظ رہیں عام شہریوں کے لئے ہم نے ایک راستہ چھوڑا ہوا تھا۔ اس راستے پر ہم نے حتیٰ ایک فائر بھی نہیں کیا، چنانچہ عوام نے اپنی جان بچانے کے لئے اسے استعمال کرتے ہوئے خوست شہر سے نکلنے کی راہ اپنائی۔ لیکن دوسرے علاقوں میں یہ کام مشکلات سے خالی نہیں ہوگا۔

روزنامہ نوائے وقت کے اخبار نویس کے سوالوں کے بعد نمائندہ جنگ نے جناب الحاج حقانی صاحب سے یوں سوال کیا:

کیا جہاد کی موجودہ حالت اور رفتار سے آپ مطمئن ہیں؟

حقانی صاحب نے کہا: الحمد للہ میں بالکل مطمئن ہوں۔

جنگ:

اگر اسی رفتار سے جہاد جاری رہے تو فتح کابل میں کتنا وقت لگے گا؟

حقانی صاحب:

غیب کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، فتح و نصرت بھی اللہ کے ہاتھ میں ہے اس بارے میں اتنا ضرور کہوں گا کہ فتح خوست سے دشمن کی شہ رگ کٹ گئی ہے، ہزاروں کی تعداد میں افسروں سمیت کابل فوجی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ کابل انتظامیہ اس سے پہلے یہ پروپیگنڈہ کر رہی تھی کہ گویا اسیروں سے مجاہدین کا سلوک اچھا نہیں لیکن فتح خوست کے بعد یہ پروپیگنڈہ بھی بے اثر ہو کر رہ گیا۔ عالمی ریڈ کراس اور دیگر امدادی اداروں نے ان قیدیوں سے ملاقاتیں کیں ان سے انٹرویو لئے، ان سے خطوط حاصل کئے اور عالمی ریڈ کراس نے اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ مجاہدین نے اسیروں سے تمام بین الاقوامی اصولوں کے مطابق بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اچھا سلوک اور نیک چال چلن کیا ہے۔ میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اب شمسی سال کا دوسرا مہینہ ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ موسم سرما شروع ہونے سے پہلے انشاء اللہ کابل مزدور رژیم کا خاتمہ ہو جائے گا۔

جنگ:

افغان عبوری حکومت اب بھی موجود ہے یا کہ ختم ہو چکی ہے؟

حقانی صاحب:

میں سیاسی مسائل میں مداخلت کرنا نہیں چاہتا، البتہ اتنا ضرور کہوں گا کہ اس حکومت کو تسلیم کرانے کی ضرورت اس وقت تھی جس وقت یہ قائم کی گئی تھی، اب تو سیاسی لیڈر اپنی کمزوری کا اظہار کر چکے ہیں اور یہ فرصت انہوں نے اب کھو دی ہے ہر چیز کے لئے ایک خاص وقت درکار ہوتا ہے وقت گزر جانے کے ساتھ ساتھ اس چیز کی اہمیت کو بھی دھچکا لگتا ہے۔

جنگ:

ایسی افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ نجیب اور بعض دیگر حلقے مسئلہ افغانستان کے متعلق افہام و تفہیم کی کوشش کر رہے ہیں؟

حقانی صاحب:

ہم نے ایک اعلامیہ جاری کیا ہے یہ اعلامیہ نصرت الجہاد کے اسی شمارے میں شامل ہے جس میں آپ کے اس سوال کا جواب موجود ہے۔

جنگ:

جلال آباد کی جنگ کی عدم کامیابی کے عوامل کیا تھے؟

حقانی صاحب:

اس کے کئی ایک عوامل تھے:

۱۔ میرا خیال ہے کہ جلال آباد کی جنگ کی کمان پشاور میں قائدین کے ہاتھ میں تھی اور جہادی کمانڈروں کی مشترکہ حکمت عملی تشکیل دیئے بغیر انتہائی عجلت میں شروع کی گئی تھی

۲۔ جلال آباد کے زمینی و فضائی راستے کھلے ہوئے تھے۔ اگرچہ زمینی راستے تھوڑی مدت کے لئے مسدود کر دیئے گئے تھے۔ لیکن جنگ کے دوران دوبارہ کھل گئے تھے۔

۳۔ ائیرپورٹ پر حملہ کرنے کا کوئی پروگرام

نہیں تھا تاکہ دشمن کے طیارے ایئرپورٹ پر اترنے سے قاصر رہے اور کابل رژیم کو ہوائی اڈے سے استفادہ نہ ہونے پائے۔

۴۔ وہاں باقاعدہ جنگ کا کوئی تجربہ نہیں تھا جبکہ خوست پر کئی سالوں سے باقاعدہ جنگ ہو رہی تھی۔

۵۔ مجاہدین پیش قدمی کے وقت مضبوط مراکز اور دفاعی چوکیاں قائم نہ کر سکے اور اسی بناء پر وہ کبھی کبھی اپنی مفتوحہ علاقوں سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو جاتے۔ جبکہ خوست میں مجاہدین نے جن علاقوں پر فتح حاصل کی تھی وہاں وہ ایک مستحکم مرکز بنا لیتے تھے اور پھر وہاں سے پیچھے نہ ہٹتے۔ خوست میں کابل رژیم کے فوجی ایک مسلسل محاصرے کی وجہ سے کمزور ہوتے جا رہے تھے۔

اسی انٹرویو کے بعد اسی شام ایک مرتبہ پھر مسجد شان اسلام کے بھائیوں نے ایک جلسہ ترتیب دے کر فاتح خوست کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا۔ چنانچہ مسجد شان اسلام کے تمام نمازیوں کو بھی مہمانی کی دعوت دی گئی تھی۔

عشائیہ کے بعد حقانی صاحب جہاد کے مختلف پہلوؤں، خوست کی فتح، مستقبل کی حکمت عملی اور دیگر جہادی پروگراموں سے متعلق شرکاء کے سوالوں کے جواب دیتے رہے کابل پر حملہ کرنے سے متعلق ایک سوال کے جواب میں حقانی صاحب نے کہا:

کابل پر حملہ کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ایک ادارہ تشکیل دیا جائے، امن اور نظم و نسق پر غور کیا جائے تاکہ ہر قسم کی بے نظمی اور مجاہدین کے درمیان کسی قسم کی الجھن کا سدباب کیا جا سکے اسی ترتیب سے ہر زون کے لئے ذمہ دار افراد کا تعین کیا جائے اس کے بعد کابل پر ہر طرف سے عمومی حملہ کیا جائے۔ خوست میں ہم نے ایک ایسا ہی ادارہ تشکیل دیا اور گردیز پر حملہ کرنے کے لئے بھی ہم ایک مشترکہ ادارہ تشکیل دے چکے ہیں۔

میرا اندازہ ہے کہ کابل پر حملہ کرنے کے لئے ایسا کسی منصوبے کی تکمیل عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔ حملہ تو ہر وقت ہو سکتا ہے لیکن اگر مشترکہ اور باہمی اتفاق سے انجام نہ پائے تو میری رائے کے مطابق اس سے خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہو سکتے۔

سوال: کیا خوست میں اب بھی مجاہدین کا آپس میں اتحاد بحال ہے اور کیا یہ کام دوسرے علاقوں میں ممکن ہے کابل پر ایسے مشترکہ ادارے کے تحت حملہ کرنے کا کوئی پروگرام موجود ہے؟

حقانی صاحب:

جنگ مجاہدین کا کام ہے خوست اور گردیز میں یہ منصوبے اس لئے کامیاب رہے ہیں کہ وہاں سیاسی رہنما قابل ذکر مداخلت نہیں کرتے لیکن کابل میں سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی خاطر وہ ضرور وہاں مداخلت کریں گے اس کے باوجود کہ جنگ میں مجاہدین اور کمانڈروں کے درمیان اتفاق آ سکتا ہے۔ مگر کابل میں سیاسی لیڈر مداخلت کرتے ہیں اور سیاسی اقتدار کے حصول کے لئے وہ ضرور کوئی اقدام کریں گے، خوست اور گردیز میں وہ ایسا کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ ہم متحدانہ طور پر جنگی کارروائیاں انجام دے سکتے ہیں لیکن ان کی مداخلت کی صورت میں مشکلات و رکاوٹیں پیدا کرنے کا سدباب مشکل کام ہے۔

سوال: جناب حقانی صاحب کیا مستقبل کے لئے قیادتوں کے درمیان اور ملکی سطح پر اتحاد و یکجہتی کا کوئی لائحہ عمل زیر غور ہے؟

جواب: جہاں تک عمومی اتحاد کا تعلق ہے تو ہم نے افغانستان کے فیلڈ کمانڈروں کی عمومی شوریٰ کے نام سے اتحاد قائم کیا ہے اس شوریٰ کا تیسرا اجلاس عنقریب ہونے والا ہے۔ تنظیموں کے ارکان، ملک کے بزرگ، سیاست دان اور ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ اس میں شرکت کریں گے اور ملکی سطح پر ایک قومی شوریٰ کی تشکیل عمل میں لائی جائے گی۔ یہ شوریٰ ایک مشترکہ ادارہ اور نظام بنانے میں ان شاء اللہ کامیاب ہو جائے گی۔ اس کے بعد عین ممکن ہے کہ کابل پر حملے کے منصوبے پر عمل درآمد ہو جائے نیز ان

کے ذریعے کرسی اقتدار سے نجیب کا دستبردار ہونا ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ شوریٰ نجیب کے حامیوں کے لئے عام معافی کا اعلان کرے گا اور جب سیاسی قیادت متحد ہو جائے نجیب ایک دن کے لئے بھی کرسی اقتدار پر باقی نہیں رہ سکتا۔

اس (شوریٰ) کی صوابدید پر دوسری عبوری حکومت تشکیل پا سکتی ہے اور یا اسی عبوری حکومت میں توسیع کرتے ہوئے تمام جوانب وطبقوں کے لئے قابل قبول حکومت بنائی جا سکتی ہے۔

گردیز پر حملے کے ابتدائی مرحلے کا آغاز ہو چکا ہے۔ بڑے اور عام حملے کا لئے مجاہدین مورچے بنانے، راستے ہموار کرنے اور رسد پہنچانے کے طور طریقوں پر کام کر رہے ہیں۔

سوال: مجاہدین کے درمیان اختلافات کے اصل عامل کیا ہے؟

حقانی صاحب:

اختلافات مجاہدین کے درمیان نہیں بلکہ لیڈروں کے درمیان موجود ہیں افغانستان کے اندر بھی اگر کوئی اختلاف پیدا ہو جاتا ہے تو وہ بھی لیڈروں کی مداخلت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

سوال: جنگ خلیج میں مجاہدین کی شرکت پر آپ کی رائے کیا ہے؟

حقانی صاحب:

میں نے اپنے مجاہد وہاں نہیں بھیجے ہیں اگرچہ اس سلسلے میں مجھ سے تقاضا کیا گیا تھا لیکن ہمارے لئے خوست بہت اہم تھا۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے مورچوں میں رہنے والے مجاہدین خلیج نہیں بھیجے گئے ہیں بلکہ قلیل تعداد میں مہاجرین بھیجے گئے ہیں اور میرا کامل یقین ہے کہ یہ کام سیاسی لحاظ پر کیا گیا ہے۔

سوال: بعض لوگ یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ افغانستان سے روسی افواج کے انخلاء کے بعد وہاں برادر کشی ہو رہی ہیں اس حوالے سے آپ کی رائے کیا ہے؟

حقانی صاحب:

ہمارے پیچھے ایسی کوئی قوت موجود نہیں کہ وہ ہمیں آپس میں لڑانے پر مجبور کر دیں اس جنگ کو ہم جانتے ہیں۔ یہ جنگ مسلمان کے درمیان نہیں بلکہ ملحدین اور مسلمانوں کے درمیان جنگ ہے، یہ عراق کویت یا ایران عراق کے درمیان والی جنگ جیسی نہیں وہاں دونوں فریقوں کی افواج جنگ پر راضی نہیں تھیں لیکن حکومتوں کی طرف سے انہیں لڑنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ ہمارے پیچھے نہ تو حکومت ہے کہ ہمیں جنگ لڑنے پر مجبور کریں نہ ہی کوئی اور قوت۔

جناب حقانی صاحب نے اس سوال کے جواب میں کہ اگر امریکہ اور دیگر ممالک اپنی امداد بند کر دے کیا آپ جہاد جاری رکھ سکیں گے، کہا:

یہاں میں نے دیکھا کہ سب لوگ کے ذہن میں امداد اور طاقت کا مرکز صرف امریکہ اور روس کو سمجھا جاتا ہے، لیکن میں کہتا ہوں کہ مجاہدین اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں، اب آپ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ افغانوں کے زیادہ قریب ہوگا۔ یا امریکہ؟ اگر یہ جہاد اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے تو وہی ان کی مدد کرے گا اور ہم اس سلسلے میں کسی شک وشبے کا شکار نہیں۔ ہم خوست میں اتنے جنگی ساز و سامان پر قبضہ کر چکے ہیں کہ اگر دوسروں کو ضرورت ہو تو ہم ان کی مدد کر سکتے ہیں وہاں ہمیں اسلحہ اور دیگر ساز وسامان کے ایسے زیر زمین ڈپو بھی ملے ہیں۔ جو باہر سے معلوم نہیں ہوتے اوپر سے ان پر گھاس اور دیگر جڑی بوٹیاں اگائی گئی تھیں۔ ہمیں یہاں تیل کے بھی بڑے ذخائر ملے ہیں۔

اس فتح میں ۷ جرنیل ۲۶۰۰ بڑے فوجی افسر ۲۵۰۰ فوجی گرفتار کر لئے گئے اور ملیشیا کو ساتھ ملایا جائے تو ان قیدیوں کی تعداد چار ہزار سے بھی بڑھ جاتی ہے۔

۲۰۰ گاڑیاں ۸۰ ٹینک، ۲۰۰ چھوٹی بڑی توپیں ۲۰۰۰۰ کلاشنکوف رائفلیں اور کثیر تعداد میں دیگر اسلحہ اور گولہ بارود وساز وسامان پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا ہے

بروز اتوار دس بجے قبل از ظہر جنگ فورم کی جانب سے ایک پروگرام بنایا گیا

(باقی صفحہ ۳۲ پر)

بقیہ

خوست کی کہانی

لمحہ بہ لمحہ

طلب اور ناکارہ طیارے موجود تھے، اس طرح کے (۱۴) طیارے نئے ایئرپورٹ میں بھی موجود ہیں، فتح خوست سے دو دن قبل نجیب کا نائب اور سیکرٹری جنرل نظر محمد نائب وزیر دفاع، صلیح مل کی زیر قیادت ایک وفد جن کے ارکان جرنلوں پر مشتمل تھے۔ خوست آئے تھے،

جنگ کے دوران نظر محمد، جنرل غلام فاروق، خاد کے رئیس جنرل رحمت اللہ اور خوست کے گورنر سعادت گل آہنگر کا لاپتہ ہو گئے ہیں اور اب تک انکی موت وحیات کے بارے میں معلومات حاصل نہیں ہوئی ہیں؛

جنرل صلیح مل زندہ گرفتار کر لیا گیا ہے

خوست پر حملے کے دوران کابل رژیم نے مجاہدین پر (۴۰) سکڈ میزائیل پھینکے اور اندھا دھند بمباری بھی جاری رہی۔ خوست پر حملے کے آغاز سے پہلے مجاہدین یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ جنگ کے دوران جو بھاری اسلحہ مجاہدین کے ہاتھ لگے گا اُسے مشترک طور پر گردیز اور ملک کے دیگر علاقوں پر قبضہ حاصل کرنے کے لیے کام میں لایا جائے گا اور ہلکا اسلحہ افراد کے تناسب سے باہم تقسیم کیا جائے گا۔

خوست ہسپتال میں موجود (۵۰۰) مریضوں کو میرانشاہ منتقل کر دیا گیا ہے۔

اور گرفتار کئے گئے، افسر، فوجی اور ملیشیا جنگی تعداد (۲۰۰۰) سے زیادہ ہے بھی مجاہدین کے مراکز میں منتقل کر دیئے گئے ہیں خوست اب مجاہدین کے قبضے میں ہے۔ لیکن کابل رژیم کی بمباری اور سکڈ میزائیلوں کے حملے ابھی تک جاری ہیں؛

کابل مزدور رژیم نے بہت ہاتھ پاؤں مارے حتیٰ کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو بھی شکایت کی کہ وہ اس بارے میں مداخلت کرے، کابل رژیم کے سربراہ ڈاکٹر نجیب نے خوست شہر کی فتح کے ایک دن بعد کابل ریڈیو سے شکست خوردہ انداز میں کہا۔ آج صبح سے خوست سے میرا رابطہ کٹ گیا ہے، اسی بنا پر میں عام قومی سوگ کا اعلان کرتا ہوں۔

خوست کے کنٹرول اور وہاں امن وامان بحال کرنے کے لیے تمام جہادی قوتوں کی طرف سے ایک واحد ادارہ تشکیل دیا گیا ہے اور ابھی تک اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجاہدین کے درمیان قابلِ رشک اتحاد و یگانگت پائی جاتی ہے۔

مجاہدین کو اس عظیم فتح کے دوران ہزاروں کی تعداد میں مختلف نوعیت کے بھاری ہلکے ہتھیار اور دیگر جنگی سازوسامان ہاتھ لگے ہیں۔

فتح خوست کے بعد تیسرے دن جہادی فیلڈ کمانڈروں کی عمومی شوریٰ کے بعض ارکان جن میں مولوی ارسلان رحمانی، الحاج عبدالحق مولوی محمد شیرین، عبدالرحیم اخوندزادہ، محاذ ملی اسلامی افغانستان کے نظامی کمیٹی کے رئیس جنرل رحیم وردگ اور دوسرے دیگر کمانڈروں نے جناب الحاج جلال الدین حقانی کے جہادی مرکز (باڑی) جاکر انہیں اس عظیم فتح پر مبارک باد دی اور خوست کا دورہ کیا۔

خوست کی فتح کے بعد ہزاروں کی تعداد میں گھرانے دشمن کے سکڈ میزائیل کے حملوں اور بمباری کی وجہ سے مجاہدین کی گاڑیوں میں میرانشاہ اور دیگر محفوظ مقامات منتقل کر دیئے گئے ہیں اور انہیں زندگی کی ابتدائی سہولتیں مہیا کر دی گئی ہیں بیا

مدیر "تکبیر" جناب صلاح الدّین سے ایک ملاقات

افغان مجاہدین نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے لیکن ہم انہیں کچھ نہیں دے سکے : محمد صلاح الدّین

ملاقات : ننگیال ، سیّد عبداللہ

محمد صلاح الدین پاکستان کے ایک مایۂ ناز ادیب، قلم کار، دانشور، محقق اور صحافی ہیں وہ تنہا پاکستان کے اندر رہتے ہوئے صحافت کے ایک منور مینار نہیں بلکہ وہ تمام امت مسلمہ کے ایک دوراندیش صحافی اور مبصر سمجھے جاتے ہیں۔ اسی لئے وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ علاقائی اور عالمی تبدیلیوں اور حالات کے حوالے سے ان کے تبصرے اور تجزیے نیز رونما ہونے والے واقعات کے بنیادی اور مرکزی عوامل کے بارے میں ان کی عالمانہ تحقیق واضح اور روشن ہوتی ہے۔ پاکستانی ذرائع ابلاغ کے معتبر ذرائع سے ان کا تعلق رہا ہے۔ کئی سال تک وہ روزنامہ جسارت کے مدیر کی حیثیت سے رہنمائی کے فرائض انجام دے چکے ہیں اور اب اپنی اعلیٰ صلاحیتوں اور تدبر کو بروئے کار لاتے ہوئے ہفت روزہ "تکبیر" چلا رہے ہیں۔

ہفت روزہ "تکبیر" نے جہاد افغانستان کے مقاصد اور مجاہدین کے حاصل کئے ہوئے کارناموں اور فتوحات کو منظر عام پر لانے کی راہ میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں چنانچہ اس سلسلے میں ان کا فرہنگی جہاد کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ جہادِ افغانستان کے متعلق ۰۰۰م صفحات پر مشتمل ان کی ایک کتاب شائع ہونے والی ہے۔

۲ رمئی ۱۹۹۱ء کو محمد صلاح الدین صاحب "الانصار ماڈل سکول" میں تقسیم اسناد کے سلسلے میں منعقدہ ایک تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کے لئے پشاور تشریف لائے تو ہم نے اس نیک فرصت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پشاور یونیورسٹی میں واقع ڈاکٹر "احسان"

جناب محمد صلاح الدین کیبا جناب شہرت ننگیال اور ڈاکٹر فضل ربانی کی ایک یادگار تصویر۔

صاحب کے گھر میں ان سے ملاقات کی، جہاں ایک مختصر نشست میں ان سے ایک مختصر انٹرویو لینے کا موقع بھی ملا جو اختصار کے ساتھ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

تعارفی ملاقات کے بعد جناب محمد صلاح الدین صاحب نے کہا:

میں جسمانی طور پر تو کراچی میں رہتا ہوں لیکن دلی محبت رکھنے کی وجہ سے اور روحانی وابستگی کی بنا پر اپنے آپ کو مجاہدین کے درمیان محسوس کر رہا ہوں۔ میری فکر اور ذکر، میرے خیالات اور تصورات جہاد افغانستان اور افغان جیالے قوم سے وابستہ ہیں، میرا تعلق، محبت اور پیار جس پیمانے پر آپ "مجاہدین" سے ہے دوسروں سے نہیں ہوگا۔ آپ سے ملاقات پر بڑی خوشی ہوئی کیونکہ آپ کا مقصد میرا مقصد ہے، آپ کا راستہ ہمارا راستہ ہے آپ کے ارمان ہمارے ارمان ہے۔

مسلمان ایک جسم اور ایک بدن ہے اسلام میں علم سے عمل کا پلڑا بھاری ہے اور آپ با عمل لوگ ہیں۔ آپ عملی جہاد کر رہے ہیں، آپ حق کی راہ اور اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں اس لئے عصر حاضر میں آپ سے زیادہ قابل قدر اور بہتر لوگ نہیں ہیں۔

صلاح الدین صاحب نے مزید کہا:

سچی بات تو یہ ہے کہ ہم نے آپ کو تو دیا کم ہے اور آپ سے بہت حاصل کیا ہوا ہے، پہلی بار جب افغانستان کے اندر جہادی مورچوں کو قریب سے دیکھنے کے لئے مجھے وہاں جانے کا اتفاق ہوا تو میں نے حقانی صاحب کے جہادی مراکز دیکھے۔ میں نے کتابوں میں امام شامل کے اوصاف پڑھے تھے اور نظری طور پر مجھے امام شامل کے اوصاف معلوم تھے، لیکن عملی طور پر یہ سب اوصاف میں نے حقانی صاحب کے نورانی چہرے میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے اس سفر سے جب میں واپس کراچی لوٹا تو میں نے رسالے میں لکھا کہ افغانوں نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے، انہوں نے ہمیں حیات بخشی، ایمان کی حلاوت ہمیں چکھادی، ہمارے دلوں سے خوف اور ڈر نکال دی ہے۔

حق اور حقیقت سے محبت اور قربانی کی حرارت و تصور ہمیں بخش دی ہے۔

ہاں! افغان مجاہد قوم نے تمام امت مسلمہ میں نئے یقین اور تصور کی روح پھونک دی یہ تمام امت مسلمہ پر آپ مجاہدین کا بڑا احسان ہے جس کی قیمت ادا کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔

صلاح الدین صاحب نے کہا: میں حقانی صاحب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ افغانستان کا میرا سب سے پہلا دورہ حقانی صاحب کے جہادی مراکز کا تھا۔ چنانچہ میرا یہی دورہ جہاد افغانستان کے بارے میں ایک ایسی کتاب کی تصنیف کا باعث بنا جو ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہوگا اور عنقریب منظر عام پر آئے گا۔

انہوں نے کہا:

میں افغانستان کے بہت سارے راہنما دیکھ چکا ہوں۔ لیکن انہیں دفاتر، پشاور، کراچی اور لاہور کے بنگلوں میں، مہمانیوں اور تقریبوں میں دیکھ چکا ہوں۔ لیکن حقانی صاحب کو افغانستان میں دیکھ لیا، جہاد کے گرم مورچوں میں دیکھ لیا ہے، آگ اور بارود کے شعلوں، بموں کی بارش اور گولیوں کی بوچھاڑ میں ان سے ملاقات ہوئی ہے۔ میں نے وہاں ان کی ثابت قدمی، تدبر ایمانی قوت، عزم راسخ، صبر اور استقامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اسی لئے میں واضح اور دو ٹوک الفاظ میں کہتا ہوں کہ حقانی صاحب غیر معمولی صفات کے مالک ہیں۔

ہم نے جناب محمد صلاح الدین صاحب سے سوال کیا کہ فتح خوست نے علاقائی اور عالمی سطح پر عالمی رائے عامہ پر کیا اثر چھوڑا ہے

صلاح الدین صاحب نے کہا: جہاد افغانستان کے بارے میں ہمیں حوصلہ افزا خبریں موصول ہو رہی تھیں لیکن افغانستان سے روسی افواج کے انخلاء کے بعد جلال آباد کی جنگ کی وجہ سے اچانک ناامیدی اور مایوسی کا بادل چھانے لگے اور دو جہادی تنظیموں کے درمیان پیدا ہونے والے اختلافات و کشیدگی نے اس ناامیدی کو مزید تقویت بخش دی جو ایک عرصے تک جاری رہی۔

ناامیدی کی اس مدت کے دوران جہاد کے ہمدرد ایک اچھی اور نیک شگون والی خبر کے منتظر تھے۔ چنانچہ مزید انتظار اور اچھی خبروں

کے تعطل کے سلسلے کو فتح خوست نے ختم کر دیا، فتح خوست کے حوالے سے مجاہدین کی عظمت وقوت نے جو اثرات مرتب کئے ہوئے ہیں اس کی بنا پر فتح کابل کے بارے میں نا امیدی اور دشمنانِ جہاد کے ناروا پروپیگنڈوں کا سلسلہ یکسر ختم ہو گیا ہے۔

اس سے قبل چند عوامل تھے جو جہاد کے ہمدرد لوگ اور حلقوں کے لئے باعث تشویش بنے ہوئے تھے ان میں جنرل محمد ضیاء الحق کی شہادت پاکستان میں پیپلز پارٹی کی حکومت امریکہ کے موقف میں تبدیلی، مجاہدین کے اندرونی اختلافات، بیرونی امداد کی بندش اور جنگ خلیج سر فہرست ہیں۔ یہ سب ایسے عوامل تھے جن سے جہاد افغانستان کے ہمدرد لوگوں کو پریشانی اور تشویش لاحق ہو گیا تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ اب جہاد افغانستان سے کیا بنے گا۔ لیکن فتح خوست سے مایوسی کے یہ سب بادل چھٹ گئے اور نا امیدی کی گرد آلود فضا سے امید کی نئی اور تازہ کھلیاں نمودار ہو گئیں۔

ہاں! خوست کی فتح، فتح کابل کا یقینی مژدہ ہے۔

عالمی سطح پر فتح خوست کے اثرات کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ اسلامی ممالک مجاہدین کے ساتھ ہیں، مغرب نے افغانستان سے روسی افواج کے انخلاء کے بعد سے

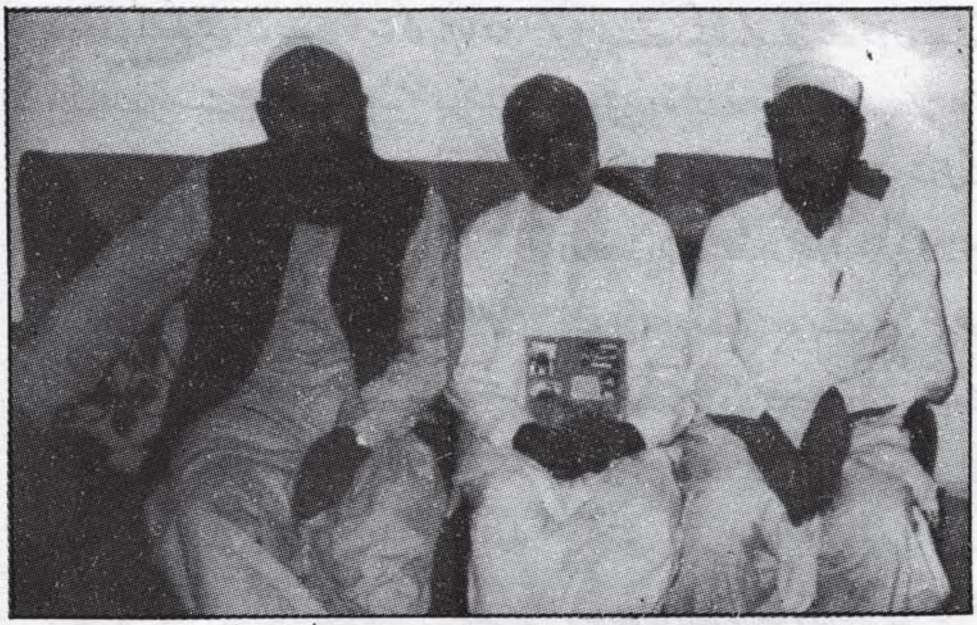

مدیر "تکبیر" جناب صلاح الدین کیساتھ مدیر نصرت الجہاد سید عبداللہ کی یادگار تصویر۔

افغان جہاد کے بارے میں اپنا موقف تبدیل کر دیا روس میں بھی تغیرات رونما ہوئے اس بنا پر مغرب کی دلچسپی کم ہوئی اور روس و امریکہ دونوں ایک موقف اختیار کر گئے لیکن ظلم و استعمار کے خلاف جہاں بھی تحریکیں چل رہی ہیں وہ جہاد افغانستان سے وابستہ ہیں۔ وہ فتح خوست اپنی فتح سمجھتے ہیں، فتح خوست نے ان سب پر اچھے اثرات مرتب کئے ہوئے ہیں۔

ہم نے جب جہاد افغانستان بالخصوص فتح خوست کے حوالے سے پاکستانی مطبوعات کی سرگرمی اور ذمہ داری ادا کرنے کے بارے میں جناب محمد صلاح الدین صاحب سے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا:

بد قسمتی سے کہ پاکستانی اخبارات اور ذرائع ابلاغ جہاد افغانستان اور فتح خوست کے حوالے سے پورا حق ادا کرنے سے عاجز آ گئے ہیں اور ان کا سلوک مایوس کن ہے۔ اگرچہ پاکستان کے لئے خوست بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ لیکن جیسا کہ چاہیئے تھا پاکستانی اخبارات نے فتح خوست کا پورا حق ادا نہیں کیا ہے اور اس بارے میں انہوں نے کوتاہی کی ہے۔

انہوں نے مزید کہا:

لیکن میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ اخبارات اور ذرائع ابلاغ کے سلسلے میں آپ کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے یہ حقیقت اب سب پر واضح ہے کہ آج کی جنگ میدان جنگ سے زیادہ پروپیگنڈے اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے لڑی جا رہی ہے، افغانوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی توجہ اس طرف

(باقی صفحہ ۶۶ پر)

افغان تاریخ کا تاریک تاریخی دن

سید عبداللہ

زندہ قومیں اپنی قیمتی جانوں کی بیش بہا قربانیاں پیش کرنے کے صلے ہی میں اپنی زندگی و بقا کا تحفظ ممکن بنا سکتی ہیں جس قوم میں ایثار کا جذبہ اور شوق شہادت کا مادہ موجود نہ ہو وہ زمانے کے ناخوشگوار حالات و واقعات کی تیز و تند لہروں کی زد میں آکر تباہی و بربادی اور فنا کے گہرے کھڈ میں گر جاتی ہیں اور ان کی نام و نشان اس جہاں خاکی و فانی کے نقشے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مٹ جاتا ہے لیکن جن قوموں کی تار و پود میں جذبۂ قربانی ایثار و شہادت موجود ہو، وہ ہر ابتلاء و امتحان میں کامیاب و سرخرو ہو کر اپنی بقاء و موجودیت کو ثابت کر کے زندہ رہنے کا حق منوا سکتی ہے۔

انسانی کرامت و شرافت سے قطع نظر انسان بھی ایک جانور ہے، انسان اگر انسانی داخلاقی قواعد و ضوابط کی حدود سے باہر قدم رکھ کر اپنی خواہشات کا غلام بن کر نوع انسان کی آزادی بنیادی اور ایک انسانی کی حیثیت سے انسانی دنیا میں رہ کر ان کے انسانی حقوق کو غصب کر دیتا ہے، تو اس پر غاصب، ظالم جارح اور حملہ آور کا اطلاق ہوتا ہے اب اگر انسان کے لباس میں اس بے لگام جانور کے ظلم و ناروا، بربریت و وحشت کو روکنے کے لئے جان و مال کو داؤ پر لگا کر میدان کارزار میں کود نہ پڑے، اور ظالم کے باطل اعمال کی نابودی اور توڑ کے لئے حق کا نعرہ بلند کر کے حق کی جنگ لڑنے پر آمادہ نہ ہو جائے۔ تو دنیا میں انسانی زندگی بسر کرنے کے تمام امکانات معدوم ہو جائیں گے اور حق و آزادی کا نام تک باقی نہیں رہے گا۔ ظالم اپنی من مانی کے ظالمانہ اعمال انجام دے کر چھوٹی اور کمزور اقوام کے لئے زندہ رہنے کا حق سرے سے ختم کر دیں گے۔ زور اور باطل کے خلاف یہ نبرد آزمائی مختلف اقوام و مذاہب میں مختلف ناموں سے تعبیر کی جاتی ہے۔ لیکن اسلام کے مقدس دین میں اسے جہاد کا نام دیا گیا ہے، اسی بناء پر اگر مسلمان جہاد ترک کر دیتا ہے تو اس کی عظمت و تشخص اور حتیٰ دنیا میں اس کی زندگی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مسلمان کے لئے جہاد میں اس کی زندگی مضمر ہے، اور وہ جہاد کے بغیر زندہ رہ نہیں سکتا، چنانچہ اسی بنیاد پر افغانستان کے جیالے، غیور اور مجاہد عوام نے جہاد کا آغاز کر کے اپنی بقا اور زندہ رہنے کے حق کے حصول کی خاطر باطل قوتوں سے جنگ لڑنے کا تہیہ کئے ہوا ہے افغان قوم آباء و اجداد سے مسلمان چلی آ رہی ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ اس غیور قوم نے کبھی کسی قوم کی خود اختیاری کو غصب نہیں کیا ہے اور نہ ہی کسی قوم کے مذہبی تشخص کو پامال کیا ہے۔ وہ بحیثیت قوم خود بھی آزاد رہنا چاہتی ہے اور دوسرں کے اس بنیادی حق کو بھی تسلیم کرتا ہے اس راہ میں افغان قوم کسی بھی حملہ آور اور طاقتور قوت کی من مانی اور توسیع پسندانہ عزائم پورا کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں بلکہ اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے پر نکل آتے ہیں۔

ٹھیک تیرہ سال قبل ۱۹۷۸ء میں دنیا کی ایک مادی طلسماتی نام نہاد سپر طاقت (روس) کے ایماء پر اس کے بغل بچوں خلق و پرچم کمیونسٹ دھڑوں نے ۲۷ اپریل کو ایک فوجی بغاوت کے نتیجے میں افغانستان کی پاک فضاؤں میں (ثور) کا جو ایک

طرح کا دہری نعرہ بلند کرکے نام نہاد "انقلاب ثور" برپا کرا دیا تھا، انقلاب ثور درحقیقت روسی کمیونسٹوں کے اکتوبر ۱۹۱۷ء کے انقلاب کا ایک نمونہ تھا۔ جو لینن نے روس میں برپا کیا تھا۔ روسی چاہتے تھے کہ اسلامی افغانستان میں بھی دہریت اور الحادیت کا کمیونسٹ نظام لاکر افغان مسلمان عوام سے سیاسی اور اعتقادی آزادی چھین کر انہیں لادین اور دہری نظام کے دام میں پھنسا کر اپنا غلام بنا دیں۔ ارباب کرملین اس سے بے خبر تھے کہ افغانوں کے لئے دو چیز انتہائی اہم ہیں۔ ایک اپنی سرزمین اور دوسرا اسلامی عقیدہ،

ہمارے نہتے مگر جذبۂ ایمان سے سرشار مسلمان عوام نے اُسی روز سے روسی ایجنٹوں کی وساطت سے افغانستان میں روسی طرز کے کمیونسٹ نظام کو مسترد کرکے ترہ کی حکومت کی سرنگونی کے لئے چھاپہ مار کاروائیوں کا آغاز کیا اور غیروں کے ہاتھوں قائم کردہ ترہ کی حکومت کی نیندیں حرام کر دی روسیوں کو جب معلوم ہوا کہ افغانستان میں ان کے پالے ہوئے کتے افغان عوام کو ڈرانے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ تو اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے تقریباً ڈیڑھ سال بعد روسی بے رحم اور حملہ آور سرخ افواج نے براہ راست افغانستان پر انتہائی ڈھٹائی سے چڑھائی کی اور جارحیت کے مرتکب ہوئے

۱۹۷۹ء میں افغانستان میں براہِ راست روسی افواج کے داخل ہونے سے اسلامی اور آزاد افغانستان کے اسلامی اور آزاد تشخص مکمل ختم ہونے کا واضح خطرہ لاحق ہوگیا، چنانچہ افغان مسلمان عوام نے عمومی قیام اور خارجی کفری افواج کے خلاف مسلحانہ جہاد کا عزم کرلیا اور اسی طرح حق اور باطل کے درمیان ایک طویل اور فیصلہ کن معرکہ برپا ہوا۔ تیرہ سال کے دوران حق کے جیالوں کی قربانی اور باطل کے خلاف حاصل کئے ہوئے ان کی کامیابیاں اور تاریخ ساز کارنامے دنیا والوں کے سامنے روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

۷ ثور بمطابق ۲۷ اپریل ۱۹۷۸ء تاریخ افغانستان میں ایک خاص حیثیت کا حامل ہے۔ یہ وہ تاریک تاریخی دن ہے جس دن افغانستان کے غیور مسلمان اور اقوام عالم میں منفرد روایات کے مالک افغان عوام کے عقائد اور خواہشات کے قطعاً خلاف، روسی ایجنٹوں کی وساطت سے افغانستان میں ایک لادین، دہری اور انسانی کرامت سے عاری کمیونسٹ نظام قائم کرنے اور ہمارے جیالے اور غیور عوام کو کمیونزم کی زنجیروں میں جکڑنے کی کوشش کی گئی اور اس کفری نظام کے رائج کرنے کی خاطر ہمارے نہتے، مظلوم مگر ایمانی طاقت سے لیس عوام پر بے تحاشا مظالم ڈھائے گئے۔ انہیں شہید کر دیا گیا، ہزاروں افراد پابند سلاسل کر دیئے گئے اور لاکھوں کی تعداد میں عزیز و اقارب اور گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے۔ یہی وہ تاریک تاریخی دن ہے۔ جس دن روسیوں اور ان کے وطن فروش خلقی و پرچمی ایجنٹوں نے فطرتی طور پر آزاد اور خود مختار پیدا ہونے والے ہمارے عوام کی غیرت وایمان کو للکارا اور انہیں انتہائی مشکل ابتلاء میں ڈال کر کمر توڑ مصائب و آلام برداشت کرنے پر مجبور کر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ افغان مسلمان عوام نے صبر و استقامت کا دامن تھام کر راہِ حق میں تمام مشکلات، تکالیف مصائب و آلام برداشت کرتے ہوئے اس عظیم ابتلاء و امتحان میں کامیاب و سرخرو ہوکر نکلے، روسی کمیونسٹ نظام کو افغانستان کی پاک اسلامی سرزمین پر قائم نہ ہونے دیا، روسی حملہ آور افواج کو اپنے آبائی سرزمین سے رسوائی

کے ساتھ ایسے نکال دیا کہ اب ان کے پاؤں روس میں بھی جمتے دکھائی نہیں دیتے اللہ کے سپاہی روسی غاصب افواج سے مسلسل دس سال تک لڑتے ہوئے انہیں ایسا سبق سکھا گئے کہ وہ رہتی دنیا تک کسی ملک یا کسی کمزور قوم پر حملہ کرنے کا ارادہ تک نہیں کرے گا۔

اب جبکہ افغانستان سے روسی افواج نکال دی گئی ہیں اور وہاں ان کی پشت پناہی اور بے تحاشا فوجی و مالی امداد سے قائم کردہ نجیب کٹھ پتلی انتظامیہ اپنی موت کے دن رات گن رہی ہے، جلد ہی انشاء اللہ راہِ حق کے جیالوں کے پے در پے حملوں سے بے تاب ہو کر اپنی موت خود مر جائے گی۔

چنانچہ جناب الحاج جلال الدین حقانی صاحب کے زیر کمان ۳۱ مارچ ۱۹۹۱ء کو کئی سالوں سے محصور شہر خوست کی مکمل فتح (جو کابل پٹھو حکومت کے لئے ایک مضبوط قلعہ اور شہ رگ کی حیثیت رکھتا تھا) ہمارے اس ادعا کا بین ثبوت ہے۔ خوست کی فتح سے مجاہدین کی جہادی کارروائیوں میں وہ عارضی تعطل بھی جو بعض وجوہات کی بنا پر واقع ہوگیا تھا دور ہوگیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجاہدین پہلے سے کہیں زیادہ اپنی جہادی کارروائیوں کو شدت بخشتے ہوئے دشمن کے پلید جسم پر ہر محاذ سے کاری ضرب لگاتے ہوئے آگے بڑھیں گے۔ خوست کے بعد اب گردیز غزنی، قلات اور جلال آباد کی مکمل فتح کی باری ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ نجیب انتظامیہ اب اپنی بقاء اور زندگی کی آخری سانس لے رہی ہے اور اب وہ دیوانہ وار ہمارے آزاد کردہ علاقوں میں نہتے اور بے گناہ عوام پر وحشیانہ بمباری کے ساتھ ساتھ سکڈ اور روسی آقاؤں سے حصول کئے ہوئے نئے اور جدید بلاسٹک میزائیل بھی برسا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے حال ہی میں صوبے کنڑ میں مچائی گئی تباہی جس میں (۵۰۰) سے زیادہ مسلمانوں کی شہادت اور دیگر ہزاروں زخمی ہوئے لیکن نجیب کفری انتظامیہ کو یہ جان لینا چاہیئے کہ ان بزدلانہ اور غیر انسانی کارروائیوں سے ہمارے مومن، دلیر اور جیالے مجاہدین کو مرعوب نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کابل کٹھ پتلی حکومت کو مجاہدین کے کامیاب حملوں کی زد سے بچایا جا سکتا ہے۔

روسیوں کی امداد سے کابل میں موجود قائم انتظامیہ میں اب یہ سکت موجود نہیں رہی کہ وہ اس سے مزید ہمارے جیالے مجاہد عوام کا مقابلہ کر سکے۔ کابل انتظامیہ اب دم توڑ رہی ہے۔ اب اسے اس کے بغیر کہ اپنے آپ کو مجاہدین کے حوالہ کر دے نجات کا اور کوئی راستہ موجود نہیں اپنے آپ کو مجاہدین کے حوالہ کر دینا نجیب اور ان کے ساتھیوں کے لئے مفید ثابت ہوگا کیونکہ مجاہدین نے ایسے لوگوں کے لئے جو جنگ سے پہلے خود کو مجاہدین کے حوالہ کر دیں، پہلے سے عام معافی کا اعلان کر دیا ہے، چنانچہ خوست کی فتح کے دوران کابل پٹھو انتظامیہ کے مغلوب تقریباً (۳۰۰۰) فوجی افسر ملیشیا اور فوجی افراد نے مجاہدین کے نیک نیتی پر مبنی اس اعلان سے فائدہ اٹھایا اور اب آرام سے مطمئن زندگی گزار رہے ہیں۔

افغانستان میں ۷ ثور کی فوجی بغاوت کے نتیجے میں گذشتہ تیرہ سالوں کے دوران رونما ہونے والے واقعات نے دنیا والوں پر یہ ثابت کر دکھایا کہ باطل قوتیں جتنی بھی طاقتور اور مضبوط کیوں نہ ہوں پھر بھی حق کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور

ایک سپر مادی طاقت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے تمام مظلوم و محکوم عوام میں خود ارادیت اور آزادی کی روح پھونک کر آزادی کی راہ پر گامزن کرنے کا جذبہ بخش دیا۔

مرزا خلیل

خوست کی فتح

خوست کے محاذ پر شاندار کامیابی نے مجاہدین کے لئے کابل فتح کرنے کی راہ ہموار کردی ہے اور اب وہ دن دور نہیں جب پندرہ لاکھ شہداء کا خون آگ کا دریا بن کر کمیونسٹوں کے بچے کھچے تنکوں کو راکھ کر کے خس کم جہاں پاک کے مصداق افغانستان کی مقدس سرزمین پر اسلام کا پرچم لہرا دیں گے۔ اور اسلامی حکومت کی تشکیل کا آغاز کر لیں گے، جہاں اسلامی قوانین کے مطابق حق و صداقت کی حکمرانی ہوگی۔

اٹھارہ روز کی شدید جنگ کے بعد آج خوست کی فتح نے ثابت کر دیا ہے کہ کابل کٹھ پتلی حکومت کی فوجیں بھی روسی روسی افواج کی شکست کے بعد اپنے آقاؤں کی طرح بُری شکست سے دو چار ہونگی۔ اس جنگ میں کابل رژیم کے ہزاروں فوجیوں اور اُن کے کمانڈروں نے مجاہدین کے آگے ہتھیار ڈال دیئے ہیں باقی کابل فوج یا تو لڑائی میں کام آگئی ہے۔ یا پھر راہِ فرار اختیار کر گئی ہے۔

خوست ہاتھ سے نکل جانے کا خود ڈاکٹر نجیب نے بھی اعتراف کیا ہے اور شاید اس پر سوگ اس لئے منایا گیا کہ پکتیا نجیب کے آبا و اجداد کی پیدائش کا صوبہ ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ خوست کی فتح ایک شہر کی فتح نہیں ہے بلکہ یہ گذشتہ بارہ تیرہ برس سے افغانستان میں جاری جہاد کی ایک اہم کامیابی ہے۔ خوست شہر پہ مجاہدین کا قبضہ جہاں اُن کے لئے ایک اہم دفاعی، سیاسی اور انتظامی بیس بنیاد کا کام دے گا۔ وہاں اس سے ملک کے دوسرے شہروں کی فتح کا راستہ بھی کھل جائے گا۔

صوبہ پکتیا کے دارالحکومت اور اہم شہر خوست پر مجاہدین کی کامیابی کا سہرا افغان جہاد کے نامور مجاہد کمانڈر جلال الدین حقانی کے سر پر ہے، جنہوں نے افغانستان کی عسکری تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا، مولانا موصوف جو صوبہ پکتیا میں حزب اسلامی (خالص گروپ) کے عمومی کمانڈر ہیں، اس سے قبل بھی کئی علاقائی فتوحات کے قہرمان ہیں۔

خوست کی فتح کفر اور الحاد کے مقابلے میں مجاہدین کے جذبۂ اسلامی اور جوشِ ایمانی کے نتیجے میں ہوئی، مجاہدین کی اس کامیابی سے کابل انتظامیہ کی ایک اہم اڈے کا صفایا ہوگیا ہے۔

خوست گیریژن اپنی وسعت کے اعتبار سے پاکستان کے اہم مقامات بنوں

ڈیرہ اسماعیل خان اور میانوالی تک فوجی اثرات اور دباؤ کا حامل تھا جہاں کابل انتظامیہ نے رسد لانے کے لئے دو ہوائی اڈے بھی بنا رکھے تھے۔

خوست کا محاصرہ دو سال سے جاری تھا اور کابل دستوں کو تمام تر سپلائی فضائی راستے سے ہوتی رہی۔

خوست کی متذکرہ جنگ سے پہلے مجاہد کمانڈروں کی شوریٰ نے اس معرکے کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لیا اور پھر صوبہ پکتیا کے جلیل القدر کمانڈر جلال الدین حقانی کی قیادت میں نظام الدین حقانی، وزیر سلیمان کمانڈر، عبدالرحمان خان کمانڈر، پیر محمد خان کمانڈر، ملا خان کمانڈر، نور احمد شاہ کمانڈر اور حنیف شاہ کمانڈر نے حملہ کیا اور شاندار کامیابی حاصل کی۔

کمانڈر الحاج جلال الدین حقانی نے خوست پر مجاہدین کے قبضے کے بعد بین الاقوامی ریڈ کراس کمیٹی کو جنگ کے دوران زخمی ہونے والوں کی مدد کے لئے خوست کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔

خوست کی فتح سے مجاہدین کا تجربہ بڑھا ہے اور اُن کے جذبے اور جنگی مورال بلند ہوئے ہیں۔

البتہ جہاں تک اس مسئلے سے متعلق عالمی طاقتوں اور بین الاقوامی برادری کی ذمہ داریوں کا تعلق ہے تو اس کی دو ہی صورتیں ممکن نظر آتی ہیں یا تو امریکہ اور روس سمیت ساری عالمی برادری افغان عوام کی تحریک مزاحمت کی کھل کر حمایت کرے اور غیر ملکی فوجوں کے بل پر قائم کی جانے والی کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کو چلتا کیا جائے۔

جبکہ دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ بیرونی ذرائع سے نجیب انتظامیہ کو ملنے والی ہر قسم کی امداد کا سلسلہ ختم کر کے مجاہدین اور نجیب انتظامیہ کو اس جنگ کا فیصلہ کر لینے دیا جائے اصولی اور اخلاقی طور پر تو عالمی برادری کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ افغان عوام کی مدد کرے، لیکن امریکہ کی جانب سے مجاہدین کی امداد بند ہو جانے اور سوویت یونین کی طرف سے نجیب انتظامیہ کو خطرناک جنگی ساز و سامان کی مسلسل فراہمی سے مسئلہ حل ہونے کی بجائے بڑھ جانے کے امکانات زیادہ ہو سکتے ہیں۔

چنانچہ اقوام عالم کو چاہیئے کہ وہ نجیب انتظامیہ کی بے جا امداد چھوڑ کر مکمل طور پر مجاہدین اور افغان عوام کی حمایت کرے تاکہ وہ اپنے ملک میں اپنی مرضی کی حکومت قائم کر سکے۔

رواں سال مجاہدین کی مسلسل فتوحات کا سال ہوگا

سلطان صدیقی

نام نہاد انقلاب ثور کی سالگرہ

افغان سال کے مطابق ماہ ثور کی ساتویں اور عیسوی سال کے مطابق ۲۷/ اپریل کو نام نہاد افغان انقلاب ثور کی تیرہویں سالگرہ تھی، بارہ سال قبل روس کی پشت پناہی پر افغان کمیونسٹوں نے جنرل عبدالقادر ڈگروال کی قیادت میں ایک فوجی انقلاب کے ذریعے سردار داؤد کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور انہیں اہل خانہ سمیت ہلاک کر کے اقتدار پر قبضہ کر کے نور محمد تیرہ کئی کی قیادت میں نئی حکومت قائم کر دی۔

اس کمیونسٹ انقلاب کے فوراً بعد افغانستان کے جری، بہادر، حریت پسند باایمان مسلمان باشندوں نے اپنے دین و مذہب اور روایات کے خلاف قائم ہونے والی اس حکومت کے خلاف مسلح مزاحمت کی تحریک شروع کر دی۔ اگلے سال اکتوبر ۱۹۷۹ء میں نور محمد تیرہ کئی کے دست راست حفیظ اللہ امین نے تیرہ کئی کو موت کے گھاٹ اتار کر اقتدار پر قبضہ کر لیا اور تقریباً ۳ ماہ بعد روس نے افغان تحریک مزاحمت کے مقابلے میں کمیونزم اور کمیونسٹ حکومت کے تحفظ کے لیے افغانستان میں افغان عوام کے خلاف تمام تر بین الاقوامی اور علاقائی قوانین اور اصول وضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے براہ راست فوجی جارحیت کی اور ۲۷/دسمبر ۱۹۷۹ء کو حفیظ اللہ امین کو قتل کر کے روس کے وفادار غلام ببرک کارمل کو ساتھ ملا کر کابل کے تخت پر متمکن کیا، تقریباً ۶ سال بعد اسے اقتدار سے معزول کر کے، کے، جی، بی کے ایجنٹ ڈاکٹر نجیب اللہ کو مسند نشین کرادیا گیا جو تاحال اس مسند پر قابض رکھے گئے ہیں۔

افغان مجاہدین نے اس تمام عرصے میں اللہ پر بھروسہ و توکل اور ایمانی جذبے سے کمیونسٹ حکمرانوں اور روسی قابض فوجوں کا مقابلہ کرتے ہوئے پندرہ لاکھ جانوں کی قربانی دے کر روس جیسے "سپر طاقت" کو رسوائی کے ساتھ اپنے ملک سے نکال باہر کرنے کا کارنامہ انجام دیا اور اب اس کے مسلط کردہ حکمرانوں کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ روسی فوجی انخلاء کے بعد نام نہاد انقلاب ثور کی تیسری اور ویسے تیرھویں سالگرہ ۲۷/ اپریل ۱۹۹۱ء کو گذر گئی، اس روز ہر سال افغان کٹھ پتلی حکمران اور قابض روسی افواج انقلاب ثور کا جشن منانے کا اہتمام کیا کرتے ہیں۔ اور فوجی پریڈ کا انعقاد کیا جاتا تھا، اگرچہ افغان مجاہدین اسلحہ کی کمی اور کابل حکومت کے ساتھ روسی اسلحہ کے ذخائر اور روزانہ تازہ سپلائی کے نتیجے میں کابل کی کٹھ پتلی حکومت

پر آخری ضرب لگانے سے ابھی دور ہیں ، تاہم روسی فوجی شکست وانخلاء کے بعد مجاہدین کابل حکومت کو اتنا کمزور کرنے میں کامیاب ہوسکے ہیں کہ وہ نام نہاد انقلاب ثور کی سالگرہ پر دار الحکومت کابل میں فوجی پریڈ اور دوسرے شہروں میں جشن کی تقریبات کا اہتمام نہیں کرسکتی، چنانچہ گزشتہ سال تو بغیر کسی اعلان کے تقریبات منعقد نہ کی گئیں اور رواں سال پہلے سے باقاعدہ کہا گیا تھا کہ اس قسم کی تقریبات

نہیں ہوں گی ، اس کی ایک وجہ تو روس کے مشورے سے کابل حکومت خود کو مجاہدین کے لیے قابلِ قبول بنانے کی کوشش کر رہی ہے ، جس کے لیے نہ صرف پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی آف افغانستان کا نام تبدیل کر کے وطن پارٹی رکھا گیا ہے ، بلکہ نشانات وغیرہ میں بھی تبدیلی لائی گئی ہے اور "انقلاب ثور" کی تقریبات منعقد نہ کرنا بھی اس منصوبے کا حصہ ہے ، مجاہدین ان حربوں کے کسی قدر متاثر ہوں گے ، یہ الگ بات ہے کہ مجاہدین نہ صرف ان تمام باتوں کی طرف متوجہ ہیں ۔ اور ان تمام حربوں اور سازشوں کو ناکام بنانے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں ۔ ساتھ ہی رواں سال اس قسم کی تقریبات منعقد نہ کرنے کی ایک بڑی وجہ " انقلاب ثور " کی سالگرہ سے ۲۶ روز قبل ۳۱ مارچ کو

مجاہدین کے ہاتھوں کابل حکومت کی اہم ترین چھاؤنی خوست پر قبضہ بھی ہے جس کے مجاہدین کے ہاتھوں فتح ہونے پر نجیب حکومت نے تین دن تک " قومی سوگ " منایا ہے ۔ مجاہدین کی اس عظیم کامیابی کے بعد تھوڑے ہی عرصے کے دوران شمالی افغانستان میں دریائے آمو کے کنارے روسی سرحد پر واقع صوبوں کندز ، قلعہ زال اور تخار میں خواجہ غار کے سب ڈویژن مجاہدین نے مکمل طور پر آزاد کرا لیے ، جبکہ روسی سرحد پر واقع ایک اور صوبے فاریاب میں قیصار سب ڈویژن آزاد کرا لیا گیا ، اسی طرح " سری پل " صوبے میں درجنوں دیہات سرکاری کنٹرول سے نکالے گئے ، گردیز کا محاصرہ سخت کر دیا گیا ہے اور وہاں بھی کئی فوجی چوکیوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے ، اگرچہ انقلاب ثور کی سالگرہ سے سات روز قبل کابل حکومت نے کنڑ کے دار الحکومت اسد آباد کی شہری آبادی پر میزائلوں سے حملہ کر کے سینکڑوں مجاہدین و مہاجرین کو شہید اور زخمی کر دیا ۔ غزنی کے سب ڈویژن قرہ باغ میں بمباری کر کے شہری آبادی کو شدید نقصان پہنچایا اور انقلاب ثور کی سالگرہ کے روز لوگر کے محمد آغا میں بڑی تعداد میں فوجی کارروائی کر کے مجاہدین کے زیر قبضہ بعض علاقوں کو واپس لیا گیا ہے ، پھر بھی مجموعی طور پر

حالات مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں اور ان کا پلہ بھاری دکھائی دے رہا ہے ۔ اور توقع ہے کہ یہ سال مجاہدین کی مسلسل فتوحات کا سال ہوگا "

گُلِ نعت

بادِ رحمت سنک سنک جائے
وادیٔ جاں مہک مہک جائے
جب چھڑے بات نطقِ حضرت کی
غنچۂ فن چٹک چٹک جائے
ماہِ طیبہ کا جب خیال آئے
شبِ ہجراں چمک چمک جائے
جب سمائے نظر میں وہ پیکر
ذہن میں سدا دمک دمک جائے
فیضِ چشمِ حضورؐ کیا کہنا!
ساغرِ دل چھلک چھلک جائے

نجیب اپنے لوگوں کو نشانہ بنا رہا ہے

خوست سے سبق لیکر اس کی حمایت ترک کی جائے!

(خوست کی فتح پر سلطان صدیقی کی تجزیاتی رپورٹ)

خوست جسے نجیب حکومت نے پچھلے ماہ صوبہ پکتیا سے علیحدہ کر کے الگ صوبے کی حیثیت سے افغانستان کا ۳۲واں صوبہ بنا دیا تھا، اٹھارہ دنوں کی شدید جنگ کے بعد ۳۱ مارچ کی شام مجاہدین نے مکمل طور پہ فتح کر لیا اور یوں افغانستان کے آزاد صوبوں کی تعداد سات تک پہنچ گئی۔ اس سے قبل کنر پکتیا، بامیان، کاپیسا، تخار اور اورزگان کے صوبے آزاد ہو چکے ہیں۔

مجاہدین کے ہاتھوں خوست کی شاندار فتح پر کٹھ پتلی نجیب حکومت نے تین دن تک "قومی سوگ" منایا ہے اور یہی اس چھاؤنی کی اہمیت و افادیت کا اظہار ہے نجیب حکومت کا دعویٰ تھا کہ خوست ناقابل تسخیر ہے، مجاہدین اسے فتح نہیں کر سکتے لیکن مجاہدین نے اسے فتح کر کے بلند عزم و حوصلے اور ہمت و جرأت کا مظاہرہ کیا۔ اور کابل حکومت کی فوجوں کے حوصلے پست کر دیئے۔ نجیب حکومت نے اس لڑائی کو پورے ملک کے سرکاری دستوں اور مجاہدین کے درمیان لڑائی قرار دیا اور ایسا تاثر دیا کہ گویا پورے ملک کے اندر جنگ کے فیصلے کا دارو مدار صرف خوست پر ہے۔ خوست کے محصورین کو حوصلہ دیتے ہوئے نجیب نے کہا تھا کہ وہ نہ گھبرائیں پوری قوم اور ملکی افواج ان کی پشت پر ہے۔

ڈاکٹر نجیب اور اس کے کمیونسٹ ٹولے کے لیے خوست اس قدر اہم کیوں نہ ہو کہ یہ افغان کمیونسٹوں کا مرکز تھا، یہاں کے اکثر و بیشتر باشندے کمیونزم سے بہت متاثر تھے یہاں خواندگی کم ہونے کی وجہ سے مقامی لوگ جلد ہی کمیونزم کے دام میں پھنس گئے تھے۔ اور اسے اعتقاد کا حصہ بنا چکے تھے، چنانچہ یہی ناخواندہ لوگ فوج کے مقابلہ میں مجاہدین کے خلاف مزاحمت میں سخت تھے۔ خوست تاریخی شہر ہے،

سابق شاہ ظاہر شاہ کے والد نادر شاہ انگریزوں کے دور میں اس راستے سے آگے بڑھ کر کابل فتح کیا تھا، خوست پاکستان سرحد سے قریب ترین واقع ہے۔ جہاں سے افغان حکومت پاکستانی قبائلی علاقوں پر نظر رکھتی تھی، کابل جانے کے لیے بھی اسے ایک اہم راستے کے اولین پڑاؤ کی حیثیت سے اہمیت حاصل رہی۔ افغانستان کی کمیونسٹ پارٹی کی اکثر و بیشتر قیادت کا تعلق بھی خوست شہر یا پھر اس کے آس پاس کے علاقوں سے ہے، پاکستانی نوجوانوں کو ماسکو اور کابل بھیجنے

کے لیے بھی یہی راستہ استعمال کیا جاتا تھا۔ اور پاکستان میں تخریب کاری کے لیے بھی اکثر افراد اور مواد اسی راستے سے روانہ کیا جاتا ہے۔

فوجی اہمیت کے علاوہ خوست پاکستان کے راستے دو طرفہ اسمگلنگ کے لیے بھی خاصی شہرت کا حامل تھا۔ اس پس منظر کے حوالے سے افغان کمانڈر مولوی جلال الدین حقانی نے خوست کی فتح پر دیگر تبصروں کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ اب قبائلی علاقوں کے ساتھ کابل رژیم کے روابط ختم ہو جائیں گے۔ اور پاکستان میں تخریب کاری بھی تقریباً ختم ہو جائیں گے۔ اور اس کا راستہ روکا جا سکے گا۔

پچھلے سال جلال آباد شہر پر حملے اور مجاہدین کی ناکامی سے جو تاثر پیدا ہو گیا تھا کہ مجاہدین افغان مسئلے کو عسکری طور سے حل نہیں کر سکتے۔ اور یہ کہ چھاپہ مار گوریلا حملوں میں تو وہ مستحکم تھے، لیکن باقاعدہ جنگ ان کا کام نہیں، غلط ثابت ہوا اور اب خوست کی فتح سے مجاہدین مذاکرات کی میز اور سیاسی میدان میں بہتر پوزیشن پر آگئے ہیں۔ اگرچہ جلال آباد میں مجاہدین کی ناکامی اسلام دشمن قوتوں کی عالمی سازشش کا نتیجہ تھا اور اسی طرح کی کوششیں وہ خوست میں بھی آزمانا چاہتے تھے کہ مجاہدین کو اپنی مرضی کے سیاسی حل کے لیے آمادہ اور تیار کیا جا سکے۔ بلکہ مجبور کیا جا سکے، لیکن مبارکباد کے مستحق ہیں خوست کے صوبے میں موجود مجاہدین کے تمام کمانڈر جو دشمنوں کی سازشوں کی طرف بھی متوجہ رہے اور کامیابی سے اپنا جہاد بھی کرتے رہے، انہوں نے مقامی طور پر محاذ کی سطح پر اور تمام محاذوں کی سطح پر عمومی شوریٰ قائم کر کے متحدہ و متفقہ فیصلوں پر عمل کرتے ہوئے حسن اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کیا اور تمام سرگرمیوں کو راز میں رکھتے ہوئے اس پر مشترکہ طور پر عمل کی پابندی کر کے نہ صرف کامیابی حاصل کی بلکہ دشمن کی تمام تر سازشیں ناکام بنا کر خاک میں ملا دیں۔ مولانا جلال الدین نے راقم سے اپنے "صوڑی" نامی جہادی مرکز میں باتیں کرتے ہوئے بتایا کہ "مجاہدین کو جو کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں اور جتنے کم عرصے میں خوست کی لڑائی کامیابی پر منتج ہوئی ہے یہ ہماری توقعات سے بہت زیادہ ہے۔ یقیناً اسی اتحاد و اتفاق کا مظہر ہے جس کا اظہار خوست کے مجاہدین اور ان کے کمانڈروں نے کیا ہے۔

خوست میں مجاہدین کا اتحاد و اتفاق دوسرے علاقوں میں لڑنے والے مجاہدین کے لیے ایک مثال ہے اور ان علاقوں میں بھی مجاہدین اسی اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کر کے خوست کی طرح کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں، خوست کے مجاہدین بھی اپنا اتحاد برقرار رکھتے ہوئے مزید کامیابیوں سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں، خوست میں مجاہدین نے ہتھیار ڈالنے والے فوجیوں ملیشیا سپاہیوں اور عام آبادی کے لیے عام معافی کا اعلان کر کے جو بہتر نتائج حاصل کئے ہیں، اس اعلان پر عمل درآمد میں مستقبل میں مزید بہتر نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں اور اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام کمانڈروں نے اس بات کی یقین دہانی کرا دی ہے کہ اس فیصلے کے مطابق عمل درآمد کیا جائے گا۔

عالمی ذرائع ابلاغ خصوصاً مغربی ذرائع ابلاغ نے یہ پروپیگنڈہ تواتر کے ساتھ کیا کہ خوست کی فتح کے بعد مجاہدین میں اختلافات ہیں اور یہ اختلافات مال غنیمت کی تقسیم پر ہے، مقامی طور پر تمام کمانڈروں نے خوست کی جنگ سے پہلے شوریٰ میں اس سلسلے میں کئے گئے فیصلوں کی توثیق کر کے یہ پروپیگنڈہ غلط ثابت کر دیا ہے، عالمی ذرائع ابلاغ کے ساتھ یہودیوں اور عیسائیوں کی طرف سے قائم عالمی اداروں کی حقیقت بھی اس جنگ کے دوران واضح ہو گئی خوست کی فتح کے تیسرے روز راقم سے باتیں کرتے ہوئے کمانڈر جلال الدین حقانی بتا رہے تھے کہ ایڈ کر اس کا جو نام اور کام ہے اور جو اسی

کی شہرت ہے، یہ ادارہ اس کے برعکس ہے اور اس کا صرف نام ہی ہے، خوست میں جگہ جگہ پڑی لاشوں کو اٹھانے اور کابل حکومت کے زیر کنٹرول علاقوں تک پہنچانے کا کام اس ادارے کو کرنا چاہیئے، لیکن یہ ادارہ اس سلسلے میں کچھ نہیں کر رہا، بلکہ گزشتہ ایک ماہ سے تابوتوں میں پڑی کوئی اسّی لاشوں کے بارے میں جب ہم نے اس ادارے کو کہا کہ جوزجانی ملیشیا کی یہ لاشیں جسے کابل حکومت منتقل کرنے میں ناکام رہی ہے وہ جوزجان یا کابل تک پہنچانے کا بندوبست کر دے تو اس ادارے نے انکار کر دیا۔

خوست میں مجاہدین کے ہاتھوں لگنے والے اسلحے کے انبار ٹینک و بکتر بند گاڑیوں کی قطاریں، فوجی ٹرکوں کی کانوائے بے شمار بھاری اور لاتعداد ہلکے ہتھیار، زمین کار آمد ہیلی کاپٹر، چار درجن سے زیادہ ناکارہ طیارے سینکڑوں ٹن گولہ بارود کو تباہ کرنے اور وہاں موجود عمارات کو منہدم کرنے کے لیے کابل حکومت کے طیاروں کی بمباری اور سکڈ میزائیلوں کی گولہ باری تاحال جاری ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ کابل کی کٹھ پتلی نجیب حکومت کو کس قدر اپنے ساتھیوں اور حامیوں کا خیال ہے، جو لوگ کل تک ان کے ساتھ تھے انہیں نہ صرف نجیب حکومت نے اکیلا اور تنہا چھوڑ دیا بلکہ اب خود ان کے گھروں پر بمباری و گولہ باری کر رہا ہے۔

اس صورت حال کو نجیب نے زیر کنٹرول علاقوں کے باشندوں اور فوجی و ملیشیا دستوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔"

بقیہ: مدیر تکبیر

مبذول کراتے۔ ساتھ ہی ایک ٹیم تشکیل دیں کہ عالمی ذرائع ابلاغ کو وہ خود سرگرم اور متحرک رکھ سکے۔

جہاں تک میری معلومات ہے باہر سے آپ کا تعلق نہیں رہا ہے اگر ہو بھی تو انتہائی کم ہوگا۔ وسیع پیمانے پر آپ کو باہر سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے۔ اور بیرونی ذرائع ابلاغ سے اپنی خبروں کے سلسلے میں براہ راست ذرائع تلاش کرنے چاہیئے، جہادی خبروں مباحث اور مذاکرات کی اشاعت کے لئے عالمی خبری ایجنسیوں سے براہ راست اور بلاواسطہ رابطہ قائم کریں۔ میں نے کشمیری حریت پسندوں کو بھی یہی مشورہ دیا ہے کہ آپ کسی اور کو وکیل نہ بنائیں بلکہ خود وکیل بن کر اپنا مقدمہ خود لڑیں آپ کو بھی یہ مشورہ دیتا ہوں کہ بلاواسطہ اور براہ راست عالمی خبری ایجنسیوں سے رابطہ کریں اس طریقے سے مسئلہ افغانستان کو عالمی سطح پر زندہ رکھ سکتے ہیں۔

آخر میں جناب محمد صلاح الدین صاحب نے پاکستانی عوام اور افغانوں کو اپنے پیغام میں کہا:

"جو قوم اپنی ماضی کو بھول جاتی ہے وہ مستقبل کی مالک نہیں بن سکتی، سامراجی طاقتوں نے ہمیں چھوٹے چھوٹے حصوں میں بانٹ دیا ہے، نیشنلزم نے ہمیں ایک حدود میں قیدی بنا لیا ہے، میں پاکستانیوں، افغانوں اور ہندوستانیوں سے کہتا ہوں کہ ۸۰۰ سال تک ہم ایک ہی قوم اور ایک ملک کے باشندے تھے۔ احمد شاہ ابدالی اور محمود غزنوی ایک ہی ملک کے حکمران رہے ہیں، برصغیر اور افغانستان ایک ملک تھا اور ہم ایک جسم تھے۔ جہاد افغانستان دراصل پاکستان، کشمیر اور ہندوستان کا جہاد ہے جغرافیائی حدود ایک مصنوعی چیز ہے یہ پاکستانی قوم کا فرض بنتا ہے کہ آخری فتح تک افغان مجاہدین کا ساتھ دے اور ان کی پشتیبانی و حمایت کریں۔

یورپی برادری تو مشترکہ المنافع بازار، روابط اور دیگر ادارے بنا سکتے ہیں، لیکن ہم اپنے آپ کو الگ اور تقسیم کئے ہوئے محسوس کر رہے ہیں، ہم جتنا ایک دوسرے کے قریب ہوں گے اتنا ہی توانا اور طاقتور بن سکتے ہیں۔

اخبارِ جہاد

خوست میں آزاد انتظامیہ کی تشکیل جاری ہے

۷ اپریل (اژانس افغان) صوبہ پکتیا کے کمانڈر الحاج مولانا جلال الدین حقانی نے کہا ہے کہ مجاہدین کے اتحاد اور اشتراکِ عمل سے خوست کی فتح ممکن ہو سکی ہے "بڑی" کے مقام ایجنسی افغان پریس کے نمائندوں کو انٹرویو میں انہوں نے بتایا کہ خوست کی فتح اب مستقبل کی فتوحات کا پیش خیمہ ہوگی، جس کے لئے حکمت عملی وضع کی جارہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ آزاد علاقے میں امن دامان بحال کرنے کے بعد عجاری اور ہلکے ہتھیار جمع کئے جارہے ہیں جس کی تعداد گذشتہ تیرہ برسوں کے افغان جہاد میں سب سے زیادہ ہے، انہوں نے کہا کہ اسلحے کی یہ مقدار سقوط کابل اور دیگر علاقوں کی فتح کے لیے جنگی ضروریات کافی حد تک پوری کر سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ خوست میں آزاد انتظامیہ کی تشکیل کے مراحل طے کئے جارہے ہیں

خوست کی تسخیر پر صوبہ کنڑ کی انتظامیہ کی مبارکباد

۲ اپریل۔ آزاد افغان صوبے کنڑ کی انتظامیہ نے خوست گیریژن کی تسخیر پر مجاہدین کو مبارکباد دی ہے۔ پشاور میں آزاد انتظامیہ کے ایک ترجمان حیات اللہ نے ایجنسی افغان پریس کو بتایا کہ صوبہ کنڑ کے رہنما مولوی جمیل الرحمان نے مولانا جلال الدین حقانی کے نام مبارکباد کے پیغام میں توقع ظاہر کی کہ صوبہ کنڑ کی طرح تمام تنظیموں کے مجاہدین پر مشتمل مجلس شوریٰ جلد تشکیل دی جائے گی۔ یہ مجلس شوریٰ شرعی قوانین کے مطابق معاملات چلانے کیلئے صوبہ پکتیا میں نمائندہ انتظامیہ بنا سکے گی تاکہ جہاد کا عمل نجیب ٹولے کے خاتمے تک احسن طریقے سے جاری رہ سکے۔

سانحہ اسد آباد کے سلسلے میں تعزیتی اجتماعات

۲۷ اپریل۔ آزاد افغان صوبے کنڑ کے دارالحکومت اسد آباد میں گذشتہ روز شہر کی تمام مساجد میں تعزیتی اجتماعات منعقد ہوئے جن میں گذشتہ ہفتے بلاسٹک میزائلوں کے حملے میں شہید ہونے والے افراد کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ ان اجتماعات میں صوبہ کنڑ کے گورنر قاضی احسان اللہ خان اور دیگر قائدین نے خطاب کرتے ہوئے اس امر کا اعادہ کیا کہ افغان عوام روس اور اس کی کٹھ پتلی انتظامیہ کے سفاکانہ اقدامات کے باوجود جہاد جاری رکھیں گے۔

گردیز کے نزدیک نجیب کے آبائی قصبے کی تین چوکیوں پر مجاہدین کا قبضہ

۲۷ اپریل. صوبہ پکتیا کے ہیڈ کوارٹر گردیز کی طرف پیش قدمی کی مہم میں افغان مجاہدین نے گذشتہ ہفتے ڈاکٹر نجیب کے آبائی قصبے سید کرم کی تین حفاظتی چوکیاں خالی کرالیں،

مجاہدین کے ذرائع نے اس کارروائی کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا کہ گردیز کے شمال مشرق میں بارہ کلومیٹر دور سید کرم قصبے کی حفاظتی چوکیوں کو مجاہدین نے راکٹوں اور میزائلوں سے نشانہ بنایا جہاں پر متعین کابل دستے مزاحمت کئے بغیر بھاگ نکلے۔

حفاظتی چوکیوں سے بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا، ادھر صوبہ غزنی کی دیہی آبادیوں پر کابل انتظامیہ کے طیاروں کی بمباری میں متعدد شہری جان بحق ہوگئے جن میں دو مجاہدین بھی شامل ہیں

اطلاعات کے مطابق کابل قندہار شاہراہ پر قرہ باغ کا علاقہ بمباری سے شدید متاثر ہوا. جس کے دوران جانی نقصان کے علاوہ بڑے پیمانے پر املاک تباہ ہوگئیں.

گردیز چھاؤنی سے کابل فوجیوں کا فرار

۲۴ اپریل. صوبہ پکتیا کے ہیڈ کوارٹر گردیز سے کابل انتظامیہ کے فوجیوں کے فرار کا سلسلہ جاری ہے اور گذشتہ دو دنوں میں مزید ستاسی فوجی مجاہدین سے آملے. مجاہدین کی ملٹری کونسل کے ترجمان محمد یعقوب شریعت یار کے مطابق یہ فوجی اسلحے اور گولہ بارود کی بھاری مقدار لئے گردیز کے جنوب میں زرمت کے مقام پہنچے جہاں انہوں نے کمانڈر شریف خان کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے

ترجمان کے مطابق ملٹری کونسل کی طرف سے گردیز میں کابل فوجیوں کے لئے عام معافی کے اعلان پر مثبت ردعمل ظاہر کیا گیا ہے اور ایک ہفتے کے دوران ۱۳۷ کابل فوجی مجاہدین کے ساتھ شامل ہوئے ہیں.

افغان رہنماؤں کی طرف سے شریعت بل کا خیر مقدم

۲۴ اپریل (آژانس افغان) افغان مجاہدین کے معروف کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی اور ان کے نائب مولانا نظام الدین حقانی نے پاکستان میں شرعی نظام رائج کرنے کے اقدامات کا خیر مقدم کیا ہے، ایک بیان میں افغان رہنماؤں نے کہا کہ پاکستان میں اسلامی نظام رائج ہونے سے پاکستانی مسلمانوں کو ابدی فوائد کے علاوہ افغان جہاد تقویت حاصل کرے گا.

کابل میں سکڈ میزائل پھٹنے سے روسی مشیر سمیت دس فوجی ہلاک

۲۰ اپریل (آژانس افغان) کابل کے جنوبی حصے میں واقع دارالامان کے فوجی علاقے میں ایک سکڈ میزائل کے پھٹنے سے دس فوجی ہلاک ہوگئے ہیں. جن میں ایک روسی فوجی مشیر بھی شامل ہے. یہ سکڈ میزائل داغے جانے کے فوراً بعد فضا ہی میں پھٹ گیا. کابل سے مجاہدین کے ذرائع نے ایجنسی افغان پریس کو بتایا ہے کہ سکڈ میزائل براہ راست روسی فوجی مشیروں کی نگرانی میں داغے جاتے ہیں اور دارالحکومت کابل میں خواجہ رواش کے ہوائی اڈے اور دارالامان میں سکڈ لانچنگ پیڈ موجود ہیں

اطلاعات کے مطابق خوست کے جنگ میں شکست خوردہ نجیب انتظامیہ نے چالیس سے زائد سکڈ استعمال کئے جو دارالامان سے چلائے گئے تھے۔ رپورٹ کے مطابق نجیب انتظامیہ کو روسی حکومت کی جانب سے سکڈ میزائل کی فراہمی جاری ہے۔ جو ٹرانسپورٹ طیاروں میں کابل لائے جارہے ہیں۔

خوست پر عید کے روز بمباری

۲۰ اپریل۔ کابل فضائیہ نے عید کے روز اور دو دن بعد تک آزاد کردہ قصبے خوست پر مسلسل بمباری کی ہے اور ان تین دنوں میں مختلف اوقات میں پچاس سے زائد بم گرائے ہیں جو دونوں ہوائی اڈوں، گیریژن ہیڈ کوارٹر تختہ بیگ اور شہری آبادی متون کے آس پاس گرے ہیں۔ صرف دو بم بازار میں پڑے جس سے متعدد دکانیں تباہ ہوگئیں،

مجاہدین کی گرجتی ہوئی طیارہ شکن توپوں کے خوف سے کابل طیارے بلندی سے بم پھینکتے رہے، جس کے باعث مجاہدین جانی نقصان سے محفوظ رہے۔

سقوط خوست کے بعد کابل کے ہوائی اڈے پر مجاہدین کا پہلا حملہ

۸ اپریل (اژانس افغان) خوست کی آزادی کے بعد مجاہدین نے پہلی بار کابل کے ہوائی اڈے پر مارٹروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایئرپورٹ کا ٹرمینیل مارٹر لگنے سے شدید متاثر ہوا۔ جب کہ دو فوجی گاڑیاں تباہ ہوگئیں،

مجاہدین کے ذرائع نے بتایا ہے، کہ شہری چھاپہ مار مجاہدین کی اس کاروائی میں کابل انتظامیہ کے جانی نقصان کا علم نہیں ہوسکا تاہم مجاہدین بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ انہی مجاہدین نے کابل کے مشرق کی طرف سروبی کے علاقے میں سرکاری تنصیبات کو نشانہ بنایا جہاں نو کابل فوجی ہلاک اور زخمی بتائے گئے ہیں ادھر شاہراہ سالانگ پر رسد لانے والے قافلے پر حملہ کر کے مجاہدین نے دو دو ٹینک اور ایک ٹرک تباہ کر دیا

اطلاعات کے مطابق صوبہ سمنگان میں تاشقرغان کے مقام پر اس حملے میں فوجی رسد سے لدے ہوئے تین ٹرکوں پر قبضہ کر لیا گیا۔

اس کاروائی کے دوران دو مجاہد شہید اور سات زخمی ہوگئے۔

خوست ریڈیو اسٹیشن سے مجاہدین کی نشریات

۱۸ اپریل (اژانس افغان) خوست ریڈیو اسٹیشن میں ضروری مرمت کے بعد مجاہدین نے آزمائشی طور پر نشریات کا آغاز کر دیا ہے، جو روزانہ دو گھنٹے تک جاری رہتی ہیں، کابل انتظامیہ کے اس ریڈیو اسٹیشن کا نیا نام مجاہدین نے "ریڈیو صدائے افغانستان خوست" رکھا ہے،

ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا کہ آزمائشی نشریات میں روزانہ ایک گھنٹے تک خوست کی لڑائی میں گرفتار ہونے والے کابل فوجیوں کے پیغامات نشر کئے جاتے ہیں ان فوجیوں کی اکثریت روسی نژاد جوزجانی ملیشیا پر مشتمل ہے۔

خوست کے محاذ پر مجاہدین میں کوئی اختلاف نہیں

۱۰ اپریل (اژانس افغان) تحریک مزاحمت کے باخبر حلقوں نے مغربی ذرائع ابلاغ کی ان اطلاعات کو شرانگیز اور من گھڑت قرار دیا ہے جن میں خوست کے محاذ پر مجاہدین میں اسلحے کی تقسیم پر اختلافات کا ذکر کیا گیا ہے۔

مولانا محمد یعقوب شریعت یار نے

ایجنسی افغان پریس کو بتایا کہ اس قسم کی کہانیاں گھڑ کر یہودی ذرائع ابلاغ اور نجیب کے ایجنٹ اپنی ناکامی کا زخم چاٹ رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ صیہونیت کے زیر تسلط ذرائع ابلاغ اس خوف میں مبتلا ہیں کہ خوست کی فتح کے بعد کابل کی تسخیر ایسے عناصر کے ہاتھوں زیادہ دور نہیں، جنہیں یہ ذرائع "بنیاد پرست" کہہ کر عالمی رائے عامہ کو گمراہ کرتے ہیں. ترجمان نے کہا کہ خوست کی فتح مجاہدین کے اتحاد و اتفاق کا نتیجہ ہے اور یہ امر یہودیت اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کے لئے باعثِ پریشانی ہے.

سقوط خوست کے بعد مجاہدین کی اگلی منزل لوگر کا دارالحکومت پل عالم ہے

خوست ۵ر اپریل، خوست کے محاذ پر کامیابی کے بعد مجاہدین کابل کے جنوب کی طرف صوبہ لوگر میں دوبارہ سرگرم ہونے کے لئے حکمت عملی وضع کر رہے ہیں، خوست سے ایجنسی افغان پریس کی ٹیم نے مولانا محمد یعقوب شریعت یار کے حوالے سے بتایا ہے کہ مجاہدین نے کمانڈروں کی مجلس شوریٰ کے مشورے سے وادی لوگر میں جنگی کاروائیاں شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے. صوبہ لوگر میں مجاہدین سقوط خوست کی مہم سے پہلے ہی برسرپیکار ہیں اور محمد آغا کے علاوہ متعدد مقامات پر مجاہدین کا کنٹرول برقرار ہے.

خوست کے معرکے میں چالیس کلومیٹر تک مار کرنیوالی توپوں پر مجاہدین کا قبضہ

۶ر اپریل (اژانس افغان) خوست کے حالیہ کامیاب معرکے میں مجاہدین نے چالیس کلومیٹر تک مار کرنے والی روسی ساختہ چھ توپوں پر بھی قبضہ کر لیا جو ڈی سی توپیں کہلاتی ہیں.

ایجنسی افغان پریس کی ٹیم نے خوست کا دورہ کرنے کے بعد اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ ایک ڈی سی توپ کی قیمت ایک کروڑ دس لاکھ (یا پانچ لاکھ امریکی ڈالر) کے برابر ہے، اور اس توپ کا گولہ پچیس کلومیٹر تک انتہائی موثر ہوتا ہے. رپورٹ کے مطابق انہی توپوں کے ذریعے کابل انتظامیہ خوست چھاؤنی سے پاکستان کے سرحدی علاقوں کو نشانہ بناتی تھی.

کابل کے فوجی مرکز میں بم کے دھماکے سے اسلحے کے ذخائر کی تباہی

۲۶ر اپریل (اژانس افغان) کابل کے فوجی مرکز بالا حصار میں گزشتہ ہفتے بم کے دھماکے میں مجاہدین کے ہمدرد فوجیوں کو اس واقعے کا ذمہ دار قرار دیا ہے. تحریک مزاحمت کے ذرائع کے مطابق کابل انتظامیہ نے پہلی بار فوج میں مجاہدین کے ہمدرد عناصر کی موجودگی کا سرکاری طور پر اعتراف کیا ہے جس کی نشاندہی بم کے دھماکے کی تحقیقات کرنے والی فوجی کمیٹی نے کی ہے. ایک رپورٹ میں وسیع پیمانے پر نقصان کی تصدیق کرتے ہوئے تحقیقاتی کمیٹی کے سربراہ بریگیڈیر جنرل محمد جعفر نے کہا ہے کہ فوجی مرکز میں بم کا دھماکہ فرائض سے غفلت کا نتیجہ ہے جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مجاہدین سے رابطہ رکھنے والے فوجیوں نے اپنا کام کر دکھایا، رپورٹ میں اسلحے اور گولہ بارود کی تباہی کا ذکر کیا گیا ہے، جن میں ۸۰۰ کلاشنکوف رائفلیں، ۴۳ مشین گنیں اور سولہ مارٹر گنوں کے علاوہ بھاری مقدار میں گولہ بارود شامل ہے اس دھماکے میں اٹھارہ فوجی مارے گئے تھے

ہرات، ہلمند اور غور کے صوبوں میں مجاہدین کی کامیاب کاروائیاں

لندن ۱۸ر اپریل دا اڑانس افغان (افغانستان کے صوبوں ہرات، ہلمند اور غور میں دو حفاظتی چوکیاں تباہ کرنے کے علاوہ مجاہدین نے اسلحے اور گولہ بارود کی بھاری مقدار پر قبضہ کر لیا جبکہ ساٹھ کابل فوجی مجاہدین سے آملے، مجاہدین کے ذرائع نے ہرات کے کمانڈر اسماعیل خان کے حوالے سے بتایا ہے کہ قندہار ہرات شاہراہ پر سب ڈویژنل قصبے ادرسکن کے نزدیک خونریز جھڑپ کے بعد ساٹھ کابل فوجیوں نے اپنے کمانڈر عبدالباری سمیت ہتھیار ڈال دیئے کابل دستے نے چار مشین گنیں، ایک ٹرک ساٹھ کلاشن کوف رائفلیں اور گولہ بارود کا ذخیرہ مجاہدین کے حوالے کر دیا، ادھر جنوبی افغان صوبے ہلمند میں مجاہدین نے صوبائی ہیڈ کوارٹر لشکر گاہ میں فوجی تنصیبات کو مارٹروں سے نشانہ بنایا جس کے دوران ایک حفاظتی چوکی تباہ ہو گئی.

ایک اور اطلاع کے مطابق مجاہدین نے گذشتہ ہفتے وسطی افغان صوبے غور میں صوبائی صدر مقام چغچران کے نواح میں حفاظتی چوکیوں پر حملے کئے جہاں تین کابل فوجی مارے گئے. اس کاروائی میں پندرہ کلاشن کوف رائفلوں اور دیگر اسلحے پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا.

روسی سرحد کے نزدیک ۲۰۰ کابل فوجیوں نے ہتھیار ڈال دیئے

۱۳ر اپریل. روسی سرحد سے ملنے والے شمال مغربی افغان صوبے فاریاب میں شیرین تگاب کے مقام مجاہدین کی کاروائیاں جاری ہیں، جہاں گذشتہ ہفتے ۲۰۰ کابل فوجیوں نے ہتھیار ڈال دیئے. مجاہدین کے ذرائع نے بتایا ہے کہ گرفتار ہونے والے فوجیوں سے ان کی کلاشن کوف رائفلوں کے علاوہ چار مشین گنیں، ایک مارٹر گن اور بھاری مقدار میں گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا. اطلاعات کے مطابق سب ڈویژن شیرین تگاب کے دیگر علاقوں المار اور اسپلان میں مجاہدین نے چھاپہ مار حملوں میں کابل انتظامیہ کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا. ان کاروائیوں میں اٹھارہ کابل فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے. جبکہ ایک کمانڈر سمیت دس مجاہدین زخمی بتائے گئے ہیں. المار کے علاقے میں مجاہدین نے سات راکٹ لانچروں، ایک وائرلیس سیٹ، ایک گرینیڈ اور گولہ بارود کے ذخیرے پر قبضہ کر لیا جو فرار ہونے والے کابل دستے چھوڑ گئے تھے.

ہرات شہر کے نزدیک چھاپہ مار کاروائیاں

۱۱ر اپریل دا اڑانس افغان، ہرات شہر کے جنوبی مضافات میں مجاہدین نے انجیل قصبے کے نزدیک راکٹوں کے فائر سے ایک ٹینک تباہ کر دیا.

تحریک مزاحمت کے ذرائع کے مطابق انہی مجاہدین نے گذشتہ ہفتے ہرات کے مشرق کی طرف پشتون زرغون قصبے میں کابل انتظامیہ کے فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا.

اس کاروائی میں متعدد کابل فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے ہیں.

صوبہ فاریاب میں فوجی اڈے پر مجاہدین کا قبضہ

۱۰ر اپریل. روسی سرحد سے ملنے والے افغانستان کے شمال مغربی صوبے فاریاب میں مجاہدین نے شیرین تگاب قصبے کے نزدیک قلعہ جلزار کے فوجی اڈے سے کابل دستے کو مار بھگایا. اطلاعات کے مطابق گذشتہ ہفتے سے خونریز جھڑپوں کے بعد

کابل انتظامیہ اسلحے اور گولہ بارود کی بھاری مقدار چھوڑ کر فرار ہو گئے، اس کارروائی میں جانی نقصان کا علم نہیں ہو سکا.

چھاپہ مار مجاہدین کے ایک گروپ نے گذشتہ ہفتے راکٹ مار کر گشتی دستے کی ایک گاڑی تباہ کر دی. گاڑی میں سوار چار فوجی مارے گئے.

صوبہ فاریاب میں مجاہدین کی کامیاب کارروائی

۳۰ مارچ (اژانس افغان) روسی سرحد سے ملنے والے افغانستان کے شمال مغربی صوبے فاریاب میں مجاہدین نے خونریز جھڑپوں کے دوران دو حفاظتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا.

مجاہدین کے ذرائع نے اطلاع دی ہے، کہ راکٹوں سے مسلح مجاہدین نے صوبائی ہیڈ کوارٹر کے شمال کی طرف روسی سرحد کے نزدیک شیرین تگاب کے علاقے میں کابل انتظامیہ کے ٹھکانوں پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں دو حفاظتی چوکیاں کٹھ پتلی دستوں سے خالی کرا لی گئیں.

کمانڈر مولوی امان اللہ خان کی قیادت میں اس معرکے میں آٹھ کابل فوجی اسلحے سمیت پکڑے گئے جبکہ حفاظتی چوکیوں سے بھاری مقدار میں گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا. تیز رفتار حملے میں ایک گروپ کمانڈر شہید اور چار دیگر مجاہدین زخمی ہو گئے. اطلاعات کے مطابق اس علاقے میں جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے.

جنوبی افغانستان کے شہر قندھار سے ملنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ شہری

خوست گیریژن سے ایک کلو میٹر دور مجاہدین کی پیش قدمی

۲۵ مارچ افغان صوبے پکتیا میں خوست کے محاذ پر مجاہدین گیریژن ہیڈ کوارٹر سے ایک کلو میٹر دور پیش قدمی کر رہے ہیں.

مجاہدین کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ خوست چھاؤنی کے مشرق میں بارودی سرنگیں صاف کر دی گئی ہیں جبکہ شمال اور جنوبی اطراف میں یہ مہم جاری ہے، جہاں کابل دستے راکٹوں اور مارٹروں سے مزاحمت کر رہے ہیں.

ان ذرائع کے مطابق خوست سے افغان شہریوں کا فرار جاری ہے جن کی تعداد پانچ ہزار سے زائد پہنچ چکی ہے پاکستان کے سرحدی شہر میران شاہ میں پناہ لینے والے افراد میں خواتین، بچے اور معمر حضرات شامل ہیں، نو آمدہ مہاجرین نے بتایا کہ خوست گیریژن میں محصور فوجی دستوں نے رسد کی کمی کے پیش نظر ہتھیار ڈالنے کی پیش کش کر رکھی ہے اور جنگ بندی کی علامت کے طور پر سفید جھنڈے لہرا دیئے ہیں، اطلاعات کے مطابق خوست کے محاذ پر کابل انتظامیہ کی طیاروں کی بمباری کا سلسلہ جاری رہا ہے.

وسطی افغانستان میں مجاہدین کی کارروائی

۲۸ مارچ (اژانس افغان) وسطی افغانستان کے صوبے غور میں مجاہدین نے صوبائی ہیڈ کوارٹر چغچران کے جنوب مغرب میں شہرک قصبے کے نزدیک گشتی دستوں کے دو ٹھکانے تباہ کر دیئے. مجاہدین کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ ۲۲ مارچ کے تیز رفتار حملے میں آٹھ کابل فوجی ہلاک اور اکیس فوجی اسلحے سمیت گرفتار کر لئے گئے. اس کارروائی میں جوابی فائرنگ سے دو مجاہد شہید اور پانچ زخمی ہو گئے ہیں. ادھر روسی سرحد سے ملنے والے شمالی افغان صوبے بلخ میں مجاہدین نے مزار شریف کے نزدیک نہر شاہی کے مقام فوجی مرکز کو نشانہ بنایا جہاں راکٹوں کے فائر سے متعدد تنصیبات متاثر ہوئیں. اطلاعات کے مطابق اس حملے میں مقامی ملیشیا کے بارہ افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے جبکہ ایک مجاہد شہید ہوا، مجاہدین نے فوجی مرکز سے بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود برآمد کر کے آزاد علاقے منتقل کر دیا.

قافلۂ راہِ حق کے شہداء

شہید خدایداد:

شہید محمد حسن ولد اندر گل عرف خدایداد ولد ملا عبدل، قوم یوسف زائی صوبہ کندز کے سب ڈویژن قلعہ زال کے الفتول گاؤں کے ایک متدین محب وطن اور دین دوست گھرانے میں متولد ہوئے۔

شہید خدایداد نے پانچ سال قبل انتہائی شوق و ذوق سے مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا اور حضرت عمر فاروقؓ فرنٹ میں ایک مجاہد کی حیثیت سے جہادی ذمہ داری سنبھالتے ہوئے کمیونسٹوں کے لئے قہر ساماں بنے رہے۔ مسلسل پانچ سال تک اپنے دین و وطن کے دشمنوں کے خلاف کئی محاذوں پر متعدد معرکوں میں حصہ لیتے ہوئے انہیں بھاری جانی و مالی نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو گئے۔ وہ ایک مخلص، خوش خلق اور ملنسار انسان تھے، اپنے مجاہد بھائیوں کے درمیان ایک بڑا مقام رکھتے تھے آخر کار ۲۹ مارچ ۱۹۹۱ء کو خوست شہر کے پرانے ہوائی اڈے پر مجاہدین کے فیصلہ کن حملے کے دوران دشمن کے ایک بے رحم گولے کا نشانہ بنے، چھاتی پر زخمی ہوئے اور راہِ حق کے قافلۂ شہداء میں شامل ہو کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔

شہید ظاہر خان:

امین خان کے جوان سال فرزند شہید ظاہر خان صوبہ پکتیا کے سب ڈویژن (وزی) کے (کاریزگی) نامی گاؤں کے ایک دیندار، محب وطن اور دین دوست

گھرانے میں متولد ہوئے۔ وہ جدران تھے ۱۹۷۸ء میں جب افغانستان میں نام نہاد "انقلاب ثور" رونما ہوا اور افغان مسلمان عوام کفر و الحاد کی زنجیروں میں جکڑے جانے لگے۔ تو اس مرد مومن نے تمام دنیوی کاموں سے منہ موڑا اور کفر و الحاد کے خلاف مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا۔

کئی سالوں سے حضرت عمرؓ فرنٹ کی کمان میں جہاد کرتے رہے، صوبہ پکتیا میں حق و باطل کے درمیان کئی معرکوں میں حصہ لیتے ہوئے دشمن کو بھاری جانی

و مالی نقصان پہنچائے، بے شمار روسیوں اور دہری فوجیوں کو جہنم واصل کر دیا۔
آخر کار ۲۳ مارچ ۱۹۹۱ء کو خوست شہر کی مکمل فتح کے سلسلے میں خوست کی ایک نواحی اہم فوجی چھاونی (فارم باغ) پر قبضہ حاصل کرنے کے دوران دشمن کے ایک فضائی حملے کے نتیجے میں جامِ شہادت نوش کر گئے۔

شہید رسول خان:

کاروانِ راہ حق کے ایک غیور مجاہد رسول خان ولد عارف خان صوبہ پکتیا کے صوبائی دار الحکومت گردیز کے شکر خیل نامی گاؤں کے ایک محبِ وطن، متقی اور دین دوست گھرانے میں پیدا ہوئے۔

یہ سرفروش مجاہد عنفوان جوانی ہی میں تھے کہ کفر و الحاد کے خلاف اپنے دین و وطن کی آزادی کی خاطر بندوق اٹھا کر صوبہ پکتیا میں حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) فرنٹ کی زیر کمان مجاہدین کی صفوں میں شامل ہوئے، وہ مسلسل کئی سالوں تک اپنے مجاہد بھائیوں کے شانہ بشانہ روسی اور کابل کٹھ پتلی انتظامیہ کی فوجیوں کے خلاف لڑتے ہوئے انہیں بھاری جانی و مالی نقصان پہنچانے میں بے شمار کامیابیاں حاصل کی۔ آخر کار خوست شہر کی مکمل فتح کے سلسلے میں "فارم باغ" نامی فوجی چوکی پر چڑھ دوڑنے کے دوران شہید ہو کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔

شہید کمانڈر محمد کریم خان:

مرحوم عالم جان کے جوان سال اور دلیر فرزند شہید کمانڈر محمد کریم خان صوبہ بغلان کے سب ڈویژن نہرین کے ایک دیندار، محب وطن اور متقی گھرانے میں متولد ہوئے تھے۔

وہ بچپن ہی سے جذبۂ اسلام سے

سرشار صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ افغانستان میں ۱۹۷۸ کے نام نہاد "انقلاب ثور" کے ابتدائی دنوں ہی سے کفر و الحاد کے خلاف اپنے مجاہد مسلح بھائیوں کے شانہ بشانہ میدان جہاد میں کود پڑے۔ کمانڈر موصوف نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرنٹ کے ایک فوجی دستے کی قیادت کی اہم ذمہ داری بہ احسن طریقے انجام دیتے رہے اور دشمن کے خلاف جہادی کارروائیوں کے دوران صفِ اول میں کھڑے ہو کر اپنی دلیری اور شجاعت کی داد پاتے رہے۔

جناب محمد کریم خان صوبے پکتیا میں مجاہدین کے ہاتھوں حاصل کی گئی تمام فتوحات میں شامل رہے۔ لیز ہتلانے، بڑی، ڈبکی، ارگون سپین کے، ملنگ تورغر اور دیگر مشہور علاقوں کی فتوحات میں شامل ہو کر ایک نڈر غازی بنے

آخر کار ۲۳ مارچ ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ خوست کی فتح کے سلسلے میں "شیخ میر" اور "گورگوری" نامی فوجی چھاؤنیوں کی فتح کے دوران دشمن کا ایک بے رحم گولہ لگنے سے جامِ شہادت نوش کر گئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیر البشرؐ

خوش خصال و خوش خیال و خوش خبر خیر البشرؐ — خوش نژاد و خوش نہاد و خوش نظر خیر البشرؐ

دل نواز و دل پذیر و دل نشین و دل کشا — چارہ ساز و چارہ کار و چارہ گر خیر البشرؐ

حُسنِ فطرت، حُسنِ موجودات، حُسنِ کائنات — نورِ ایقاں، نورِ جاں، نورِ بصر خیر البشرؐ

سر بسر مہر و مروّت، سر بسر صدق و صفا — سر بسر لطف و عنایت، سر بسر خیر البشرؐ

اعتدالِ دین و دنیا، اتّصالِ جسم و جاں — اندمالِ زخمِ ہر قلب و جگر خیر البشرؐ

کارزارِ دہر میں وجہِ ظفر، وجہِ سکوں — عرصۂ محشر میں وجہِ درگزر خیر البشرؐ

آدمی کے اوّلیں درد آشنا شاہِ ہدیٰ — آگہی کے آخری پیغامبر خیر البشرؐ

خیر ہر ذی روح کی خیر الوریٰ خیر الانام — خیر ہر انسان کی خیر البشر خیر البشرؐ

اپنی اُمّت کے برہنہ سر پہ رکھ شفقت کا ہاتھ — پونچھ دے انسانیت کی چشمِ تر خیر البشرؐ

رُونما کب ہوگا راہِ زیست پر منزل کا چاند — ختم کب ہوگا اندھیروں کا سفر خیر البشرؐ

کب ملے گا ملّتِ بیضا کو پھر اوجِ کمال

کب شبِ حالات کی ہوگی سحر خیر البشرؐ

حفیظ تائب

خورشید عالم

کمانڈر حاجی خلیل خوست کے محاذ جنگ پر

دشمن کی وحشیانہ بمباری کا ایک نمونہ